إِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ کتاب مستطاب متضمن حالات حضرت خواجہ سید محمد
بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ دہلوی ثم گلبرگوی خلیفہ حضرت شاہ نصیر الدین محمود
روشن چراغ دہلی قدس اللہ سرہ العزیز

حالات دل گداز

مسمّٰی بہ

سوانح بندہ نواز

خادم صوفیائے کرام و علمائے عظام مرزا عبد المالک فضل المطابع نے
جناب حکیم محمد عمر صاحب دہلوی ثم اللاہوری کی تالیف و تصنیف کرا کر خاص اپنے مطبع
افضل المطابع واقع دہلی بلی ماران میں [illegible]

بار دوم

Tele: 3209

E-Adabiyat-E-Urdu

STITUTE OF URDU LITERATURE)
KHAIRATABAD - HYDERABAD-DN. - 4
(ANDHRA PRADESH)

Hyderabad-A. P.
25th December 1959

LENDID ALL-INDIA OPPORTUNITY FOR TRADE PUBLICITY

DON'T MISS IT

I have ple... to forward herewith a Folder relating to the Institute Hindustani) Literature in Hyderabad—an Institution of National Service, nore than 25 years ago for Research work in Urdu, Hindi and Telugu.

Thanks to Public appreciation and support that the Institute has been able ct a building to house its Library, Museum, Assembly Hall, and some research scholars. It is proposed to have the Building inaugurated by Minister of India.

To mark the event, befitting its importance, it is proposed to publish gual Souvenir (Hindi - Telugu - English and Urdu) which, in view of the y of its character, is expected to command extensive circulation in India d because of the special significance of the occasion, and the valuable ons that it will contain from writers of note.

In view of its wide publicity, you will no doubt like to avail yourself portunity to publicise your organisation, its products, and manufactures in of the Souvenir. The publicity tariff is given at the end of the folder.

For further particulars, please address the Secretary of the Institute.

Yours sincerely,

(P. V. NARSING RAO)
Secretary, Commercial Public'

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	نسخۂ اکسیر بیاضِ حکیم		
بعد حمد خدا و نعت رسول	گوش کن با من ظلوم و جہول		

میں اس لمعاۃ اسرار کی تیاری کے لئے جب حضرت محمد ابو الفتح صدر الدین سیّد بندہ نواز گیسو دراز علیہ الرحمۃ محمد تخلص کے حالات و ملفوظات وغیرہ کو فراہم کر رہا تھا اُسوقت - میرے یار - وفا شعار مشہور روزگار - میرزا محمد عبد الغفار - ملک التجار - مالک افضل الاخبار - دہلی - مجھ پر سخت متقاضی ہوئے کہ جسقدر ذخیرۂ حالات وغیرہ حضرت بندہ نواز گیسو دراز علیہ الرحمۃ فراہم کر لیا گیا ہے اسی کی مدد سے لمعاۃ الاسرار اب جلد مرتب کر کے دیدیا جائے - کیونکہ حضور کے عرس شریف پر جسکا زمانہ قریب تر آگیا - اِسے چھاپ کر اپنے ساتھ ہی لیجانا مقصود ہے - کہ باتباع امر میں نے موجود سے ہی ترتیب دیکر تعمیل ارشاد کر دی تھی +

مگر میں اسکے بعد حضور کے اور متعلقہ حالات کا بدستور جویاں رہا اور جو کچھ وقتاً فوقتاً ہاتھ آتا گیا اسکو کتابت میں لاتا گیا - چونکہ اس تھوڑے سے عرصہ میں میرے پاس کچھ اور حالات و ملفوظات اکٹھے ہو گئے تھے اور میرزا صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کو لمعاۃ کے مکرر طبع کرانے کی ضرورت واقع ہوئی تو پھر ارشاد ہوا کہ اب طبع ثانی میں دوسرے سرمایہ کا بھی اضافہ کر دیا جائے - لیکن میں اپنی عدیم الفرصتی و ضیق اوقات کی وجہ سے فی الفور تعمیل نکر سکا - اب یکایک اسی اثنا میں اک خانگی حادثہ عظیم میں مجھے مبتلا ہونا پڑا اور اپنی سرکار سے مجکو رخصت لینے کی ضرورت ہوئی بست روزہ رخصت حاصل ہو جانے پر عالم توحش میں اک روز قلب کو اشارۂ خاص کی بدولت معلوم ہوا کہ رات دن کے اس ہائے ہائے سے کیا نتیجہ اور شب و روز کی فریاد و فغاں سے کیا فائدہ - تسکین خاطر ملول کے لیے میرزا صاحب کی فرمایش کی جانب متوجہ ہونا چاہیئے کہ اس

مختصر فہرست کتب بکلہ ایجنسی و دیگر اشیار متعلقہ افضل المطابع دہلی

حضرات ناظرین ہم اون اشتہار والوں کی طرح جنان او چینین کو پسند نہین کرتے صرف یہ کہدینا کافی ہی کہ ہمارے کارخانہ مین عربی فارسی اردو کی
مختلف کتابین ہمیشہ جیتی رہتی ہین طویل فہرست سے آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ ہماری ایجنسی جمیع علوم فنون کی مختلف کتابونکا بڑا ذخیرہ رکھ
انگریزی مدارس کی کتابین شمس العلماء مولٰنا حالی اور شمس العلماء مولوی نذیر احمد صاحب و شمس العلماء منشی ذکاءاللہ صاحب کی تصانیف کا پورا
ناول آپکو ہماری ایجنسی بکفایت ملینگے ترجمہ و معرا قرآن مجید تبرک تقاسم کے نقشہ جات دہلی بمبئی لندن کی مطبوعہ حمائلین خط لکھنے کا کاغذ لفافہ دہلی کی
کی مشہور چیزین سادہ کامدار زیور۔ ٹوپیان۔ جوتے۔ گھڑیان اور انکے علاوہ دیگر ضروری چیزین ہم بکفایت و احتیاط ارسال کرسکتے ہین تی
علاوہ دیگر اشیار کی درخواست کیساتھ نصف قیمت پیشگی آنی چاہیے پانچ روپیہ کے زائد کے خریدار کو کمیشن بھی دیا جاتا ہی حسب تعداد خریداری
کمیشن دیا جائیگا نیز ہمارے مطبع مین چھپائی بھی نہایت اعلےٰ درجہ کی ہوتی ہی خوشخطی اور صحت کا اہتمام بلیغ کیا گیا ہی اردو عربی فارسی کتابین بھی
ساتھ اپنی ذمہ داری پر چھاپتے ہین سب سے بڑی بات کا انتظام کیا گیا ہی کہ اہل فرمائش کی خدمتین انکی فرمائش و تجزیہ ٹھیک وقت پر بھیجی جاتی ہی یہاں پر چھپائی کا نام
نہین خوشخط کتابت کے لئے بھیجتا ہی جو صاحب اپنی کتاب اس مطبع مین چھپوائینگے بشرطیکہ تعداد ۵ جزو سے کم نہو گی کتاب کا اشتہار جو تقریباً ۱ سطر کا ہوگا افضل الاخبار
ماہ تک مفت شائع کیا جائیگا اگر کوئی صاحب اپنی تازہ تصنیف بی لاگت سے چھپوانا چاہیں تو بشرط پسند مطبع اپنی لاگت سے چھاپ سکتا ہی محصول ڈاک بذمہ خریدار

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
شناخت شیخ زمین بوسی مشائخ اقسام خلافت سر کرامات معاملات اولیاءاللہ شناخت فقراء اصلی و مصنوعی صفت مراقبہ تعریف سماع حال صوفیہ کرام کی تعریف صورت بیعت تحقیق اصل فرقہ مشائخ معرفت الی اللہ کشف اولیاءاللہ وظیفہ وغیرہ بہت سے مفید اور ضروری مسائل ایسے لکھے گئے ہین کہ شائقین تصوف کو عموماً اور اہالیان ملک دکن کے لئے خصوصاً نہایت مفید ہین قیمت صرف	۳	**تذکرۂ صابریہ** یعنے سوانح عمری مخدوم علاؤالدین علی احمد رحمۃ اللہ علیہ صابری پیران کلیری جسمین آپکی پیدائش پرورش تعلیم بیعت شادی اور کلیر شریف مین تشریف لانا اور انکی کرامات وغیرہ کو اکثر دینی کا حال نہایت تفصیل کیساتھ لکھا ہی قیمت	۱۲	**سعادۃ الکونین فی فضائل الحسنین** آجتک اس مذکورہ بالا کے متعلق نظم و نثر مین متعدد کتابین چھپی ہین از ان تفریط کے سبب اسکی واقعات خلل مین نظر ہین چنانچہ تذکرہ الطاہرین متعلق یہ کتاب سعادۃ الکونین فی فضائل الحسنین نہایت مفصل چھاپی ہی جسکی ہر ایک روایت مستند حدیثون اور سیر کی معتبر کتابون سے لیگئی ہی زبان کی سلاست اور محاورات کی نفاست پر کیا بات ہی کتاب کو ختم کئے بغیر رکھنے کو جی نہین چاہتا رفاہ عام کیلئے اسکی قیمت بہت ہی کم رکھی گئی ہی فی جلد
تحفۃ الموحدین مصنفہ عارف باللہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اسمین شرک و بدعت کا رد اور توحید کا عقلی اور نقلی دلائل سے ثبوت قیمت صرف	۳	**بوستان غوثیہ** یعنی سوانح عمری حضرت غوث بہاءالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ جسمین آپکی ولادت شجرہ نسب طفولیت تعلیم بیعت کرامات کیفیت وصال آپکے صاحبزادگان و خلفاء وغیرہ کے بیان مفصل حالات قلمبند کئے گئے ہین یہ کتاب واقعی بینظیر اور قابل دید ہے قیمت صرف فی جلد	۳	**تفریح الاحباب فی مناقب الآل والاصحاب** خلفاء اربعہ کے فضائل و مناقب عشرہ مبشرہ کے ازواج مطہرات کے فضائل تمام اہلبیت کے فضائل حضرات حسنین کے برگزیدہ فضائل یہ گویا دریا کو کوزہ مین بند کردیا ہی ایک کالم عربی دوسرا اسکا اردو جسمین عربی کا پورا پورا ترجمہ ہی صفحہ ۲۰۰ بلا لحاظ دیکھئے قیمت باوجود بڑی ضخامت بہت کم ہی فی جلد صرف
افضل الاخبار یہ بتیس صفحہ کا ہفتہ وار متین و مہذب دہلی کا اخبار بوجہ اپنی بلاتعصب تمدنی اخلاقی کا نمونہ کارگذاریون ملکی غیر ملکی خبرون تازہ تاربرقیون کے علاوہ خوش طبیعت کے مذاق کا ایک پورا دلچسپ ذخیرہ ہی تمام ہندوستان مین اپنا آپ ہی نظیر ہی اور لطیفہ کو ظریفون کے دل بہلانیکو چار صفحے بطور ضمیمہ دہلی پنچ کے نام سے بھی شامل ہین باوجود اتنی ضخامت کا قیمت سالانہ مع محصول تین روپیہ نمونہ مفت	[illegible]	**سوانح عمری بندہ نواز** اسمین حضرت خواجہ سید محمد بندہ نواز گیسودراز رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت شاہ نصیرالدین روشن چراغ دہلی کے حالات پیدائش نسب نامہ شجرہ شریف تحصیل علم حضرت روشن چراغ دہلی سے فیض حاصل کرنا آپکی اخلاق و علم کا بیان۔ وجہ تسمیہ بندہ نواز گیسودراز ترک دہلی آپکی کرامات گلبرگہ شریف مین تشریف لیجانا اور لوگونکو فیض پہنچانا اور آپکے وصال وغیرہ حالات نہایت عمدہ طور پر لکھا گیا ہی آپکے ملفوظات عجیب و غریب تصوف کی دقیق اور گہرا باتین درج کی گئی ہین مثلاً مزارات وغیرہ سے بیعت	۱۱	**جواہر الایقان فی حفظ الایمان** فاتحہ سوم چہلم محفل میلاد وغیرہ کا ثبوت غیر مقلدین کے عقائد فاسدہ کا رد عبدالوہاب نجدی کا ذکر اختلافی مسائل کے رد مین اس سے بہتر کوئی کتاب میسر نہین قیمت صرف

ہادئ سالک برہ مستقیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعت شاید سید لولاک را	حمد باید مر خدائے پاک را

اما بعد بندۂ ضعیف نحیف۔ فقیر حقیر محمد عمر۔ ابن حکیم محمد یحیٰی نبیرہ حکیم نجم الدین دہلوی ثم الالوری مدعا طراز کہ جہاں یہ ہیچمدان تاریخ بینی اور حالات سلف دریافت کرنے کی طرف خلقی میلان رکھتا ہے۔ اسی طرح صوفیۂ کرام و اولیائے عظام کے حالات و تصنیفات و تالیفات کے مطالعہ کا بھی بالطبع شایق

چنانچہ اسی اثنائے ذوق و شوق کتب بینی میں دو تین برس ہوئے جب سائل تصوف کا اک نادر الوجود مجموعہ گیارہویں صدی کا لکھا ہوا بطریق مستعار معاینہ کے لئے ملگیا تھا ٭ چونکہ اس مجموعہ میں اک رسالہ مجلس حیران نام شوارق انوار کتاب الاثمار حضرت شہباز بلند پرواز عالم راز سید بندہ نواز گیسودراز رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت خواجہ نصیر الدین محمود اودہی۔ ملقب روشن چراغ دہلی قدس سرہ نظر افروز ہوا تو پھر یہ لو لگی کہ اب آپکے اور بھی تصنیفات و تالیفات و ملفوظات بہم پہونچانے کے علاوہ کتب سیر وغیرہ سے آپکی سوانح عمری بھی جہاں تک ہاتھ لگیں اخذ کرکے بہیئت مجموعی اک رسالہ میں ترتیب دئے جائیں تاکہ خاص و عام اُس سے متمتع ہوں اور اپنے لئے بھی ذریعۂ خیر و وسیلۂ بہبودی آخرت ہو ٭

کہ اس ارادہ پورا کرنے کے لئے کتب سیر و متون تواریخ وغیرہ دیکھنا شروع کیا۔ فراہمی ملفوظات کے لئے بھی سعی وافی کی۔ اگرچہ اثنائے سعی و تلاش میں کوئی مستقل تصنیف آپکے حالات کے متعلق دستیاب نہیں ہوئے۔ مگرہاں متون تواریخ و کتب سیر وغیرہ سے جو کچھ ملا اسکا اخذ و انتخاب کرتا ہا ٭

ایما کے ساتھ ہی فوراً میں نے لمعاۃ الاسرار کے دیگر الحاقی مضامین کو مرتب کر کے لمعاۃ میں داخل و شامل کرنا شروع کیا اور از سر نو سب کو صاف کر کے مجموعی حالت میں ایک نسخہ خوشخط نستعلیق لکھکر میرزا صاحب کو دیدیا جو طبع ثانی کی حالت میں نظر افروز ناظرین ہے۔ میں نے ابتدائً اس رسالہ کا نام لمعاۃ الاسرار رکھا تھا مگر میرزا صاحب نے سوانح بندہ نواز کا اسپر اور اضافہ فرمایا۔ چونکہ سوانح بندہ نواز کے ساتھ۔ حالات دلگداز۔ کا ربط اچھا تھا اسلیے اب۔ **حالات دلگداز**۔ معروف۔ **سوانح بندہ نواز** کے نام سے اس کتاب کو نامزد کیا گیا حق تعالیٰ مقبول خاص و عام فرمائے اور اسکی برکت سے میرے ہجوم غم و آلام کو رفع کرے

آمین آمین ثم آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

محررہ بندۂ اضعف الفقر۔ محمد عمر حفظ اللہ تعالیٰ عن الشر والضرر۔ ابن اعظم الاطبا۔ حکیم محمد یحییٰ بن حکیم غلام نجم الدین۔ بن حکیم غلام محی الدین بن حکیم حافظ بہاؤ الدین مرحومین مغفورین المرقوم تاریخ ۲۶۔ ماہ شوال ۱۳۲۵ھ الہجریۃ النبویۃ۔

مطابق ۳۔ دسمبر ۱۹۰۷ء روز شنبہ

آپ ہی کے آبائے کرام نے جب ہندوستان کی جانب تشریف فرما ہو کر دہلی کی سکونت اختیار کی تو اُسکے متعلق یوں بھی آیا ہے کہ حضرت ابی الحسن الجندی رحمۃ اللہ علیہ بن سید حسین قدس سرہ ہراتسے دہلی فتح کرنے کیلئے آئے اور لشکر سے شکست کھا کر جسوقت آپ شہید ہوئے اور یہیں مسجد ایاز میں دفن کئے گئے تو اس ہنگامہ کے بعد آپکی اولاد دہلی میں آباد ہوئی

شجرۂ نسب مبارک

سید محمد حسینی گیسو دراز بن سید یوسف بن سید علی بن سید محمد بن سید یوسف بن سید حسن بن سید محمد بن سید علی بن سید حمزہ بن سید داؤد بن سید زید بن سید ابی الحسن الجندی بن سید حسین ابن ابی عبد اللہ بن سید محمد بن سید المظلوم امام زید شہید بن امام زین العابدین بن جناب سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام

ارمغانی سلطانی کی مولف محمد سلطان سلمہ الرحمان نے آپکا شجرہ نسب اسطرح نقل کیا ہے
حضرت خواجہ سید محمد حسینی بن یوسف بن علی بن محمد بن یوسف بن حسین بن محمد بن علی بن حمزہ بن داؤد بن زید بن ابوالحسن الجندی بن حسین بن ابی عبد اللہ بن محمد بن عمر بن یحیےٰ ابن حسین بن زید مظلوم بن زین العابدین بن حسین السبط الشہدین ابوہ ابی الحسن العلی الوصی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ اُمہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

ولادت اقدس

چوتھی رجب المرجب ۷۲۰ ہجری کو دہلی میں آپ کی ولادت شریف واقع ہوئی۔ سیادمد خواجہ اولیا۔ کے علاوہ جو تاریخیں لکھی گئیں وہ درج ذیل میں

اشرف اولاد آل مرتضےٰ	شیخ دین سید محمد پیشوا	ہادئے محبوب آل بوتراب
گن رقم تولید آن شاہ ہدا	مرشد دین ہمایوں گفتہ اند	سال تولیدش لقب آمد صفیا

ملفوظات میں سے پہلے فارسی انوار المجالس نامی ملفوظ کا اردو ترجمہ[۱] ملا - اُسکے بعد جوامع الکلم نامی دوسرے فارسی[۲] ملفوظ کا نسخہ بھی ہاتھ لگ گیا ؛

ازاں جاکہ انوار المجالس کا ترجمہ درست نہتا اسلیے، میں نے پہلے اُسکے ہر ایک موقعہ کے لیئے ایک اک سرخی تجویز کی اور پھر اُسکے متعلقہ ترجمہ کو ٹھیک کیا - اسی طرح جوامع الکلم کی غلطی کتابت سے پہلے اُسکے قسامات صحیحہ کا انتخاب کیا گیا من بعد ہر اک موقعہ منتخبہ کے لئے اک اک سرخی گویا اسرار کا اِک اِک لمعہ قائم کر ساتھ کے ساتھ ہی ترجمہ سے سبکدوش ہو - اِس اُردو جلیل سعیٔ شتاب کار کو سوانح بندہ نواز کے اسم سے موسوم کرکے پیش کیا ؎

چو حرفے پسند آیدت از ہزار
بمردی کہ دست از تعنت بدار
تو نیز ار بدی بینی اندر سخن
بخلق جہاں آفریں کار کن
الا اے خردمند فرخندہ خو
ہنر مند نشنیدہ ام عیب جو

وہو عمیم الاحسان علیہ التوکل والیہ التکلان حسبی اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر

نسب شریف حضرت سید بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ

آپ حسینی سادات سے ہیں[۳]- شجرۂ نسب اٹھارہ واسطے سے جناب سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام تک پہونچتاہے آبائے کرام آپکے ملک عرب سے سلطان علاء الدین مسعود شاہ کے عہد سلطنت میں وارد ہندوستان ہوکر متمکن دہلی ہوئے اور مناصب شاہی سے ممتاز و مفتخر ہوتے ہوتے آپکے والد ماجد سید یوسف حسینی عرف سید راجا المشہور راجو قتال قدس سرہ

[۱] یہ ترجمہ تذکرۃ الفقرا وغیرہ کی مولف کا کیا ہوا تہا جسکا مسودہ مرزا محمد عبد الغفار بیگ صاحب مہتمم افضل المطابع دہلی نے عنایت کیا -

[۲] یہ ملفوظ حافظ عزیز المحمد … کی قلم کا حضرت خان بہادر مولوی منشی محمد انوار الحق صاحب سابق میر منشی محکمہ بندوبستی احیونانہ سلمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتب خانہ سے مرحمت فرمایا تہا جسکے منقول عنہ کو نواب نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ میر نظام علی خان بہادر فتح جنگ کی خدمت میں … میر نظام علی حیدر آبادی شہید نے سلطان ٹیپو بہادر کے انتقال سے دو مہینہ بعد ۱۴ شعبان ۱۲۱۳ھ میں المکرم کیا تھا - حضور کے فرزند ارجمند سعید الدین شاہ حسین محمد حسینی المعروف بہ سید محمد اکبر قدس سرہ کی صاحبزادی حضرت سید شاہ … الحسینی نے اک روز حضرت سے دریافت کیا کہ دادا صاحب سادات گردی بہت کچہ ہو چکی ہے … سید محمد حسینی حضرت نے تھوڑا تامل کرکے فرمایا کہ ہمارا انتقال کے بعد سوم کے دن … قبر سے سوال کرنا چنانچہ آپکے وصال کے بعد ایسا ہی کیا گیا تو آواز آئی کہ … حسینی تیری سادات سے ہونے میں کوئی شبہ نہیں کہ اسپر حرف کیا گیا کہ … جواب میں کیوں تامل فرمایا گیا تہا تو جواب ملا کہ … مقبول ملے … اور حضرت علی و حضرت سیدۃ النساء … سے دریافت کرکے جواب دیا ہے - جسکے گواہ بہی سید شہاب الدین … سید سلیمان بن … وغیرہ جیسے …

سلطان المشائخ دونوں بزرگواروں سے سنکر آپ کو بھی شوق ارادت پیدا ہوا۔ مگر اسی اثنا
میں حضرت سلطان المشائخ کا وصال ہو چکا تھا اور شوق تحصیل علوم باطنیہ آناً فاناً آپ کے
قلب میں ترقی پذیر ہوتا تھا اسلیئے حضرت سلطان المشائخ کے خلیفہ حضرت شیخ نصیر الدین محمود
الحال مشتہر روشن چراغ دہلی کی جانب میلان خاطر ہوا یعنے آپکے گیارہ برس کی عمر تھی کہ پانچویں
شوال ۷۳۱ھ ہجری میں آپکے والد ماجد کا واقعہ وصال پیش آیا اور قلعۂ دولت آباد سے تین
کوس کے فصل پر خطیرہ مقابر بزرگان دین بیرون حصار روضہ مدفون ہوئے[۵] ازاں بعد آپکی
والدہ ماجدہ کو ضرورۃً[۶] دہلی آنا پڑا آپ بھی ہمراہ تشریف لائے اور سولہویں سال ۱۳ ماہ رجب
المرجب ۷۳۶ھ ہجری کو حضرت روشن چراغ دہلی سے اپنے بھائی حضرت سید چندا رحمۃ اللہ علیہ سمیت
شرف بیعت حاصل فرماکر ریاضت و مجاہدہ میں مشغول ہوئے اور سید شرف الدین کیتلی۔
مولانا امام ہمام تاج الدین بہادر۔ قاضی عبد المقتدر بن قاضی رکن الدین الشریحی الکندی
وغیرہ حضرات سے تحصیل و تکمیل علوم ظاہری بھی فرماتے رہے۔

جب اس تحصیل و تکمیل سے فراغ حاصل ہوا تو پھر آپ کلی طور پر اکتساب علوم باطنی کے
طرف متوجہ ہوئے اور ابتدا بیعت سے تا انقراض زمانہ حیات مرشد کہ تیرہویں رمضان المبارک ۷۵۷ھ

---

۵ بعض لوگوں کا جو یہ خیال ہے کہ حضرت سید بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کی والد ماجد سید یوسف بن علی بن محمد الحسینی الدہلوی الدولت آبادی المشہور راجو قتال کا ۷۲۶ھ ہجری میں وصال ہوا اور دہلی ہی میں مدفون ہوئے۔ نواح مسجد کھڑکی جو سید یوسف کی درگاہ مشہور ہے وہ آپکی درگاہ ہے صحیح نہیں ہے کیونکہ میر غلام علی آزاد بلگرامی روضۃ الاولیا میں صاف لکھتے ہیں کہ سید یوسف نیز در ہنگامۂ برہم زدنِ دہلی بدولت آباد تشریف آوردہ بہ پنجم ماہ شوال سنہ احدی و ثلثین و سبعمائۃ داعی حق را لبیک اجابت گفت مرقد منورش بیرون حصار روضہ مقدسہ واقع شدہ۔ سررشتہ تعلیمات صوبہ گلبرگہ علاقہ نظام دکن خلد اللہ ملکہ کے میر منشی مولوی محمد سلطان سلمہ الرحمن بھی اپنی کتاب ارمغان سلطانی معروف سیر گلبرگہ میں یہی لکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر جب گیارہ سال کی تھی اسوقت آپکے والد ماجد حضرت یوسف قدس سرہ نے دولت آباد میں اس دار فانی سے بجوار رحمت باقی مراجعت فرمائی انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مزار مبارک آپکا خلد آباد شریف میں ہے جو دولت آباد سے متصل ہے ۱۲ من مولفہ۔

۶ اس ضرورت کی اس طرح اجمالاً تفسیر بھی کی گئی ہے کہ حضرت کی والدہ ماجدہ اپنی بھائی ملک الامرا ملک ابراہیم ستونی سے کبیدہ خاطر ہو کر غیظ و غضب کی حالت حضرت اور حضرت کے بڑے بھائی سید چندا رضی اللہ عنہما کو لیکر دہلی روانہ ہوئیں سسرالے میں قیام فرمایا = من مولفہ =

نیز تاجِ اولیا صدیق دیں	باز زیبِ دیں محمد مقتدا

حالات تحصیل و تکمیل علوم ظاہری و باطنی

سید بندہ نواز کی عمر شریف ہنوز چہار سالہ تھی کہ دہلی سے آشوب فتنہ و فساد بلند ہوا اور آپکے جد و پدر بزرگوار نے دہلی چھوڑ کر دکن کی جانب سفر اختیار کیا اور دولت آباد میں سکونت قبول کی ہمارے مہربان منشی محمد سلطان۔ سلطان ارمعانی کے مولف اس موقعہ کو تھوڑی سی صراحت کے ساتھ اس طرح نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت کی عمر چار سالہ تھی تو اُسوقت محمد تغلق بادشاہ دہلی نے اپنا پایہ تخت دہلی کی جگہہ دولت آباد قرار دیکر دہلی کے رہنے والوں کو دولت آباد جانیکا حکم دیا۔ چنانچہ حضرت کے والد ماجد حضرت سید یوسف قدس سرہ عرف سید راجہ اپنے کنبہ سمیت ۲۰۔ رمضان المبارک ۷۲۸ھ ہجری میں دہلی سے چل کھڑے ہوئے اور تقریباً چار مہینے کے بعد یوم پنجشنبہ ۱۰ محرم الحرام ۷۲۹ھ ہجری کو دولت آباد میں پہونچے یہیں قیام فرمایا یہاں کے سلسلۂ قیام اور اپنی صغیر سنی میں آپکی تعلیم و تربیت کا آغاز ہوا۔ چھٹا ہی سال تھا کہ روزے نماز کے پابند ہوگئے۔ ساتویں برس قرآن شریف حفظ کر لیا۔ جد امجد کی خدمت میں رہکر کسب علوم کی بنیاد ڈال لی[1]

چونکہ آپکے والد ماجد اور حضرت جد امجد دونوں حضور سلطان المشائخ سلطان نظام الدین اولیاء قدس سرہ العزیز کے ارادت مندوں میں داخل تھے اسلئے اکثر مناقب و فضائل حضرت

---

[1] اسی زمانہ ابتدائے تعلیم دکن کا ذکر ہے کہ آپ مصباح و قدوری پڑہتے تھے۔ ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا کہ نماز میں جب کوئی سجدہ میں جاتے ہیں تو پہلے ہاتھ زمین پر رکھتے ہیں یا زانو اور جب سجدہ سے اٹھتے ہیں تو اول ہاتھ اٹھاتے ہیں یا زانو چونکہ آپنے اسوقت یہ مسئلہ نہیں پڑھا تھا اسلئے مستفسر سے فرمایا کہ چند روز کے بعد آنا جواب پایا جاویگا خود ایک گوشہ مسجد میں بیٹھ اس مسئلہ پر غور و فکر فرمانے لگے کہ اسی اثنا میں ایک بزرگ دوگانہ پڑھنے کیلئے مسجد میں آئے۔ آپنے دیکھتے ہی یہی خیال کیا کہ یہ بزرگ جسطرح ہاتھ یا زانو اٹھائینگے سمجھ لینگے۔ اسی طرح میں اپنے سائل کے سوال کا جواب دیدونگا لیکن وہ بزرگ جو حلیہ شکل وضع وغیرہ وغیرہ میں حضرت شیخ نظام الدین اولیاء رضی اللہ عنہ تھے نماز ختم کرتے ہی غائب ہو گئے۔ اور آپ جب بلندی سے ذرا ہٹتے ہوئے دادا جان کے پاس آئے اور ان سے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رضی اللہ عنہ کی شکل و شمائل وغیرہ کا اعادہ کیا تصدیق چاہی۔ جسکو حضرت کے دادا صاحب نے تصدیق فرمایا کہ بیشک حضرت خواجہ ہی تھے۔

داخل ہوتے اور آپ اپنے حجرہ میں آکر وظائف معمولہ چشتیہ میں مصروف رہتے تھے کہ
سپہر کا وقت آجاتا پھر حضور کی مجلس آراستہ ہوتی اور آپ باوضو ادب کے ساتھ دو زانو ہوکر
کلمات طیبات کو سماعت فرماتے رہتے اور آنسوؤں کی قطار آپکے آنکھوں سے جاری رہتی
بعد اختتام مجلس حضرت شیخ کے ہمراہ عصر کی نماز ادا کر کے مغرب تک تسبیح و تہلیل میں مشغول رہتے
ازاں بعد نماز مغرب نوافل اوابین سے فرصت پاکر طالبان راہ مولد کی تعلیم میں مصروفیت
رہتے بعدہ نماز عشا ادا فرماکر برائے آنستہ رمق ماحضر میں سے کچھ تناول فرمالیتے اور سو جاتے
پھر ٹھیک آدھی رات کو اٹھکر پہلے آپ وضو کرتے اور پھر حضرت شیخ کو وضو کراتے حضرت
شیخ بعد وضو داخل حجرہ ہوکر یاد الٰہی میں مصروف رہتے اور آپ تہجد کی رکعات ادا کر کے
حجرہ کے باہر دیوار سے پشت لگا کر علٰحدہ ذکر و شغل فرماتے رہتے پانی کا آفتابہ۔ سلفچی
وغیرہ اس غرض سے آپکے پاس رہتے کہ جب حضرت مخدوم صباح کی نماز کی لئے حجرہ سے باہر
تشریف لائیں تو اسوقت کی وضو کے لیئے سامان تیار رہے ؎

مکارم اخلاق وحلم و تواضع کا مجمل بیان اور حطام دنیوی سے تقوے کی کمالات

نقل ہے کہ اک روز آپکے مرشد حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلی چوڈول میں سوار ہوکر خواجہ
قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پرانوار پر فاتحہ خوانی کے لیئے جانے لگے
مریدان خوش اعتقاد نے جوں ہی حسب معمول چوڈول کو اپنے اپنے کندھوں پر اٹھانا
چاہا آپنے بھی شرکت کا ارادہ کیا اسپر حضرت مخدوم نے فرمایا کہ سید محمد تم کندھا نہ لگاؤ
آل رسول ہو آپنے آبدیدہ ہوکر عرض کیا کہ حضور میں سید حسینی آپ سید حسنی۔ میں اہل
است آپ اہل نیابت۔ میں مرید آپ پیر۔ میں خادم آپ مخدوم پس جب پروردگار عالم
نے حضور کو ہر طرح کی بزرگی عطا کی اور واجب التعظیم بنایا پھر میں اس خدمت سے کیوں

ہجری ہونے میں اکیس برس تین مہینے کمال ریاضات و مجاہدات سے مبادی سلوک کو انتہائے وصول تک پہونچاتے رہے۔

ایام سیر سلوک میں جو واقعات آپ کو پیش آتے تھے وہ آپ پیر کی خدمت میں عرض کرتے ارشاد ہوتا کہ ستر برس کے بعد اس نوعمر ہونہار لڑکے نے ہمارے پچھلے معاملات و مکاشفات ہمکو یاد دلا دیئے اور از سر نو عشق مولا کی شورش کو تازہ کر دیا۔

کل حضرات صوفیہ متفق تھے کہ سید بندہ نواز کو جوانی ہی میں پیران واصل - عارفان کامل کا مقام حاصل ہوچکا ہے۔

ایک روز ایک شخص نے اثنار راہ آپ سے ملکر دریافت کیا کہ اب آپ نے کونسے مقام تک رسائی کی ہے تو آپنے فرمایا کہ حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری تک رسائی ہوچکی وہاں سے آگے بڑھنا چاہتا ہوں مگر رستہ نہیں ملتا۔

تقسیم اوقات وخدمات پیر کی مختصر کیفیت

حضرت شیخ کی زندگی میں آپ کا معمول تھا کہ روزانہ علی الصباح اوٹھکر اول حضرت مخدوم کو وضو کراتے پھر آپ وضو کرکر نماز صبح جماعت سے ادا کرتے اور جب تک حضرت شیخ کو ورد و وظائف سے فرصت ہوتی آپ طلبار راہ سلوک کو تعلیم دیتے رہتے اور جب حضرت شیخ کا دربار منعقد ہوتا آپ بھی شامل دربار عالی ہوکر حضور کی کلام فیض التیام سے استفادہ حاصل فرماتے جسوقت دربار برخاست ہوجاتا اور حضرت شیخ داخل حجرہ ہوکر مشغول الی اللہ ہوتے آپ بھی حجرہ مبارک کے گوشہ میں بیٹھکر یاد مولا فرماتے رہتے۔ پھر بعد ادائے نوافل چاشت قدرے قیلولہ فرماکر تلاوت قرآن مجید کا معمول ادا ہوتا من بعد ظہر کی نماز کے لیئے اول آپ وضو کرتے پھر حضرت مخدوم کو وضو کراتی جب نماز ظہر سے فرصت ہوجاتی تو حضرت شیخ اپنے حجرہ میں

نقل ہے کہ دلی کے پرانے قلعہ کے ایک مکان میں سے بارش کے موقعہ پر راجہ اسوکہا کے عہد کی اک تانبے کی لوح پر لکھی کھودی ہوئی عبارت ملی جس سے یہ تفحص تمام آنا تو معلوم ہوا کہ یہاں کہیں زر جواہر کا خزانہ ہے مگر مضمون میں جو خاص موقعہ کے متعلق استاد نے اشارہ رکھا تھا جب وہ کسی کی سمجھ میں نہ آیا اور قیاسی طور پر مکان کے ادہر ادہر کی زمین کھودانی سے بھی دفینہ کا پتہ نہ لگا تو آخر الامر یہ رائے قرار پائی کہ حضور روشن چراغ دہلی کی خدمت میں عرض کیا جائے کہ وہ اپنے کشف باطن سے خزانے کا موقعہ دریافت فرمائیں چنانچہ حضور کی خدمت میں سلطان کی جانب سے پیام بھیجا گیا جسکے ساتھہ یہ شرط تھی کہ خزانے کا دسواں حصہ حضور کے بھی پیشکش ہوگا۔

برندہ پیام نے حاضر بارگاہ حضور ہو کر مدعا عرض کیا حضور نے سنکر تبسم کے ساتھہ اول فرستادہ شاہ سے فرمایا کہ دلی کے معاملہ کا دلی والے ہی پتا لگائیں گے مگر پھر حضرت بندہ نواز کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ بابا ہم تم سلطان کی شہر میں رہتے ہیں آج اسکا یہ مطلب پڑا ہے اسمیں ٹال ٹال مناسب نہیں تم اس کام کو انجام دو۔

آپنے عرض کیا بہتر ہے چنانچہ آپ قلعہ مذکور میں تشریف لیگئے اور جس مکان کے اندر سے لوح برآمد ہوئی تھی اسکا معائنہ و ملاحظہ کیا۔ جب صدر دالان میں تشریف لیگئے تو اسکی چھت کو دیکھکر فرمایا کہ وسط میں سے یہ چھت کھودنی چاہیئے لوح کی تحریر کے موافق یہاں سے خزانہ نکلیگا وزیر حاضر باش موقعہ نے سلطان کے رفع تردد کے لیئے آپ سے مضمون لوح کے سمجھنے کی درخواست کی آپنے عقدہ لاینحل کو اس خوبی سے حل کیا کہ سب نے مان لیا اور چھت توڑی گئی۔ چھت کے ٹوٹتے ہی خزانہ نکل آیا آپ حضار سے سلام علیک کر کے رخصت ہوئے اور پھر حضور کی خدمت میں آکر آپنے سارا حال عرض کیا۔

دوسرے روز بادشاہ نے حسب وعدہ خزانے کا دسواں حصہ حضرت شیخ کی خدمت میں بھیجا حضرت نے

محروم رکھا جاؤں کہ اس کلام صداقت التیام کے سنتے ہی حضرت مخدوم صاحب بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ بابا تم مختار ہو چنانچہ اسدن سے آپ بھی چوڈول کے اٹھانے میں شامل ہونے لگے +

نقل ہے کہ ایک روز آپ کو تہجد کی نماز کے بعد کسی قدر غنودگی آگئی دیکھا کہ والد ماجد فرماتے ہیں اے فرزند مکان سکونت کے صحن میں نیم کے درخت کے نیچے روپیوں کا جو بچہ ہے اور وہیں اشرفیوں کی ایک دیگ بھی رکھی ہوئی ہے اسکو نکال اور اپنے خرچ میں لا صباح آپنے اس خواب کو حضرت شیخ کی خدمت میں عرض کیا حضرت نے مراقبہ فرماکر ارشاد کیا کہ یہ خواب نہیں ہے بشارت ہے رقم موجودہ نکال لو اور کام میں لاؤ۔

آپنے عرض کیا کہ یا مخدوم میں تو کبھی کے دنیا کے مال و منال کو چھوڑ چکا یہ دولت میرے کس کام کی ہے حضرت نے پھر فرمایا کہ گو تمکو دنیا دوں کی نعمت سے نفرت بھی مگر اولاد پر ماں باپ کے حکم کی تعمیل واجب ہے تم روپیہ نکلواکر خدا کی رستہ ہی میں تقسیم کردینا نامہ اعمال میں ثواب تو درج ہوگا + کہ مجبور باتباع امر آپنے بر سر موقع جاکر تمام مال و متاع - زر نقد - نکلوایا اور مساکین و فقرا کو تقسیم فرماکر غسل کیا - ملبوس بدلا - رکعتہا نفل بھی اس لیئے ادا کیں کہ اس بار گراں سے سبکدوش ہوا -

نقل ہے کہ سلطان فیروز شاہ تغلق نے اک دن اپنے ایک امیر محمد جعفر نامی کی معرفت آپکے خدمت میں یہ پیام بھجوایا کہ یا حضرت دلی کے بادشاہوں سے آپکے بزرگوں کا ہمیشہ تعلق رہا ہے اور وہ لوگ مناصب جلیلہ پر ممتاز رہکر نیکنام رہے ہیں آپ بھی اگر میرے پاس آئیں تو میں آپ کو اپنے امرا میں داخل کروں اور ایسا منصب دوں کہ جو آپ کی اوقات کا بھی متحمل ہو +

آپنے اس پیام کو سنکر فرمایا کہ بادشاہ سے سلام کے بعد کہنا کہ اول تو میں دنیا کے مال و متاع کو سانپ اور آگ کی جگہہ سمجھتا ہوں دوسرے خواجہ نصیر الدین محمود کی غلامی کے آگے ثروت و امارت کیا چیز ہے میں فقیر ہوں میرا یہ کام ہے کہ تمام مسلمانوں کے لئے دعائے خیر کروں +

اسی موقعہ کے متعلق خواجہ گل محمد احمد پوری رحمۃ اللہ علیہ سیر الاولیا کے تکملہ موسومہ
تذکرۃ الاصفیا فی منقبت شمس الہدیٰ میں ایسا لکھکر کہ۔ اما سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس
سرہٗ در مکتوبے نوشتہ ہست کہ سادات گیسو دراز لغایت عالی النسب و عالی شان اند و
سلسلہ حضرت سید گیسو دراز بایں شان میرسد و لقب گیسو دراز در ہندوستان نیافتہ
بلکہ در ولایت یافتہ اند۔ پھر یہ ہے لکھتے ہیں کہ۔ حضرت بندہ نواز سید محمد گیسو دراز
پالکئے شیخ برداشتہ بود گیسوئے اوشان معلق ماندہ از آں۔ آنحضرت را گیسو دراز میگفتند و شیخ

در حق اوشاں دعا فرمود کہ سلاطین زمان پالکئے شما خواہند برداشت

خاص آپکے بیان کردہ وجہ تسمیہ گیسو دراز یوں مروی ہے کہ جب اول ہی اول آپ اپنے
پیر کی خدمت میں حصول ارادت کے لئے حاضر ہوئے تو اسوقت حضرت پیر بالاخانہ پر
تشریف فرما تھے۔ آپ نیچے ٹھیرے رہے جسوقت خادم نے آکر دریافت کیا کہ سید محمد
کون ہیں تو وہاں اسوقت اس نام کے اور بھی کئی شخص موجود تھے ہر ایک نے کہا کہ میں ہوں
خادم حیران ہوا کہ کسکو بیجاؤں۔ اتنے ہی میں آپ نے بھی کہا کہ میں ہی سید محمد ہوں مجبوراً
خادم نے واپس جاکر حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ دو تین شخص سید محمد نامی حاضر ہیں

اُن میں سے کسکو بلالاؤں تب حضور نے فرمایا سید محمد گیسو دراز کو

چنانچہ خادم نے آکر اول دریافت کیا کہ سید محمد گیسو دراز کون ہیں اور پھر امتیاز کرکے آپ کو
ساتھہ لیگیا اُسوقت سے آپ گیسو دراز کے لقب سے ملقب ہوگئے

وجہ تسمیہ بندہ نواز

مورخین نے لکھا ہے کہ دہلی کے چھوڑنے پر بحالت سفر ٹھٹھہ میں جسوقت حضرت روشن چراغ
دہلی کے چوڈول کے ڈنڈے کے نیچے آپکے زلف کے بال دبلے اور اُن سے خون جاری ہوکر

فرمایا کہ یہ حق سید بندہ نواز کا ہے۔

جب آپ سے کہا گیا کہ حضرت مخدوم کا یہ ارشاد ہے تو آپنے خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ غلام تعمیل حکم کے لیئے کہا تھا روپیہ لیکر کیا کرے۔ اسپر حضرت شیخ نے فرمایا لیلو فقرا کو تقسیم کر دینا آپنے پھر دست بستہ عرض کیا کہ سلطان نے روپے کی نذر کرنیکا حضور سے وعدہ کیا تھا اب حضور ہی جو چاہیں کریں میں اس کمینی پونجی کی دلالی بھی کرنا نہیں چاہتا۔ آخرکار حضرت شیخ نے روپیہ سلطان کے پاس بھجوا دیا کہ فقرا اور ساکین کو تقسیم کرا دو

نقل ہے کہ ایک موقعہ پر سلطان وقت کی کبیدہ خاطری سے حضرت مخدوم نصیرالدین چراغ دہلی کو دلی چھوڑنی پڑی اور سفر پیش آیا۔ چنانچہ جب چوڈول کی سواری میں آپ سوار ہوکر قطع منازل کرتے ہوئے نارنول کے قریب گزرے تو اسوقت چوڈول کا ڈنڈا حضرت بندہ نواز کے کندھے پر رکھا ہوا تھا اور زلف کے بال ڈنڈے کے نیچے دبکر کھچ رہے تھے مگر بپاس ادب آپنے نہ کندھا بدلا نہ بال علیحدہ کیئے۔ جب آپ کی سواری خاص سرحد نارنول میں پہونچے اس وقت حضرت مخدوم کو شیخ محمد ترک نارنولی کا فیضان معلوم ہوا اور آپ چوڈول سے اُترے کیا دیکھتے ہیں کہ سید بندہ نواز کی زلف سے خون ٹپک رہا ہے اُسوقت آپ حضرت سید کی طرف مخاطب ہوئی اور فرمایا کہ بابا خیر ہے آپنے عرض کی کہ حضور خیر ہے مگر حضرت کے برادرزادہ سید علاء الدین صاحب ملتمس ہوئے کہ حضرت سید کی زلف کے بال چوڈول کے ڈنڈے کے نیچے دبکر کھچگئے تھے پاس ادب کی وجہ سے انہوں نے نہ کندھا بدلا نہ بال نکالے اسلیئے زلف سے خون جاری ہوگیا۔

کو اُسپر غایت عنایت و بشاشت سے حضرت مخدوم نے آپ کو گلے لگایا اور فرمایا ع

واللہ خلاف نیست کہ او عشقباز شد	ہر کو مُلام سید گیسو دراز شد

موجودہ ابتر ہو جائے۔ پس میں دہلی رہکر اُن مصائب کو جو دہلی پر گزرنے والے ہیں نہیں دیکھسکتا
الغرض آپنے ایک کی نہ مانی اور بعزم مصمم پہلے روحانیت حضرت پیر سے مرخص ہوکر سلطان المشایخ رح
رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر انوار پر فاتحہ رخصت پڑھے

پھر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے روضۂ مطہرہ پر حاضر ہوگئے اور روحانیت
خواجہ سے استمداد ہمت چاہی ؛

من بعد مزارات خلفائے حضرت خواجہ موصوف و مزارات حوض شمسی و عقب عیدگاہ کہنہ پر فاتحہ پڑھتے
ہوئے بعالم روحانیت تمامی بزرگان و اولیائے کبار سے رخصت حاصل کرکے رات بھر اولیا مسجد میں
مشغول الی اللہ رہے علی الصباح اجمیر شریف کی طرف عازم سفر ہوئے اور بعد طے منازل دسویں دن
حضرت سلطان الہند غریب نواز خواجہ معین الدین چشتی اجمیری قدس اللہ سرہ العزیز کے آستان
کرامت نشان پر حاضر ہونے کا موقعہ ملا

اول فاتحہ ادا کی اور پھر مراقب ہوکر حضرت خواجہ سے فیضان باطن حاصل کیا۔ اسی طرح تین روز
تک برابر حاضر باش باب عالی رہکر گوناگون نعمائے کرامت سے متمتع ہوتے رہے

چوتھے دن آپنے وہاں سے چلنے کا ارادہ کیا اہل اجمیر مصر ہوئے کہ آپ چندے یہیں قیام کریں
اور اپنے انوار برکات سے مستفیض فرمائیں آپنے فرمایا کہ اب یہاں ٹھہرنے کا حکم نہیں ہے
حضرت کی مرضی ہے کہ چندے اسی طرح کوہ گردی و صحرانوردی کی جائے اسلئے جانا چاہتا ہوں
بعد میں جیسا حکم ہوگا تعمیل کرونگا

الحاصل آپ اجمیر سے چلکر قصبۂ سرواڑ میں حضرت خواجہ بزرگ کے صاحبزادہ خواجہ فخر الدین رح
کے مزار پر پہونچے اور بعد ادائے فاتحہ ناگور کی راہ لی

ناگور پہونچکر صاحبزادگان حضرت قاضی حمید الدین ناگوری سے ملاقات فرماکر احمد آباد میں

حضرت مخدوم کو نارنول کے مقام چوڈول سے اوترنے کے بعد یہ کیفیت معلوم ہوئی اور آپ کو گلے لگایا گیا اسی حالت مسرت میں حضرت مخدوم کے اس ارشاد سے کہ سید کی ذات بندہ نواز ہے آپ بندہ نواز کے لقب سے ملقب ہوئے۔ مگر اسی قبیل سے دوسری روایت ہے یہ کہ چونکہ آپ کی ذات صفات میں داخل تھا کہ جو کچھ فتوح ہوتا یا بارگاہ حضرت مخدوم سے ملتا یا لنگرخانہ سے کھانے پینے کی چیزیں آتیں وہ عموماً راہ خدا میں فقیروں۔ مسکینوں۔ محتاجوں کو تقسیم کر دیتے اور طلبا شریعت و طریقت کی تعلیم میں سرگرم رہتے اور اپنے آرام سے دوسروں کے آرام کو مقدم سمجھتے اسلئے حضرت مخدوم نے آپ کو بندہ نواز کے لقب سے ملقب فرمایا۔

ترک دہلی و سیر و سیاحت

حضور کے پیر مرشد کو سفر ٹھٹھہ کے موقعہ پر نارنول کے مقام جب یہ خبر ملی کہ سلطان وقت کا انتقال ہوا اور شتر سوار آئندہ خبر نے اہل دہلی کی طرف سے بازگشت پر مجبور کیا تو آپ نارنول سے واپس دہلی تشریف لے آئے مگر اُسکے تھوڑے ہی عرصہ بعد حضرت خواجہ کی روح پر فتوح عالم قدس کیطرف متوجہ ہوئی اور حضرت بندہ نواز نے دہلی سے مہاجرت اختیار کی

چنانچہ مجملاً اس کی تفصیل یہ ہے کہ ۷۵۷ھ ہجری کے ماہ رمضان المبارک میں جسوقت خواجہ نصیر الدین محمود کا وصال ہوا آپ فاتحہ سوم سے فارغ ہو دہلی سے نکل کھڑے ہوئے + روانگی کے وقت دلی والوں کی جو کچھ حالت تھی وہ کیا بیان کی جائے۔ ہر کہ و مہ۔ وضیع و شریف امیر و غریب۔ روتا تھا اور چاہتا تھا کہ حضور دہلی چھوڑ کر نجائیں یہیں قیام فرمائیں + جب آپنے شہر والوں کی رونے پیٹنے کا ایک شور و غل برپا دیکھا اور ٹھیرنے کے بارے میں بے انتہا منت و سماجت پائی تو سب کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ ظاہرا دہلی کا چراغ گل ہو گیا نظر بقرائین اقتضائے مشیت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شہر تاراج ہو بادشاہ مارا مارا پھرے۔ نظام

آپ وہان کے مقامات کی سیر کر چکے تو اہل ہنود کی مشہور تیرتھ گاہ اگرناتھ پہاڑ پر ایسے وقت مین پہنچے کہ جب یہان جین مت و شیومت کے فقیرون مین باہم منافقتہ مذہبی پڑ رہا تہا۔ جدال وقتال کی نوبت پہونچنے والی تھی آپ نے پہونچتے ہی للکارا اور خرق عادات سے انکو ایسی راہ راست دکھائی کہ وہ سب جھگڑے ٹنٹے بہول بہال گئے اور شرف اسلام سے مشرف ہوئے۔

پہر آپ نے یہان سے سندھ کی جانب رخ کیا سندھ کے بڑے بڑے مقامات حیدرآباد و ٹھٹھہ وغیرہ کی سیر وسیاحت مین بہی چند ہندی فقراسے آپکے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا اور اسی نواح کے شمال رویہ حصہ مین جو مسلمانون کا بہت بڑا دشمن اک ہندو ساحر رہتا تہا اُس سے بہی بہت سی معرکہ آرائیون کے بعد آپ نے توبہ کرائی اور جب وہ مع اپنے گروہ کے مسلمان ہوگیا اُسوقت آپ سید لعل شہباز سندھی اور شیخ عیسے بن شیخ یوسف فاروقی سہروردی رح سے ملتے ہوئے بلوچستان مین داخل ہوئے اور وہان سے افغانستان کے علاقہ تور مین آکر حضرت پیر کبار خلیفہ خواجہ مودود چشتی رح کے مزار پرانوار سے مشرف بزیارت ہوکر لاہور تشریف لائے اور حضرت شیخ مخدوم گنج بخش رح کی درگاہ مین قیام فرمایا۔

یہان آپ بیس اکیس روز رہے مزارات بزرگان دین و اولیائے کبار سے مشرف ہوکر روحانیت حضرت شیخ موصوف سے فیضان حاصل کیا اور پاک پٹن شریف مین حضرت بابا فرید گنجشکر رح کے مزار پر حاضر ہوئے چلہ بہر یہان فیضان حاصل کرکے بعد حصول رخصت ملتان تشریف لیگئے اور اولیائے کبار مثل حضرت شیخ ابوالفتح ملتانی شیخ صدرالدین عارف شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی شیخ حسن افغانی۔ وغیرہ رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے مزارات سے مشرف بزیارت ہوکر دریائے اٹک کے کنارہ کنارہ ایبٹ آباد سے گزر کشمیر مین داخل ہوئے اور میر سید علی ہمدانی خلیفہ شیخ تقی الدین نے بروئے کشف نزول اجلال کے خبر پاکر فوراً پیشوائی کی اور اپنی خانقاہ مین آپکو مہمان رکہا۔

یہان کے فقرا و اہل اللہ سے بہی ملاقات کی بعد آپ سیالکوٹ رونق افروز ہوئے اور حضرت شاہ شیخ علی لاحق سیالکوٹی قدس سرہ کے مزار پرانوار پر فاتحہ پڑہی پہر اوترا کھنڈ کی کوہستان کی سیر فرماتے ہوئے مین ہردوار پر پہاڑ سے اُترے اور اک گھاٹ کی دلکشا منظر کو پسند فرماکر بیٹھہ گئے۔

داخل ہوئے اور ایک گورستان میں قیام فرمایا

سید شاہ عالم مرید قطب عالم کو نور باطن سے آپ کی تشریف آوری کا حال معلوم ہوا وہ آپ سے
ملنے آئے چنانچہ عند الملاقات سید شاہ عالم نے چاہا کہ آپ خانقاہ چلیں اور وہاں ٹھیریں مگر
آپنے اسکو پسند نہ کیا اور گورستان ہی میں مقیم رہے۔

جمعہ کے روز آپ نماز پڑھنے کے لیئے احمد آباد کی جامع مسجد میں تشریف لے لیئے سلطان الوقت
حاضر تھا نماز سے جب فرصت پائی اور سلطان کی نظر آپ پر پڑی فوراً حاضر خدمت ہوا
اور سلام و مصافحہ کے بعد حسب اجازت بیٹھا عند المکالمہ یہ ہی تمنا ظاہر کی کہ اگر حضرت
احمد آباد ہی کی سکونت قبول فرمائیں اور اپنے برکات انفاس سے اہل شہر کو فیض یاب
ہونے کا موقعہ بخشیں تو زہے نصیب

آپنے جواب میں وہی فرمایا کہ ابھی سیر و سیاحت کا حکم ہے شہر سے مجبور ہوں

مختصر یہ کہ آپ جامع مسجد سے قیام گاہ پر واپس آئے پہر کو سلطان اور قاضی شہر مع مشایخ
احمد آباد آپ کی فرودگاہ پر حاضر ہوئے۔ سلطان نے نذر میں زر و جواہر کی چند کشتیاں
پیشکش کیں۔ آپنے فرمایا کہ زر و جواہر۔ مال و متاع دنیا کا روپیہ پیسہ سالک کے لیئے
قطاع الطریق ہے اور میں اس کمینہ متاع کو عرصہ سے طلاق دیچکا یہ زر و جواہر کی کشتیاں
میرے کس کام کی ہیں۔

آخر الامر جب آپنے سلطان کی نذر قبول نفرمائی تو سلطان نے حکم دیا کہ تمام زر و جواہر
فقرا و ساکین کو تقسیم کرا دیا جائے تھوڑی دیر کے بعد جب سب لوگ آپ کی خدمت سے
اٹھکر چلے گئے آپنے اسی وقت احمد آباد سے کوچ کیا اور اطراف گجرات کی اکثر مشایخ
حضرت شیخ عبد اللہ شطاری وغیرہ سے ملاقات فرما کاٹھیاواڑ کی راہ لی اور پہر جب

ایک مرتبہ اُنکو بیت المال سے ہزار دینار ملنے لگے اُنھون نے قبول نکئے فرمایا کہ مین دنیا کے مال کو لیکر کیا کرونگا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اغنیا رگرمی آفتاب مین کھڑے ہوتے پانسو برس تک حساب کتاب دیتے رہینگے فقرا بہشت مین پہونچ جاوینگے اگر کسی دولتمند نے انکے ہمراہ جانیکا ارادہ بھی کیا تو حکم ہوگا کہ ابھی صبر کرو پس اگر مجھکو ساری دنیا کا مال و متاع دین تو بیکار ہے۔

حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ نے سفر حج مین ایک راہ رُو لڑکے سے فرمایا کہ تو کہان جاتا ہے اُسنے کہا کعبہ شریف۔ پہر حضرت ابراہیم نے اُس سے پوچھا کہ بظاہر کعبہ شریف پہونچنے کا تیرے پاس کوئی سامان نظر نہین آتا۔ نہ تیرے پاس روپیہ ہے نہ سواری تو کیونکر پہونچ جاویگا۔

لڑکے نے جواب دیا کہ ای ابراہیم روپے پیسے کی کیا ضرورت ہے خدائے تعالیٰ اپنے بندون کا خود ہی معاون ہے وہ ہی مجھ بے سامان کو سامان والا بناویگا اور مین منزل مقصود کو پہونچ جاؤنگا غرض جب حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ مکہ معظمہ مین داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ لڑکا پہلے ہی سے حاضر ہے۔

اسی طرح جب حضرت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کو جذبۂ الٰہی نے اپنی طرف کھینچا اور معشوق حقیقی کے عشق و محبت نے آپکو اپنا کر لیا تو آپ اپنے تمام و کمال اساس البیت کو چھوڑ چھاڑ گھر بار سے اُٹھو دنیا سے مونہہ موڑ۔ توکل پر بھروسہ کرکے بیٹھ گئے۔

المختصر جب آپ توسلم منت کو متنبہ فرچکے تو پہر مزید بصیرت کے لئے یہ بھی فرمایا کہ دیکھو رزق کی چار قسمین ہین۔ پہلے رزق مضمون۔ دوسرے رزق مقسوم تیسرے رزق مملوک چوتھے رزق موعود پس رزق مضمون وہ رزق ہے جسکی نسبت خدائے تعالےٰ ضامن ہے یعنے ارشاد فرماتا ہو وما من دابۃ فی الارض الا علے اللہ رزقہا۔ رزق مقسوم وہ رزق جو لوح محفوظ مین لکھا گیا۔ اور رزق مملوک وہ رزق ہے جو مال و منال دنیوی سے درم و دینار عطیۂ پروردگار اپنے پاس رکھتا ہے۔ رزق موعود وہ رزق ہے جسکی بابت پروردگار عالم اپنے کلام پاک مین فرماچکا ہے ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا و یرزقہ من حیث لا یحتسب۔

اسکے بعد آپنے درجات توکل کے بارہ مین بھی فرمایا کہ کئی درجے ہیں اولی یہ ہے کہ اہل توکل رضائے

تہوڑی ہی دیر بعد بہت سے ہندوؤن نے اپنے استہان کے مقام سے آپکے اٹہانیکے لئے شورش برپا کی مگر چونکہ آپ استغراقی حالت مین تہے اسلئے اس بیرونی شور و شر سے کچہہ متاثر نہوئی بدستور اُسی جگہ بیٹہے رہے آخرکار اک مہنت آیا اور اُس نے بہت ہی واویلا کی تب آپنے آنکہین کہولین اور اُس مہنت کی طرف دیکہا نظر پڑنی تہی کہ وہ بیہوش ہوکر گر پڑا۔

مہنت کے ساتہی اس معاملہ کو دیکہکر دم بخود رہگئے اور مہنت کو مردہ سمجہکر رونے پیٹنے لگے آپنے یہ ماجرا دیکہکر اُسکے سر پر اپنا دستِ شفقت رکہا قدرتِ قادرِ مطلق سے تہوڑی ہی دیر کے بعد مہنت اُٹھ کہڑا ہوا اور کلمہ طیبہ پڑہکر شرف اسلام سے مشرف ہوا اور اُسکے ساتہیون مین سے اور بہی بہت سے مشرف باسلام ہوئے۔

پہر تہوڑی سی معمولی تعلیم و تلقین کے بعد اس مقام سے آپنے جانا چاہا تو مہنت نومسلم نے آپکو روکا چونکہ اُسکی دلشکنی منظور نہ تہی اسلئے دریا کے کنارہ سے دوسرے موقع پر اقامت کی۔ اثنائے خدمت مین ایک روز مہنت نے ایک ناریل لاکر پیش کیا آپنے فرمایا یہ کیا ہے اُسنے عرض کیا کہ یہ ناریل اکسیر کا بہرا ہوا ہے جس سے سونا تیار ہوتا ہے۔

اسپر آپ متبسم ہوئے اور ناریل کو دریا مین پہینک کر مہنت سے فرمانے لگے کہ اکسیر مین کیا رکہا ہے یہ بات بالکل بیکار ہے اس سے توبہ کرنی چاہئے طالب مولا کے لئے مولا کے خزانہ مین اکسیر کی کچہہ کمی نہین اگر تجہکو اکسیر کی ایسی ہی خواہش ہے تو لے یہ دریا کا دریا موجود ہے جسقدر چاہے لیلے۔

اُس نے جو دریا کی طرف دیکہا تو اُسی ناریل کی شکل کے ناریل ہی ناریل تیرتے ہوئے دکہائی دیئے کہ اس کرامت کو دیکہتے ہی مہنت اور بہی پانی پانی ہوگیا۔

مگر اسپر پہر آپ مہنت کیطرف مخاطب ہوئے اور فرمانے لگے کہ خواہش نفسانی و متاع دنیوی کو سانپ اور آگ کی جگہ سمجہکر بچنا چاہئے عاشقان مولا و طالبان حق کا دستور رہا ہے کہ ہمیشہ دنیا کی دولت و مال سے محترز رہتے ہین توکل پر بہروسہ رکہکر رزقکم فی السماء کو مسلم سمجہتے ہین۔

چنانچہ شیخ ابو سعید بن عامر صحابی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ

اُترگئے تو کشتی غرق ہوگئی۔

جو لوگ کنارہ پر واپس آگئے تھے اُنمین یہ تشویش پھیلی کہ دن اس مصیبت مین کنارات کو ہوکے

مر سکے آپنے اُسیوقت اُس غریب نظر یافتہ کو ہمراہ لیا اللہ دریا مین اُترے آپ کا دریا مین قدم

رکھنا تہا کہ دریا پایاب ہوگیا۔

اس کرامت کو دیکھکر سب مسافر پکارے کہ یا ولی اللہ ہمکو بھی ہمراہ لیجئے ارشاد ہوا کہ غریب کے پیچھے چلے آو

چنانچہ سارے مسافر آپ کے طفیل سے کنارہ نجات پر پہونچے اور اکثر آنمین سے مشرف باسلام ہوئے

یہان سے آپ اُسی شب مین تن تنہا بہرائچ روانہ ہوئے اور حضرت سید سالار مسعود غازی رح کے

مزار پرانوار پر فاتحہ پڑھ شیخ عین الدین قتال وغیرہ حضرات سے ملاقات فرما جنگ پور کی سیر کر

کوہستان نیپال کی راہ سے بنگالہ تشریف لیجاتے تھے کہ باشارہ غیبی آپنے بنڈیل کھنڈ کی

طرف مراجعت کی۔

چونکہ بنڈیل کنڈ کے آنے مین یہ اسرار تہا کہ پران ناتہہ جوگی کو آپ ہدایت کرین۔ راہ راست پر

لائین اسلئے آپ خود ہی اُس سے ملے پران ناتہہ بھی نظر غائر رکھتا ملتے ہی وہ آپکے دریائے کمالات کی

تہ کو پہونچگیا اور تعلیم و تلقین کا خواستگار ہوا۔

چنانچہ آپ اُسکے ساتہہ ایسی شفقت سے پیش آئے کہ اُسپر معًا توحید کے اسرار کہلگئے اور غایت

خلوص سے وہ آپکے عقیدتمندونمین شامل ہوا۔

جب آپ یہان سے فرصت پاچکے تو پہر آپنے گنڈوانہ وناگپور وغیرہ کے اضلاع وعلاقہ جات کی

سیر کی اور اثناء راہ مین اکثر باشندگان مواضع کو شرف اسلام سے مشرف فرماتے ہو دکن کیجانب رخ کیا۔

ہنوز آپ دولت آباد مین داخل نہین ہوئے تھے کہ سلطان فیروز شاہ بہمنی نے آپکے خیر مقدم کی خبر

سنکر عضد الملک حاکم دولت آباد کو آپکے استقبال کیلئے مامور کیا جب آپ دولت آباد مین

داخل ہوئے تو عضد الملک نے استقبال کرکے سعادت قدمبوسی حاصل کی اور سلطان کیطرف سے نذر گذرانی

ازآنجا کہ دولت آباد مین حضرت کے والد ماجد کا واقعہ وصال پیش آیا تہا اسلئے آپنے یہان عرصہ تک قیام

فرمایا اور روح پرفتوح حضرت سے کماحقہ مستفیض ہو زیارت مزار فائض الانوار سے اچھی طرح

آنکھین ٹھنڈی کر عازم حسن آباد گلبرگہ ہوئے ساتہہ ہی فیروز آباد سے سلطان نے بھی کوچ کیا اور اپنے

خالق پر ایسا مستحکم ہو جیسے بچہ شیر خوار اپنی ماں کے دودھ پر قانع رہتا ہے۔ اس سے بھی اعلےٰ درجہ کا توکل یہ ہے کہ وہ مردہ مثال ہو یعنے جسطرح مردہ اختیار غسال مین رہتا ہے کہ جسطور سے چاہے ہلا دے جلا دے مردہ کو کچہہ تصرف نہین ہوتا۔ اسی طور پر متوکل بھی اپنے کل کاروبار پروردگار عالم سپرد کر کے بیفکر ہو جائے جو کچہہ خداوند کریم اُسکے حق مین بہتر سمجہیگا کریگا۔ کہ حضور کے اس تمامی کلام سے مسنت پر ایسا اثر مترتب ہوا کہ اُسکو دنیا کے دون سے قطعی نفرت ہو گئی اور عرض پرداز ہوا کہ اب خادم کی یہی آرزو ہے کہ حضور ہی ہمرکاب رہکر تصفیہ و تزکیہ کی تکمیل کرے۔ ارشاد ہوا کہ ابھی کسی کے ہمراہ رکہنے کا حکم نہین ہے تم کوہ ہمالیہ کے قریب جاؤ اور انفاس شماری کرو۔ فیالحال آپ نے مسنت کی طرف ایسی توجہ خاص کی کہ مسنت وہ روشن ضمیر ہو کر خاصان خدا مین داخل ہو گیا اور حضور سے رخصت لیکر کوہستان کی راہ لی۔

وہ تو اُدھر گیا اِدھر آپ سرزمین اودھ کے منازل و مراحل طے کرتے ہوئے جب لکھنو کے قریب میں داخل ہوئے تو آپکے پیر بہائی حضرت شیخ قوام الدین چشتی قدس سرہٗ نے نور باطن سے تشریف آوری کا حال دریافت کر کے شہر سے دو کوس کے فصل پر استقبال کیا۔ ملتے ہی اول یاد پیر و مرشد مین آبدیدہ ہوئے پہر خانقاہ مین تشریف لائے چنانچہ آپنے یہان سے چندے قیام کے بعد نیپال کی سیر کا ارادہ کیا اور اثنائے راہ مین اکثر حضرات صوفیہ کرام سے ملتے ہوئے دریلے گھاگرہ پر تشریف لائے

بحسب اتفاق دریا طغیانی پر تہا اور مسافر کثیر کنارہ پر موجود تہے کہ ایک کشتی مین ملاحون نے بہت سے مسافرون کو سوار کیا اُنمین ایک محتاج بھی بلا ادائے محصول بیٹھ گیا تہوڑی دور کشتی گئی تہی کہ معلوم ہونے پر ملاحون نے اُس محتاج۔ غریب۔ کو دریا مین دھکیل دیا کہ اُسکے چند غوطہ کہانے اور فریاد۔ واویلا۔ کرنے پر حضرت سید کو رحم آیا اور ایک شخص کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ جا فوراً دریا سے نکال لا چنانچہ وہ بیدھڑک دریا مین کود ا اور غریق کو نکال لایا کہ اُسکے بعد پھر حضرت نے براہ کرم اُس غریب کے سر پر اپنا دست مبارک بھی پھیرا کہ وہ فی الفور روشن ضمیر ہو گیا۔ اہل کشتی اور کشتی پر یہ واردات گزری کہ کچہہ فاصلہ پر پہونچکر کشتی گرداب میں پھنس گئی اور جب بہت سی مصیبت کے بعد نکلی تو اُسی کنارہ پر واپس آگئی جہان سے گئی تہی جب سب اہل کشتی

رقعات بین فرزند عالیجاہ کو ایک رقعہ لکھا ہے چونکہ وہ رقعہ بھی حضرت سید کی عظمت وشان سے
تعلق رکھتا ہے اسلئے ہم بجنسہ وہ رقعہ بھی لکھے دیتے ہیں۔
رقعہ ۱۔ فرزند عالیجاہ۔ ماجرائے بے ادبی و بے اعتدالی ہائے ہدایت کیش پنجابی کہ برمزار
فائض الانوار شاہ بندہ نواز گیسو دراز خبر نور دہ رفت وحوصلہ خود را عرض داد مفصل از فرد سوانح نگار
معروض بارگاہ والاگشت آن عالیجاہ را بایستے کہ ہرگاہ آن نابکار باین احوال منکر درآن مقام زینہ بود
کسان خود را تعین نمودہ میفرمودند کہ قشال کردہ بیارند وجولان کردہ ہمراہ گزر بردار بحضور میفرستادند
ظاہرا رعایت واقعہ نگاری برین بنیاد ورد از بیجا گزر بردار شدید تعین کردیم آن لعین را بستہ بیارد
ناکسان کہ بر روئے کار آیند چنین کنند ما را در چنین مقدمات ہیچ یکے از فرزندان نیست تا
بعنایت اللہ خان و دیگران چہ رسد۔
سید محمود واعظ قدس سرہٗ سے احمد شاہ بہمنی نے دریافت کیا کہ آپنے شاہ نعمت اللہ ولی کو کیسا پایا
اور سید محمد گیسو دراز کو کیسا تو سید محمود واعظ نے فرمایا کہ شاہ نعمت اللہ ولی مرد باغبان ہے
اور سید محمد گیسو دراز عشق الہی کا ایک درخت ہے جسکی جڑین زمین مین گئی ہین تو شاخین آسمان سے
باتین کرتی ہین جو کوئی آتا ہے وہ اس درخت کے سایہ مین بیٹھتا ہے۔ اسکا پھل کھاتا ہے۔ اس سے
فیضیاب ہوتا ہے۔
حضرت خواجہ علاؤالدین انصاری رحمۃ اللہ علیہ کا تو یہ حال تھا کہ جب حضور آرام فرماتے تو خواجہ
علاؤالدینؒ اپنا موںہہ آپکے تلوون سے بھڑا کر سویا کرتے تھے جب آپ بیدار ہوتے تو حضرت خواجہ
اس حالت مین دیکھکر فرماتے کہ تم کیون ایسا کیا کرتے ہو تو وہ جواب دیتے کہ حضرت العرف
الجوہر الا الجوہرے۔
قطب ابدال حضرت شیخ نورالدین بایزاد قدس سرہٗ کا نتیجہ مراقبہ بھی ملاحظہ ہو کہ وہ کیا پکار رہا ہے۔
ایک دن طواف مین حلقہ ہوا جب شرکا رحلقہ حلقہ سے فارغ ہوئے تو کیا دیکھتے ہین کہ اسفندیار
غائب ہین تلاش کی گئی تو پتہ لگا کہ ایک مکان کی دریچی شئے ٹکٹکی لگائے بیٹھے ہوئے ہیں۔ سب
لوگ بھونچکر ہوئے آنسے مستفسر حال ہوئے تو بولے کہ اس دریچی سے ایک صورت دلفریب چودہوین رات
کے چاند کی طرح درخشان نظر آتے ہی بیقابو ہوگیا ہوش وحواس جاتے رہے چلنے کی طاقت نہین

قرابت وارکان دولت کو آپ کے استقبال کے لئے بھیجا یا کہ آپکو بڑے اعزاز واکرام وادب وآداب کیساتھ شہر مین لایا گیا۔

چونکہ سلطان کی استدعا تھی کہ آپ گلبرگہ ہی مین قیام فرمائین اور مشیت ایزدی کا بھی یہی مقتضا تھا کہ اہالی دکن آپکے فیضان سے مالامال ہون اسلئے آپنے یہین کی بود وباش قبول کی۔

مورخین نے لکھا ہے کہ آخر مین سلطان فیروزشاہ بہمن کے خلیفانہ خیالات اُسکے حسن عقیدت مین خلل انداز ہوگئے تھے مگر اُسکے بھائی احمدخان خانخانان نے بخوش نیتی تمام آپ سے اعتقاد کلی پیدا کر آپکی رضاجوئی وخدمت گذاری کو اپنے بہبودی کا باعث سمجھنے لگا جسکا یہ نتیجہ پیدا ہوا کہ جب فیروزشاہ نے حسن خان شاہزادہ کو ولیعہد مقرر کرکے حضرت سید سے دعائے خیر کی استدعا کی تو آپنے کہلا بھیجا کہ دکار فرمایان قضا وقدر تاج سلطنت لبعد از تو به برادرت احمدخان نامزد کردہ اند کوشش نمودن برائے دیگر بے فائدہ است، چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب ہشیار عین الملک وبیدار نظام الملک وغیرہ امرائے فیروزشاہ نے احمدخان خانخانان کی طرف سے سلطان فیروزشاہ کو برہم کرا کر جنگ وجدال کی ٹھیرائی تو فیروزشاہ کے لشکر کو ہزیمت ہوئی اور فتح نصیب احمدخان خانخانان نے ۸۲۵ھ کے ماہ شوال مین تخت سلطنت پاکر اپنا نام احمدشاہ بہمن رکھا۔

اب حضرت سید کی پیشینگوئی صادق آنے سے اقتدار کلی ودلجمعی تمام حاصل کرنیکے بعد احمدخان خانخانان آپسے بیعت بھی ہوا اور پہلے سے زیادہ آپکے اعزاز کو بڑھانے لگا چنانچہ شہر حسن آباد گلبرگہ کے قریب آپکے لئے خانقاہ ومکان عالی شان کی بنیاد ڈالی اور بہت سے قصبہ وقریہ سرکار حسن آباد گلبرگہ وغیرہ سے واقف کئے اور تمام مصارف خانقاہ کا دوام کے لئے کافی طور پر اہتمام وانتظام کردیا۔

غرضکہ عہد بہمنیہ سے جوکچھ انتظامات جاری کردئے گئے تھے وہ عادل شاہیہ ونظام شاہیہ وغیرہ سلاطین کے وقتون مین بھی سلسلہ بسلسلہ جاری رہکر تمامی دکن مین جس درجہ حضرت سید کے اخلاص واعتقاد کا سکہ بیٹھا وہ ذیل کے سوال وجواب سے ظاہر ہے (شخصے از مرد دکنی پرسید کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بزرگ تر است یا محمد سید گیسو دراز او جواب داد کہ حضرت محمد رسول اللہ اگرچہ پیغمبر خدا است اما سبحان اللہ مخدوم سید محمد گیسو دراز چیزے دیگر است[۱]) اورنگزیب عالمگیر نے اپنے

---

[۱] یعنے نزد اللہ مرتبہ پیغمبری ونبوت اور شے ہی اور مرتبہ ولایت کہ اُس سے ادون ہی شے دیگر ۱۲ من مولفہ ۱۲

نہین ہین لسلئے اب ہم یہ بیان کرنا چاہتے ہین کہ حضرت بندہ نواز گیسو دراز رحمتہ اللہ علیہ کے
ملفوظات بہی کثرت سے ہین پہلے ملفوظات آپکے ربیع الاولی ۸۰۱ھ کی انیسوین تاریخ سے
آپکے خلیفہ شیخ علاؤ الدین قریشی گوالیاری نے ترتیب دینے شروع کی اور پھر رجب المرجب
۸۰۲ھ ہجری کی اٹھارہ تاریخ سے آپکے فرزند اکبر سعید دارین حضرت سید شاہ حسین محمد حسینی الحسینی
المشتہر بسید محمد اکبر عرف میان بڑے قدس سرہٗ نے جمع فرمائی۔
اول ملفوظات کا نام انوار المجالس رکہا گیا اور دوسرے کا نام جوامع الکلم چنانچہ ہم بہی پہلے
انوار المجالس کی مختلف مجلسون سے بعض بعض مطالب نقل کرتے ہین اُسکے بعد اسیطرح
جوامع الکلم بہی انتخاب لکہینگے فاقرأوا واستمع۔

مزارات وغیرہ سے بیعت

شیخ علاؤ الدین قریشی گوالیاری رحمتہ اللہ علیہ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک روز سید محب اللہ
میر سید اشرف جہانگیر سمنانی۔ شیخ فتح اللہ۔ وغیرہ حضرات صوفیہ حضور کی مجلس مین حاضر تھے
مریدان طریقت اور سالکان حقیقت کے اقسام وانواع کا ذکر ہوتے ہوتے۔ اعراض حجاب
تفاصل۔ سلب مزید سلب قدیم۔ وغیرہ کا بہی ذکر آگیا چنانچہ آپ مجملاً انکی تعریف بیان
کرہی چکے تہے کہ سید یداللہ صاحب نبیرہ حضرت نے دریافت فرمایا کہ جو لوگ مزارات
اولیاء اللہ سے بیعت کرتے ہین یہ جائز ہے یا ناجائز۔
آپنے فرمایا کہ مسنون طریقہ کے موافق شیخ کے ہاتہہ پر بیعت چاہیئے مزارات کی بیعت مین
یہ بات قایم نہین رہتی اسیلئے مشائخ عظام ایسی بیعت کو پسند نہین کرتے اور یہی وجہ ہے
کہ جسوقت حضرت شیخ الشیوخ العالم فرید الحق والدین کے بڑے صاحبزادہ نے حضرت
قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہٗ کے مزار مبارک سے دہلی آکر بیعت
کی اور حضرت شیخ الشیوخ کو اسکا حال معلوم ہوا تو آپنے فرمایا کہ اگرچہ شیخ الاسلام حضرت
قطب الدین بختیار کاکی قدس اللہ سرہ العزیز میرے خواجہ ہین مگر یہ بیعت درست نہین کیونکہ
بیعت وہ ہے جو ظاہرا شیخ حی۔ قایم کے ہاتہہ پر کیجائے۔
اسیطرح جو لوگ حضرت خضر علیہ السلام سے اپنی بیعت بیان کرتے ہین وہ بہی بے معنے ہے

تنقیح
۱۹۰۰ء

اسی لئے یہین بٹھیہ رہا۔

قطب ابدال شیخ نورالدین بایزاو سعدالدین قفل شکن وغیرہ قدس سرہم نے خداے پاک سے التجا کی کہ اسفندیار کے لئے کیا حکم ہے

ارشاد ہوا کہ اسفندیار میرے جمال کا شیفتہ ہوگیا ہے دریافت کرو کہ اسکا اب کیا ارادہ ہے جب اسفندیار سے دریافت کیا گیا تو بولے کہ بس ایک لحظہ کے لئے میرا معشوق میری گود مین آجاے حکم ہوا کہ ہاتھ پھیلاو۔ اسفندیار نے ہاتھ پھیلاے۔ وہ ہی صورت نوری غیب سے پیدا ہوئی اور اسفندیار کی گود مین بیٹھکر غائب ہوگئی۔

صورت کے غائب ہوتے ہی اسفندیار پھر بیقرار ہوگئے صبر و شکیب جاتا رہا۔ تڑپنے لگے حاضرین نے کہا کہ حضرت سید محمد گیسو دراز کی جانب رجوع کرنی چاہئے اُنسے بڑھکر اور کوئی اسکا علاج کرنیوالا نہین ہے کہ ابدالان موجودہ متفق ہوکر حضرت شیخ نورالدین بایزاد قدس سرہٗ سے کہنے لگے کہ ہم چاہتے ہین سب کے سب سید محمد گیسو دراز قدس سرہٗ کے مرید ہون شیخ موصوف نے فرمایا ٹھیرو ہم لوگون مین علو مرتبت کی جو علامتین ہین اگر وہ سید محمد گیسو دراز مین ہونگی تو تم اُسوقت مرید ہونا یہ کہکر قطب ابدال شیخ نورالدین بایزادنے مراقبہ فرمایا۔ کیا دیکھتے ہین کہ ایک تخت بقعۂ نور آسمان سے چارکس لارہے ہین جسمین ایک صورت نہایت روشن خوش وضع بیٹھی ہوئی ہے اُسکے بازو مین حضرت خواجہ بندہ نواز قدس سرہٗ بیٹھے ہوئے ہین۔

جب حضرت شیخ یہ علامت دیکھ چکے تو پھر اتنے ہی مین کیا دیکھتے ہین کہ حضرت سید بندہ نواز ایک مرکب پر سوار ہین اور ارواح اولیاء آپکے اطراف ہجوم کئے ہوئے ہین۔

ایک روح الامین سے آگے بڑھکر بلند آواز سے کہہ رہی ہے وتمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا

جسوقت اس دوسری علامت کو بھی قطب ابدال معائنہ کر چکے تو ابدالان موجودہ کی جانب مخاطب ہوکر فرمایا کہ اب جاو حضرت سید بندہ نواز قدس سرہٗ کے مرید ہو۔ سرون کو انکے آستانہ مبارک پر رکھو۔ کہ وہ جملہ ابدال حضور کی خدمت مین حاضر ہوکر مرید ہوئے۔

ملفوظات

چونکہ ملفوظات اولیاء اللہ کے فوائد و منافع ارباب بصیرت اور نظر بازان حقیقت سے پوشیدہ

صاحب توکل ہو (٦) یہ کہ تمام کام نرمی کے ساتھہ کرے اور مسکین نوازی و مسافر پروری کا پابند ہو۔ (٧) یہ کہ امور جواز مین صراحۃً اور خاص خاص مواقعہ پر اشارۃً و کنایۃً امر کا عادی ہو (٨) یہ کہ ہر دم ادنی و اعلےٰ کے ساتھہ یکسان معاملہ رکھے (٩) یہ کہ جن چیزون سے خود ایک دفعہ اجتناب کرے پھر نہ آپ انکا مرتکب ہو نہ مریدون کو انکی اجازت دے (١٠) یہ کہ جسے ایک دفعہ قبول کرے پھر اُسے رد نکرے۔

سجود زمین بوسی مشائخ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور مریدون کے وظائف اور انکے اعتقادات کے متعلق بیان فرما رہے تھے اثنائے بیان مین ایک عالم ظاہری بول اُٹھے کہ آپکی مجلس کے آنیوالون مین اکثر لوگون کو دیکھتا ہون کہ وہ زمین بوسی و بجاآوری سجدہ کے بڑے پابند ہین آپ انکو منع نہین کرتے۔ فرمایا کہ مین اُنکو روکنا چاہتا ہون مگر دیکھتا ہون کہ اول تو یہ عمل ان لوگون کا عشق و محبت پر مبنی دوسرے پیران طریقت مین اوپر سے ایسا ہی سلسلہ چلا آتا ہے اب یہ مجال نہین کہ اس سلک کو بدل دون قطع نظر اس سے جیسے روزہ ماہ رمضان کے قایم ہوجانیکے بعد عاشورہ کے روزہ کی فرضیت جاکر استحباب باقی رہتا ہے اسیطرح اگلی امتون مین سجدہ مستحب تھا۔ رعیت بادشاہ کو شاگرد اُستاد کو۔ امت پیر کو سجدہ کیا کرتی تھی۔ عہد دولت حضرت سرور کائنات مفخر موجودات علیہ التحیات والصلواۃ مین گو سجدہ کا استحباب جاتا رہا مگر اباحت باقی رہی پس اباحت مین ممانعت کو کیا دخل[1]۔

انعام خرقہ

[1] مفتاح العاشقین مین حضرت روشن چراغ دہلی رحسے منقول ہے کہ (اما سجدہ امتان پیشین را مستحب بود کہ ما در و پدر را و استاد و پیر را و سلاطین را سجدہ میکردند چون وقت حضرت رسالت پناہ رسید استحباب سجدہ رفت مباح ماند چنانچہ روزہ ایام بیض کہ پیش ازان فرض بودہ است و در وقت رسالت پناہ ایام بیض را فرضیت نماند اما استحباب باقیماند چون استحباب سجدہ رفت مباح ماند و تبدین کا فر نگردد) اسیطرح موقع ہذا کے متعلق جو کچھہ فوائد الفواد مین نقل کیا گیا ہے اُسکا بھی مطلب و مدعا یہی ہے کہ فرض کی فرضیت اُٹھہ جانے پر استحباب باقی رہجاتا ہے جیسے ایام بیض و ایام عاشورہ کہ امم ماضیہ پر فرض تھے جب حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ماہ رمضان کے روزہ فرض ہوگئے تو ایام بیض و ایام عاشورہ کی فرضیت اُٹھکر استحباب باقی رہگیا یہی صورت سجدہ کی بھی ہے کہ امم سابقہ کے لئے مستحب تھا مگر جب حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے اس کا استحباب جاتا رہا تو اباحت باقی رہ گئی پس اباحت مین ممانعت نہین ١٢ من مولفہ ١٢

کیونکہ اُسمین شیخ حیّ- قایم- ظاہر کی صورت پیدا نہین ہوتی-

اسی اثناے کلام مین ایک اور درویش بول اُٹھے کہ یاحضرت بعض ایسے لوگ بہی ہین کہ اُنہون نے شیخ کو دیکہا تک نہین اور مُرید بنگئے آپنے فرمایا کہ گو باعث بُعد یا اور موانعات کی وجہ سے ایسا مرید پیر تک نہ پہونچسکا اور عمل مذکور اُسکا اُسکی ارادت و اقرار واثق پر مبنی ہی سہی مگر اولی یہی ہے کہ شیخ کی خدمت مین حاضر ہوکر مسنون طریقہ کی موافق شیخ کے ہاتہہ پر بیعت کرے-

بیعت در بیعت

اسکے بعد میر سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ بعض فقرا جو ایک پیر سے بیعت کرکے پہر دوسرے سے بیعت کرتے ہین اور خرقہ لیتے ہین اسمین کچہہ فایدہ ہے آپنے فرمایا کہ اگر پیر کوئی ضرورت دیکہے اور خود ہی اپنے مرید کو کسی دوسرے شیخ کی سپرد کرے یا ہنوز مرید کی تکمیل نہین ہوئی تہی کہ پیر کا وصال ہوگیا اور اُسکے پورا کرنے کی غرض سے مرید نے دوسرے پیر سے بیعت کی تو بیشک یہ بیعت در بیعت جلب منفعت سے وابستہ ہی ورنہ یہ تکرار بیکار ہے بیعت وہ ہی بیعت کافی ہے جو پہلے ہوچکی- ہمارے حضرت سلطان المشائخ نظام الملت والدین قدس اللہ سرہ العزیز نے بہی بیعت در بیعت کو کبہی پسند نہین کیا ہے-

اسی طرح شیخ حسین بن منصور حلاج- خیر نساج کے مرید جب حضرت شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین بیعت کے لئے حاضر ہوئے تو حضرت شیخ جنیدؒ نے فرمایا کہ جاؤ تم خیر نساج کے مرید ہوچکے ہو اب مین تمکو مرید نہین کرسکتا[۱]-

شناخت شیخ

فرمایا کہ صفات عشرہ ذیل کے ساتہہ جو موصوف ہو وہ شیخ ہے ورنہ نہین-

(۱) یہ کہ ریاضات و مجاہدات فقر مین جہاں اُنکی طاق ہو (۲) یہ کہ تمام قول و فعل اُسکے شرع شریف کے موافق ہون (۳) یہ کہ مؤدب و ادب آموز ہو (۴) یہ کہ ریاکار نہو اور سخاوت پیشہ ہو (۵) یہ کہ

---

[۱] اسی تکرار بیعت کے متعلق ایک موقع پر شنار ترکمانی مین لکہا ہے کہ اکبر بادشاہ دہلی نے حضرت شاہ نظام نارنولی رحمۃ سے درخواست بیعت کی مگر چونکہ مبادی سلطنت کے وقت اکبر کو حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری مرید کرچکے تہے اسلئے حضرت شاہ نظام نارنولی رحمۃ اللہ علیہ نے اکبر کی تکرار بیعت پسند نہ کی اور فرمایا کہ عدم تکرار بیعت و ارادت از مستحسنات متاخرین است بر عقد اول مضبوط باید بود ورنہ ارادت تختبین را سست نباید کرد ۱۲ من مؤلفہ ۱۲

اظہار کرامت کو کبھی پسند نہین کیا اور اس سے کوسون بھاگتے رہے۔
چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت شیخ ابوالحسن نوری ایک دریا کے کنارہ پر تشریف لائے مچھلیان پکڑنیوالا مچھلیان پکڑ رہا تھا آپنے اُس سے فرمایا کہ مین صاحب کشف و کرامات ہون تو اسکے بہر پانی مین جال ڈال دیکیہ تو ڈہائی من کی مچھلی جال مین آیگی اُسنے اُسیوقت جال کو پہینکا جال کے پہینکتے ہی بہت بھاری مچھلی آن پہنسی باہر نکل کر جو وزن کیا گیا تو وہ مچھلی فی الواقع پوری ڈہائی من کی اُتری۔
یہ خبر حضرت شیخ جنید کو بھی لگی اُنھون نے فرمایا کہ اگر مچھلی کی جگہ سانپ نکلتا اور اُسکو کاٹ کہاتا تو بہت اچھا۔ سامعین سے ایک شخص بول اُٹھا کہ حضرت یہ کیا بات ہے اسپر آپنے فرمایا کہ اگر سانپ نکلکر اُسکو کاٹتا ہلاک ہوتا۔ شہادت کا مزا پاتا۔ اب مین نہین جانتا کہ اس غرور کرامت سے اُسکا انجام کار کیونکر ہو۔
اسیطرح ہمارے پیران عظام نے بھی اظہار کرامت کو بُرا سمجھا گو کتنے ہی امتحانات لئے گئے سب ہی کچھہ بہتان بندیان ہوئین۔ مگر خوارق عادات و کرامات کو کام مین نہ لایا گیا۔ ہان اگر کسیوقت خاص مین باشارۂ غیبی یا کسی اشد ضرورت و مصلحت کی غرض سے اظہار کرامت ہو گیا ہو گیا۔ جیسے شیخ سعدالدین حمویہ رحمتہ اللہ علیہ سے ظہور مین آیا کہ خراسان کے بادشاہ کو آپکی نسبت خیال تھا کہ آپ اہل اللہ سے نہین ہین ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ آپ ایک باغ مین تشریف لیگئے بادشاہ بھی آگیا سیبون کا موسم تھا بادشاہ نے اپنے دل مین منصوبہ کیا کہ اگر یہ فقیر صفائی قلب رکہتا ہے تو خود بخود ایک سیب توڑ کر مجھکو دیگا حضرت نے نور باطن سے دریافت کر لیا اور فرمایا کہ اے بادشاہ اگرچہ ترک فرض ہوتا ہے مگر مین اگر تجھکو سیب نہ دیا تو تجھکو فقیرون سے اور بھی بدگمانی ہو گی یہ کہکر آپنے ایک سیب توڑا اور بادشاہ کی گود مین پہینکدیا

اندازۂ مکالمت

اسی ضمن مین آپنے فرمایا کہ ستر کرامت تو فرض ہی ہے مگر مکالمت مین بھی تمیز و امتیاز چاہیے کیونکہ ہمارے حضرت رسول مقبول صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تکلموا الناس علیٰ قدر عقولہم یعنے آدمیون کی عقل کے موافق کلام کرو پس اگر کلیم نے مخاطب کی سمجھہ بوجھہ سے زیادہ بات

ایک مرتبہ حضور کی مجلس مین ایک درویش سیاح خرقۂ درویشی کی اصل و حقیقت کے مستفسر ہوئے آپنے اُسکی کیفیت بیان کرکے ضمناً فرمایا کہ خرقہ دو طرح کا ہوتا ہے ایک خرقۂ تبرک دوسرے خرقۂ ارادت۔ چنانچہ مین نے اپنے حضرت مخدوم صاحب قدس سرہٗ نے سنا کہ حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ہمنے جن لوگون کو خرقہ دیا اُنمین چار شخصونکو خرقۂ ارادت باقیونکو خرقۂ تبرک دیا۔ اسیطرح حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مین نے جن لوگون کو خرقہ دیا اُنمین پانچ چھ کو خرقۂ ارادت باقیونکو خرقۂ تبرک دیا ہے۔
اگرچہ اس موقع پر ہم اصل خرقہ کی کیفیت بھی جو آپنے بیان فرمائی قلمبند کرتے مگر چونکہ یہی موقع جوامع الکلم کی ایک مجلس مین بھی آگیا ہے اور وہان اُسکو حضرت نے مفصل بیان فرمایا ہے اسلئے انشاء اللہ تعالیٰ اس تفصیل کو جوامع الکلم کے انتخاب مین لکھینگے فلیراجع الیہ

اقسام خلافت

ایک روز حضور کی مجلس مین بہت سے لوگ حاضر تھے جنمین باہر والون کی تعداد زیادہ تھی آپنے خلافت وغیرہ کے ذکر مین فرمایا کہ مرید کو جو خلافت پیر کی طرف سے حاصل ہوتی ہے وہ تین طرح ہے۔ ایک الہامی ورحمانی وہ وہ ہے کہ پیر کے دلمین الہام واقع ہو اور وہ مرید کو درجۂ خلافت سے ممتاز فرمائے۔ دوسرے ذاتی وصفاتی وہ وہ ہے کہ پیر مرید کی صفات ذاتی ونیکو کاری معاملات کو دیکھکر بغیر کسی ایماء واشارہ کے اپنی ہی طرف سے خلافت عطا کرے تیسرے سببی وعرضی وہ وہ ہے کہ کوئی الہام تو نہو نہ شیخ کو خود ہی عطائے خلافت کا خیال آئے بلکہ عزیز اقارب یا کسی دوسرے شیخ کی سعی وسفارش عارض ہونیکے سبب خلافت کے مرتبے سے سرفرازی حاصل ہوجائے پس ان تینون قسمون مین سب سے بہتر پہلی قسم ہے۔

ستر کرامت

حضرت کے مریدین ومعتقدین مین سے مولانا محمد حسین صاحب نے تذکرہ کیا کہ حضور شاہ موسیٰ سہاگ احمد آبادی کے خوارق عادات وکرامت کا بہت کچھ چرچا ہے گجرات کے تمام اطراف وجوانب مین شہرت پھیل رہی ہے آپنے فرمایا کہ ہان ہوگی مگر کرامت کے باب مین آیا ہے فرض اللہ تعالےٰ کتمان الکرامت علے اولیائہٖ کما فرض علی انبیائہٖ اظہار المعجزۃ اسلئے مشائخ عظام نے

ہون مجہپر نماز درست نہین

ذکر الصالحین

ولا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت به فوادک کے معنی مین فرمایا کہ صلحار کے
ذکر خیر مین بہی بڑے بڑے فوائد ہین خود حضرت رسول خدا صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین
عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا
کہ صلحار واولیار کے ذکر اذکار سننے سنانے مین کیا کیا منافع ہین فرمایا کہ قلوب کی صفائی
ہوتی ہے۔ پژمردگی کو رفع کرتا ہے۔ قوت وہمت بڑہتی ہے حضرت سلطان المشائخ
قدس اللہ سرہ العزیز کا قول ہے کہ جس کسی نے صلحار وبزرگان دین کے ذکر کو سنا اُسکے دلمین
حق جل وعلا کی محبت زیادہ ہوئی۔ ہمت وطاعت بڑہی۔ اگر سامعین مین سے مغرور متکبر ہے
اُسکا غرور وتکبر گہٹا۔ اگر مصیبت زدہ بیمار مفلس ہے، قناعت، صبر، تحمل کا کاربند ہوا۔ ؎

ذکر نیکو رفتگان دارد ثواب — عاصیان را میرہاند از عذاب — چون نیکو رفتگان
در ساعتیم — ہمنشینان ملائک یافتیم — ہر کرا باشد محبت باخدا — کے بداند
داصلانش راجدا — ذکر ایشان ذکر آن یزدان بو — یاد نیکان یاد آن سبحان بود

تلاوت قرآن مجید

اسی ذکر واذکار صدر کے ضمن مین آپ نے فرمایا کہ حضرت مخدوم صاحب قدس سرہ العزیز سے
ایک مریدنے دریافت کیا کہ جس قاری قرآن کو معانی ومطالب قرآن پر عبور نہو اُسے سوائے
ثواب قرأت کے اور بہی کچہہ فائدہ پہونچتا ہے آپنے بتفصیل بیان کیا کہ اول تو قاری قرآن
دینا مستحق ثواب۔ دوسرے دنیا دارون مین بہی نتیجتاً بجز کے اُسکے انوار وبرکات سے قلب مصفا
ومنور رہتا ہے۔ علاوہ برین گو پڑہنے والا معانی ومطالب نہ سمجہتا ہو مگر یہ ممکن نہین کہ کلام پاک کا
اثر دل پر نہ پڑے۔ اسکی مثال اسطرح سمجہلو کہ بیمار کو کوئی نسخہ دیا جائے گو وہ یہ نہین جانتا
کہ یہ نسخہ کن کن اجزائے گرم وسرد خشک وتر سے ترکیب دیا گیا ہے اور اُسکے کیا کیا
فوائد ومنافع ہین مگر یہ نسخہ اپنا اثر دکہا ہی دیتا ہے۔ اسیطرح قرآن مجید کا لفظی پڑہنے والا
بہی اُسکی تاثیر سے ضرور متاثر ہوتا ہے۔ خالی نہین رہتا۔

بیان کی اور وہ اُسکی تہ کو نہ پہونچیگا تو ظاہر ہے کہ اس سے طرح طرح کی خرابیان پڑینگی اعتراضات ہونگے اصل مطلب و معاوفت ہوگا چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شریعت و طریقت کے بڑے بڑے اسرار کی تعلیم کی اور فرمایا کہ یہ باتین ہر اک کے روبرو بیان کرنیکی لایق نہین ہین اگر فی الواقع مین آپکے اسرار تعلیمی دوسرون کے روبرو بیان کرتا تو اسمین بڑے بڑے نقصان پیدا ہوتے لہذا شیخ کو چاہیے کہ وہ تکلموا الناس علے قدر عقولہم کی بھی پوری پابندی رکھے۔

مراتب و معاملات اولیاء اللہ

اَوْلِیَائِی تَحْتَ قَبَائِی لَا یَعْرِفُہُمْ غَیْرِی کی اشارہ تفسیر مین فرمایا کہ اولیاء اللہ کے مراتب و معاملات کو وہ ہی خوب جان پہچان سکتا ہے کہ جو خود بھی ویسا ہی مرتبہ رکھتا ہو۔ علمائے ظاہری کا یہ کام نہین ہے کہ وہ مقبولان خاص و برگزیدگان حق کے اسرار و غوامض کو پہونچ جائین چنانچہ حضرت احمد معشوق مرید حضرت شیخ صدر الدین عارف ملتانی جنپر استغراقی حالت زیادہ طاری رہتی تھی اتفاقًا ایک رات چلنے کے جاڑے مین دریا کی اندر کھڑے ہو کر جناب باری مین عرض کرنے لگے کہ الٰہی جبتک میری کنیت مجھپر کھلجائیگی مین پانی سے باہر نہ آؤنگا۔ ندا آئی کہ تو وہ ہے کہ قیامت کے دن دوزخیونکو تیری سبب سے نجات ہوگی اسپر شیخ نے پھر عرض کیا کہ مین اسی پر بس نکرونگا آواز آئی کہ درویشان عارف میرے عاشق ہیں تو میرا معشوق تب آپ پانی سے باہر آئے اور احمد معشوق کے نام سے شہرت پانے لگے۔ چونکہ علمائے ظاہر کو اسپر رشک ہوا اور آپ استغراقی حالت کی وجہ سے روزہ نماز کے پابند بھی نہ تھے اسلئے سب آپکے ساتھ حجتین ہونے لگین اور نماز پڑھانے پر مجبور کیا گیا تو آپنے فرمایا کہ اگر نماز پڑھواتے ہو تو سورہ فاتحہ نہ پڑھونگا علماء نے کہا کہ بے سورہ فاتحہ کے نماز نہو گی آپنے فرمایا کہ اگر سورہ فاتحہ پڑھواتے ہو تو ایاک نعبد و ایاک نستعین نکہونگا علماء نے کہا کہ بغیر اسکے سورۃ پوری نہو گی آخر کار جب آپکو نماز پر کھڑا کیا گیا اور ایاک نعبد و ایاک نستعین کا موقع آیا تو آپکے ہر بُن مو سے خون کا فوارہ جاری ہوگیا اسوقت آپ حاضرین کی طرف مخاطب ہو کر فرمانے لگے کہ دیکھو مین عورت حائضہ

خبر وار ہوئے دوڑے اول قلندر کو پکڑا پھر مخدوم صاحب کو جا کر دیکھا تو ہنوز آپ استغراق ہی مین تھے ہوشیار کیا تو فرمانے لگے کیا معاملہ ہے خدام نے روداد بیان کی ارشاد ہوا کہ کچھہ مضائقہ نہین قلندر کو چھوڑ دینا چاہیئے

نشست ذاکر

اسی بیان مراقبہ مین ایک شخص کی طرف سے یہ اور سوال پیش ہوا کہ ہنود فقرار کے ہان ذاکر کے لئے تین سو ساٹھہ نشستین قایم کی گئی ہین مسلمان ذکر کرنیوالے کیلئے کونسی صورت رکھی گئی ہے فرمایا کہ فقرائے ہنود کی تو ہنود ہی جانین مگر مین نے اپنے شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے ایسا سنا ہے کہ ذکر کرنے والا ذکر کرتے ہوقت روبقبلہ ہو۔ دو زانو بیٹھیہ۔ دونون ہاتھون کو دونون زانون پر رسید ہار کھہ۔ اپنے طریقہ اور سلسلہ کے ذکر و شغل مین مصروف رہے اور تصور کرلے کہ میرے دلمین سوائے حق جل وعلا کے اور کچھہ نہین ہے۔

خلوص نیت

نیت کے متعلق ذکر آیا۔ فرمایا کہ مخلوق کی نظر عمل پر رہا کرتی ہے اور خالق کی نگاہ نیت پر لہذا آدمی کو چاہیئے نیت بخیر رکھے۔ درستی نیت کے ساتھہ سارے معاملے درست ہوا کرتے ہین چنانچہ نقل ہے کہ دمشق کی ایک مسجد کا متولی نذر و نیاز کی بدولت بڑے چین اڑایا کرتا تھا دیکھا دیکھہ ایک فقیر عابد کی نیت بگڑی یعنے وہ خیال کرنے لگا کہ عجب نہین ہے اگر اس مسجد مین چلکر طاعت۔ عبادت سے کچھہ تو اسطرح کی تر ہی اڑایا کرین۔ بلکہ بعید نہین کہ رفتہ رفتہ تولیت ہی حاصل ہو جائے۔ غرضکہ وہ فقیر۔ عابد۔ اس مسجد مین آکر معتکف ہوا۔ طاعت و عبادت مین مشغول رہنے لگا۔ مدت گذر گئی مگر کسی نے کوڑی کو بھی نہ پوچھا۔ آخر کار سنبھلا اور ایک روز اپنے ذکر و شغل کے وقت مقررہ پر جناب باری مین ملتمس ہوا کہ الٰہ العالمین مین اپنی بدنیتی سے توبہ کرتا ہون اب تیری طاعت۔ عبادت۔ تیرے ہی واسطے کیا کرونگا۔ چنانچہ بعد ازین جب وہ بخلوص نیت طاعت و عبادت مین مصروف رہا تو تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ حاکم وقت تولیت دینے لگا مگر اسنے قبول نہ کی[1]۔

---

[1] شروع فوائد الفواد مین بھی (اصل نیت) کے موضع پر یہ حکایت درج ہے ۱۲

شناخت فقرائے اصلی و نقلی

ایک موقع پر شیخ محمد امین امرائے دکن سے مستفسر ہوئے کہ یا حضرت جو ظاہر اللہ والو نمین ملنے کے لئے اللہ والون کی سی صورت شکل بناتے ہین اور معاملات مین بہی درست نہین ہوتے آنکی طرف سے کیونکر اطمینان کیا جائے اور ایسے لوگون کی جانب سے کیسے خیال ہونے چاہئین آپ آبدیدہ ہوکر فرمانے لگے کہ ایسے فقرار کی حالت پر تو اللہ تعالےٰ رحم فرمائے مگر ان کھرے کھوٹے کی تمیز و امتیاز کا کام ہر ایک کا نہین ہے لہذا چاہئے کہ ایسی جانچ پرتال کے جھگڑونمین نپڑے من تشبہ فھو منہم کے آل کار پر نظر رکھے۔

اسی لئے سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ درویش صورت گو درویش سیرت نہو مگر تاہم اُسکی تعظیم و تکریم چاہئے۔

صفت مراقبہ

ایک روز آپنے اپنے مرید میر یار علی کے سوال پر مراقبہ کے لغوی و اصطلاحی معانی بیان کرنیکے بعد فرمایا۔ مراقبہ وہ مراقبہ ہے کہ طالب طلب مقصود مین اسقدر محو و مستغرق ہو کہ دنیا و مافیہا کی اُسے بالکل خبر نرہے کہ اسپر پہلے مثالاً حضرت شیخ شبلی رحمتہ اللہ علیہ کے اُس مراقبہ کی صورت جسے آپنے بلی کے خیال شکار موش کے وقت اُسکے بحس و حرکت ہونے سے اخذ کی تہی بیان کرکے پہر فرمانے لگے کہ ہمارے حضرت مخدوم صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کے مراقبہ کی بہی یہ ہی صورت ہوا کرتی تہی کہ دنیا و مافیہا سے بالکل بیخبر ہو جایا کرتے تہے۔

چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مخدوم صاحب ظہر کی نماز کے بعد داخل حجرہ ہو کر مراقبہ مین بیٹہے مین اپنے حجرہ مین طلباء طریقت و حقیقت کو تعلیم دیتا رہا۔ شیخ زین الدین ہمشیرہ زادہ مرید حضرت بہی کسی کام کو چلے گئے۔ چونکہ مخالفین کو موقع کا انتظار تہا اسلئے ایسے وقت کو غنیمت جان تراب نامی قلندر نے حجرہ مین گہس آپکو چہری سے گہائل کیا اور جب یہ سمجہ لیا کہ کام تمام ہو گیا تب باہر نکلا۔

آپ مقام صمدیت مین تہے آپکو اسکی کچہ خبر بہی نہوئی جرم سے خون باہر نکلنے پر جسوقت خدام

سلہ انہین معانی مین شیخ سعدی علیہ الرحمتہ نے لکھا ہے ۵ ہر کرا جامہ پارسا بینی ؛؛ پارسا دان و نیک مرد انگار ؛؛ منہ مولفہ ۱۲

حضرت مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد کہ فقیر کو چاہئے کہ نہ شکم سیر ہو کر کہائے نہ دیر تک سوئے۔

بعض کبار کے نزدیک ایک دن بیچ کہانا کہانا یعنے صوم داودی رکہنا اختیار کیا گیا۔ بہرحال طریقت کے منازل و مراحل طے کرنیوالوں کو مرکب نفس کے لئے صرف تقویت چاہیئے لہذا سد رمق کہا پی لے اور بس۔

تعریف سماع مع جواز سماع

فرمایا کہ سماع ایک آواز موزون ہے نہ یہ علے الاطلاق حلال ہے نہ حرام۔ اسکی چار قسمین کی گئی ہیں۔ اول حلال دوسرے حرام تیسرے مکروہ چوتہے مباح۔ پس اگر سننے والوں کا میل خاطر زیادہ تر حقیقت کی طرف ہے تو مباح۔ اگر مجاز کی جانب ہے تو حرام۔ متوسط ہو تو مکروہ۔ اسیطرح سامعین کا میلان اگر بکلہ حق جوئی کیطرف ہو تو حلال۔

حلال کے لئے چند شرطین بہی رکہی گئی ہین۔ پہلے یہ کہ ایسے محافل و مجالس مین گانے بجانے والا مرد ہو نہ عورت۔ دوسرے یہ کہ مزامیر کا لگاؤ نہو تیسرے یہ کہ جو کچہہ پڑہا جائے وہ فحش سے بالکل خالی ہو چنانچہ اسی بحث کے تعلقات مین آپنے احادیث کا حوالہ بہی دیکر فرمایا کہ حضرت شیخ الشیوخ العالم فرید الحق والدین سے کسی نے حرمت و اباحت سماع کے بارہ مین کچہہ عرض کیا آپنے فرمایا کہ سبحان اللہ یکے سوخت و خاکستر شد دیگری ہنوز در اختلاف است[1]۔

مستلزمات سماع

فرمایا کہ خاص سماع اور موقع سماع کے لئے یہ باتین ضرور ہونی چاہیئین پہلے فراغ خاطر۔ دوسرے مکان دلکشا تیسرے اہل مجلس کا ہمجنس و ہم مشرب ہونا چوتہے عطریات کی موجودگی پانچوین حاضرین و سامعین کا مودب و سرنگون رہنا تاکہ باہم مکالمہ و دیدہ بازی نکرین۔ چشم

---

[1] آپکو بہی سماع سے کمال رغبت تہی جب دہلی مین آپنے اسکی ابتدا کی تو مریدین و معتقدین ان مجلسون مین شریک ہوکر تواجدانہ سنہ لیسجود ہو جایا کرتے تہے کریہ حالت بعضون کے ناگوار خاطر تہی اسلیئے اسکو بادشاہ کے کانون تک اس طرح پہونچایا گیا کہ سید بندہ نواز کی مجلسون مین شور و غل بہت ہی ہوا کرتا ہے خلاف شرع سجدے کئے جاتے ہین ایسا نہو کہ یہ خامی امور کبہی کوئی فساد پیدا کرین۔ بنا بران فیروز شاہ نے حکم دیا کہ آئندہ سے سماع خلوت مین ہوا کرے۔ چنانچہ اس وقت سے حضرت اپنے صاحبزادون۔ یارون سمیت حجرہ مین سماع فرمانے لگے یہی رواج اجتک بہی جاری ہے ۱۲

فضائل ضیافت

ضیافت کے فضائل مین چند احادیث کا حوالہ دیکر نقلاً فرمایا کہ اسی عمل کے طفیل حضرت جبرئیل مہتر ابراہیم خلیل اللہ کے لئے خلعت خاص لائے اور اسی طریقہ کے متعلق بی بی فاطمہ سلام رحمۃ اللہ علیہما معاصر حضرت شیخ الشیوخ فریدالملت والدین کا قول ہے کہ پارہ نان وکوزہ آب خلوص نیت سے دینا دینی و دنیوی نعمتون کا حاصل کرنا ہے۔

انہین روایات مین سے ایک اور روایت ہے کہ شیخ ابو اسحٰق شہریار گازرونی کو جو ایک غریب آدمی کے بیٹے نوربافی کا کام کیا کرتے تھے جب شیخ عبداللہ خفیف نے اپنا مرید کیا تو اُنھون نے پوچھا کہ اب مجھکو کیا کرنا چاہیئے شیخ عبداللہ نے فرمایا کہ تم اپنی کمائی میں سے نصف کھانا دوسرون کو دیدیا کرو۔ چنانچہ اُنھون نے یہی طریقہ اختیار کیا۔

ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ تین فقیر چلے آئے شیخ ابو اسحٰق نے ما حضر پیش کیا جب فقرا کھانا کھا چکے تو کہنے لگے کہ اس شخص نے ہماری بغیر استدعا کے ہمکو کھانا کھلایا اسکے لئے دعا خیر کرنی چاہیئے۔ ایک انمین سے بولا مین نے اسکو دنیا دی کہ ابو اسحٰق کو کی بادشاہت ملی۔ دوسرے نے کہا کہ مین نے دین بخشا کہ ابو اسحٰق شیخ وقت صاحب خانوادہ ہوئے تیسرے نے دعا کی کہ اسکو دین و دنیا دونون نصیب ہون جیسا کہ ظاہر ہے ابو اسحٰق بادشاہ بھی ہوئے اور اخیر مین جماعت درویشون کے سرگروہ بھی بنے۔

کم کھانیکے منافع

کمال انسانی کے لئے قلت طعام وقلت الکلام وقلت المنام وقلت الصحبت مع الانام کی ضرورت بیان کرکے فرمایا کہ حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جس فقیر نے رات کو بھوکے رہنے کی عادت اختیار کی وہ شب اسکو شب معراج ہے اور جس فقیر نے صباح اُٹھکر پاخانہ کا مُنہ تکا اُسکو گویا دوزخ کے دروازہ سے مونٹھ پھیر ہوئی۔

ایک اور بزرگ کا مقولہ ہے کہ اگر شکم سیر ہو کر قیام شب مین مصروف ہو تو اُس سے کم کھا کر رات بھر کا سونا بہتر ہے۔

ف۔ نیم نانے گر خورد مرد خدا :: بذل درویشان کند نیمے دگر :: اسکا مصداق ہے ۱۲ من مولفہ ۱۲

پس جسوقت صبح ہوئی اور اُس بزرگ نے سنتین۔ درود وظائف ختم کرنیکے بعد مسجد مین پہونچکے نماز کی نیت باندہی تو ایک شخص اسکے قریب امام کے داہنے ہاتہہ آیا اور نماز پڑہنے لگا۔

بزرگ نے سلام پہیرتے ہی جو اس شخص کی طرف نظر ڈالی تو کیا دیکھتا ہے کہ یہ تو اپنے ہی محلہ کے نیلگر کا ایک شاگرد ہے نہ دوست خدا۔

اسپر بزرگ نے خواب کو غلط تصور کرکے دوسری شب پہر استخارہ کیا۔ اس رات بہی وہ ہی صورت پیش آئی تیسری مرتبہ پہر اور عمل کیا۔ مگر جب وہ ہی معاملہ ظہور مین تو ناچار بزرگ اپنی تسکین خاطر کے لئے شہدا و صلحاء کی زیارت ہی کیواسطے چل کہڑا ہوا۔

اسی اثنا رمین ایک آندہی نے آکر اُن بزرگ کو ایسا اُڑایا کہ حضرت ایک سُنسان جنگل مین جا پڑے چونکہ ظہر کی نماز کا وقت ہو چکا تہا اسلئے اُنہون نے نیت کی کہ اگر جماعت ملجاسکے تو اُسکے ساتہہ نماز پڑہنی چاہیئے کہ یکایک اس نیت کے ساتہہ ہی ایک طرف سے موذن کی آواز سنائی دی۔ دوڑے کیا دیکہتے ہین کہ اُس جنگل کے بیچون بیچ ایک چہوٹی سی مسجد بنی ہوئی ہر پانی بہی موجود ہے۔ موذن اذان دے رہا ہے۔ یہ بہت خوش ہوئے کہ جماعت ملگئی اور آبادی کا بہی پتہ لگ گیا۔ وضو کرنے لگے اور بانگ صلوٰۃ سے سمجہے کہ ابہی اور بہی لوگ آنے والے ہین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ تقریباً دو سو مرد جنمین اکثر درویش صورت فقیرانہ وضع بعض دستار بند تہے آکر جمع ہوئے۔

اب ان لوگون کے آنے پر بزرگ سمجہے کہ میری دعائین قبول ہوئین۔ خدا کے دوست یہ ہی لوگ ہین۔ العرض جب صف بندی ہو کر تکبیر کا موقع آیا تو بزرگ کیا دیکہتے ہین کہ یکایک تمام جماعت پر ایک ہیبت سی طاری ہو گئی صفین ٹوٹ گئین۔ سب کے سب مسجد کے دروازہ کیطرف متوجہ ہو گئے۔

اسی اثنا رمین دفعتہً وہ ہی شاگرد نیلگر مُصلّے لئے ہوئے آیا اور امامت پر کہڑا ہو گیا جب جماعت ختم ہو چکی اور نمازی نماز سے فرصت پا چکے تو بزرگ نے اُس شاگرد نیلگر کا دامن پکڑا اُسنے اشارہ کیا کہ دس رکعتین سنتون کی پڑہو جب یہ پڑہ چکے تو پہر اُس شاگرد نیلگر نے کہا کہ یہ تمام نمازی۔ ابدال۔ اوتاد۔ سے ہین۔ انکے قدم لو۔ دست بوس ہو کہ دروازہ مسجد پر حاضر ہو کر

وگوش وہوش سے سب کے سب حق کی طرف متوجہ رہین جو کیفیت و لذت پیدا ہو اُس سے حظ اُٹھائین ضبط کرین اگر ضبط ہو سکے اور بے اختیار انہ تواجد ہو تو یہ اور صورت ہے اسی لئے اسکو مباح رکھا گیا ہے جیسے موافقت قوم بھی لازم ہے یعنے اگر اہل وجد استادہ ہون تو اور حاضرین کو بھی چاہیے کہ تعظیماً کھڑے ہو جائین۔

حال

اسکے بعد فرمایا کہ سماع مین اہل سماع پر کیفیات ثلثہ انوار۔ احوال۔ آثار۔ کا عوالم ثلثہ ہی نزول ہوا کرتا ہے اگر عالم ملکوت سے روح پر فیضان ہے تو انوار۔ اور جو عالم جبروت سے قلب پر ہے تو احوال۔ اور جو عالم ناسوت سے اعضا و جوارح پر ہے تو آثار۔ چنانچہ انہین کیفیات کے اثر سے اہل سماع متاثر ہوتے ہین اور اُس سے تواجد وغیرہ کی صورت پیدا ہوتی ہے[۵]۔

چونکہ اب بفضلہ تعالےٰ انوار المجالس کے انتخاب سے ہمکو فرصت مل چکی لہذا حضرت سید بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے ملفوظ جوامع الکلم نامی کا انتخاب شروع کیا جاتا ہے فاقرأوا واستمع

مقربان بارگاہ الٰہی کی عمومیت وضع اور عدم تخصیص صورت

سعید د ابن سید شاہ حسین مشتہر بہ محمد اکبر عرف میان بڑے حضور کے فرزند اکبر۔ جوامع الکلم جامع تحریر فرماتے ہین کہ ایک روز میرے اور مولانا زین الدین کے تخلیہ مین حاضر ہونے پر آپنے اکثر معاملات خاص و حکایات مطول بیان کر کے فرمایا کہ ایک بزرگ کو بزرگان دین سے لو لگی کہ دوست خدا کی تحقیق کیجئے اور اُسکی صحبت مین رہئے۔ چنانچہ اسی جد وجہد مین استخارہ وغیرہ کرنے پر اُس بزرگ نے ایک رات خواب مین دیکھا کہ صبح کی نماز کے وقت امام کے داہنے ہاتھ تیرے قریب۔ جو کوئی آکر نیت باندھے وہی ہمارا دوست ہے۔

[۵] اخبار الاخیار سے منقول ہے کہ اسی (حال) کے متعلق سائل کے سوال کرنے پر حضرت روشن چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اول انوار از عالم علوی نازل میشود بر ارواح بعدہٗ اثر آن ظاہر میشود بر قلب بعدہٗ بر جوارح و جوارح متابع قلب است چون قلب متحرک میشود جوارح نیز در حرکت می آید فوائد الفواد مین لکھا ہے کہ در حالت تلاوت و سماع سعادتیکہ حاصل میشود آن بر سہ قسم است انوار۔ احوال۔ آثار۔ و آن از سہ عالم نازل میشود آن سہ عالم کدام است ملک است و ملکوت است و بینہما جبروت و آن سہ سعادت کہ نازل میشود بہ سہ جانبے فرود می آید بر ارواح و قلوب و جوارح نخست انوار از ملکوت بر ارواح بعد ازان انچہ در دل پیدا میشود آنرا احوال گویند و آن از عالم جبروت است بر قلوب بعد ازان تکاسے و حرکتے و جنبشے کہ ظاہر میشود آنرا آثار گویند و آن از عالم ملک است بر جوارح الحمد للہ رب العالمین ۱۲ من مولفہ ۱۲۔

کہ اسی اثنا میں بام کعبہ سے وہ شخص اتر کر آیا حضرت خواجہ کیا دیکھتے ہیں کہ جناب امیر المومنین حسین علیہ السلام ہیں۔

پس حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اسیوقت آپکے قدموں پر گر پڑے اور کہنے لگے کہ یا ابن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اول تو آپکے لئے آپکی عظمت ذاتی ہی کافی ہے دوسرے آپکے جد اکرم حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت جنابہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذریعہ حضرت علی علیہ السلام کا وسیلہ کیا نجات اخروی کے لئے کچھ کم سرمایہ ہے پھر آپکے بام کعبہ پر اس زارنالے کے ساتھ دعائیں مانگنے کا کیا سبب تھا۔

آپنے آبدیدہ ہوکر فرمایا کہ یہ سب کچھ سچ ہے مگر جس روز آیہ وانذر عشیرتک الاقربین کا نزول ہوا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنابہ فاطمہ علیہا السلام کو بلا کر تنبیہاً فرمایا کہ انقذی نفسک من النار فانی لا املک من اللہ شیئاً یعنے اے فاطمہ پدری محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فردائے قیامت کچھہ کارگر نہو گی عذاب دوزخ کو نظر انداز نکر دیا جائے اسی روز سے یہ خیال دامنگیر تہا کہ جب پدری حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جنابہ فاطمہ رضے اللہ تعالی کے لئے بیکار ہے تو مجھکو پدری علی و مادری فاطمہ کیا فائدہ پہونچا سکتے ہیں اسیلئے آج کی رات یہ زارنالے تہی اور اسیواسطے واغوثاہ وامغیثاہ کا نعرہ بلند تھا۔

جونہیں حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ارشاد سنا فریاد کرنے لگے چیخ اٹھے کہ ایسی حالتمیں کہ جب جنابہ فاطمہ رضے اللہ عنہا کے لئے پدری حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نفع رسان نہین اور جناب امیر المومنین حسین علیہ السلام کو پدری علی و مادری فاطمہ غیر سودمند تو مسکین حسن کس شمار قطار مین۔ رضی اللہ تعالی علیہم اجمعین۔

آرائش و نمائش دنیوی سے حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا تنفر

فرمایا کہ ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کبھی سفر کے لئے تشریف لیجایا کرتے تے

بزرگ نے ایساہی کیا۔جب دست بوس ہو چکے اور قدم لیچکے تو پہر شاگرد نیلگر کے پاس آئے وہ کہنے لگا کہ کیا تم میرا نیلگر پنا دیکھکر مجسے بد اعتقاد ہو گئے تہے انہون نے کہا بیشک ہان شاگرد نیلگر نے یہ قول پڑھا ۔ خاکساران جہان را بحقارت منگر ؛ تو چہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد اور بزرگ کی آنکھین بند کرالطے الارض کر بزرگ کو بزرگ کی چہوڑ اپنے گھر کا راستہ لیا۔ جسوقت انکی آنکھین کھلین شاگرد نیلگر کی غلامی مین رہنے کے لئے اُسکے مکان پر پہونچے کیا دیکھتے ہین کہ شاگرد نیلگر کے دروازہ پر ہجوم ہو رہاہے انہون نے ہجوم کا سبب دریافت کیا لوگون نے کہا کہ شاگرد نیلگر ابہی باہر کہین سے آیا تہا دوگانہ پڑہتے ہوئے سجدہ مین تہا کہ جان بحق ہوا۔

حضرت محمد اکبر حسینیؒ لکہتے ہین کہ جب آپ یہ حکایت بیان فرماچکے تو آپنے آبدیدہ ہو کر یہ دو بیتین پڑھین ۔ آن بہ کہ نظر باشد و گفتار نباشد ؛ تا مدعی اندر پس دیوار نباشد ؛ میخواہم معشوق زمانی وزمینی ؛ من باشم و او باشد و اغیار نباشد ؛

خوف وخشیت حقتعالی

فرمایا کہ حضرت خواجہ حسن بصری رضؓ نے ایک شب حرم کعبہ کی حضوری پر بام کعبہ سے جو ایک آواز آتی ہوئی سُنی تو متحیر ہوئے کہ جب بام کعبہ پر کسیکو آنے جانیکی اجازت نہین تو پہر یہ آواز کیسی آرہی ہے چنانچہ جسوقت حضرت خواجہ کو استعجاب نے زیادہ بیچین کیا یعنے بغیر معاینہ موقع نہ رہ سکے تو آخر کار یہ بہی وہان پہونچگئے کیا دیکھتے ہین کہ بام کعبہ کی چہت سے لپٹا ہوا ایک شخص مضطربانہ پکار رہاہے۔رو رہاہے چیخ رہاہے جناب باری مین عرض کر رہاہے کہ الہ العالمین دوزخ کی آگ سے مجھکو جلایا جائے گا یا نہ جلایا جائیگا۔ انتڑیان نار جہنم سے بہری جائینگی یا نہ بہری جائینگی۔آنکھونکو عذاب دوزخ دکہایا جائیگا یا نہ دکہایا جائیگا۔زقوم کے مزے چکھلائے جائینگے یا نہ چکھائے جائینگے یہ حالت دیکھکر حضرت خواجہ چلے آئے اور کہنے لگے کہ یہ تو کوئی بہت ہی بڑا گنہگار آدمی ہے جو اسطرح بلبلا کر واغوثاہ واغیثاہ کر رہاہے اب خاموش رہنا چاہیئے جب گریہ وزاری سے فرصت پاکر آویگا اُسوقت اِسکو اچھی طرح دیکھینگے۔غرضکہ حضرت خواجہ اُسکے انتظار ہی مین تہے

بہت فکر ہوا کہ اسی اثنا مین اتفاق سے رافع ابن حذیفہ آئے آپنے اُنسے ساری کیفیت بیان کی۔

الغرض رافع ابن حذیفہ سمجھگئے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ان دستوانہ نقرہ کے پہننے سے ناراض ہوئے کہ بالآخر وہ دستوانہ انہین دیوار گیریون کی طرح آپکے روبرو پیش کئے تب آپ بہت خوش ہوئے اور آپنے وہ ہی فرمایا وقد فعلت یعنے فاطمہ علیہا السلام نے ایسا کام کیا کیون نہو آخر وہ میری ہی لڑکی ہے۔

ان روایات بیان کرنیکے بعد حضرت بندہ نواز گیسو دراز رحمتہ اللہ تعالے علیہ نے فرمایا کہ جس پیشوائے امت کا اپنی لڑکی کے ساتھہ یہ دستور العمل ہو اُسکے اُمتیون کیطرف سے تعجب ہے کہ وہ اپنی لڑکیون کو زر و جواہر سے آراستہ و پیراستہ رکھین کیا نہین سنا ہے بیت

گر عشق حق خویش طلب خواہد کرد ٭ بس مدعیان را کہ ادب خواہد کرد ٭

صفات خاصہ اہلبیت رسالت رضی اللہ تعالے عنہم

فرمایا کہ خدا ترسی و خدا پرستی یعنے تقوے و تعبد کی دو صفتین کثرت و کمال کے ساتھہ اہلبیت رسالت رضے اللہ تعالے عنہم سے مخصوص تھین اسیلئے محبان اہلبیت کی پہچان رکھی گئی ہے کہ جو کوئی ان صفات حسنہ سے موصوف ہو وہ ہی اہلبیت کا دوست ہے۔

تفاضل صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین

تفاضل صحابہ کے بارہ مین چند موقعون پر فرمایا کہ یہ مختلف فیہ مسئلہ ہے جو کچھہ اسکی اصل و حقیقت عند اللہ ہے وہ تو کسیکو معلوم نہین یون لپنے اپنے دلائل و اقوال سب ہی پیش کیا کرتے ہین میرا یہ اعتقاد ہے کہ صحابہ مین سب سے افضل حضرت ابوبکر پھر حضرت عثمان پھر حضرت علی علیہم السلام۔

قوۃ القلوب مین اسطرح آیا ہے کہ اَصدَقُکُم اَبُوبَکرٍ وَاَعدَلُکُم فِی دِینِ اللہِ عُمَرُ بنُ الخَطَّابِ وَاَحلَمُکُم عُثمَانُ وَاَقرَاُکُم اُبَیٌّ وَاَعلَمُکُم بِالحَلَالِ وَالحَرَامِ مُعَاذُ بنُ جَبَلٍ وَاَقضَاکُم عَلِیٌّ وَھُوَ کَرَّمَ اللہُ وَجھَہٗ جَامِعُ الخَصَائِلِ مَعَ المَقَامِ المَحمُودِ الرَّاد یعنے سچائی مین سب سے زیادہ ابوبکرؓ عدالت مین سب سے زیادہ عمرؓ بردباری مین سب سے زیادہ عثمانؓ قرأت مین سب سے زیادہ اُبیؓ حلال و حرام کے پہچاننے مین

تو آخر مین اور جب سفر سے واپس تشریف لایا کرتے تھے تو سب سے پہلے حضرت فاطمہ علیہا السلام سے ملا کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ آپکے سفر سے آنیکی خوشی مین حضرت فاطمہ علیہا السلام نے روانجادیوارگیریون وغیرہ سے مکان کو زیب وزینت دے رکھی تھی آپنے اُسی معمول کے موافق جنابہ فاطمہ علیہا السلام سے ملنے کے لئے گئے کیا دیکھتے ہین کہ مکان دیوارگیریون وغیرہ سامان آرائش دنیوی سے آراستہ ہو رہا ہے۔ یہ عالم دیکھکر آپ اُسیوقت اُلٹے قدمون چلے آئے اور مسجد مین تشریف لے گئے۔

جب جنابہ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بغیر ملے ہوئے واپس چلے آئے تو جنابہ سیدہ فکرمند بیٹھی ہوئی تھین کہ مجھسے کونسی غلطی ہوئی جسکی وجہ سے آئے ہوئے اُلٹے پیر دن پھر گئے کہ اسی اثنا مین رافع ابن حذیفہ آگئے اور اُنکے دریافت حال کرنے پر آپنے ساری صورت بیان کی رافع ابن حذیفہ بولے کہ آپنے ان دیوارگیریون کو بھی دیکھا تھا جنابہ سیدہ نے فرمایا ہان دیکھا تھا۔ اسکے بعد پھر اُنھون نے پوچھا کہ یہ دیوارگیریان پہلے بھی آپنے کبھی لگائی تھین آپنے فرمایا نہین اسپر رافع ابن حذیفہ نے کہا کہ آپ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہین آپکو اس زیب وزینت سے کیا سروکار۔ بظاہر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہی عمل ناگوار گزرا جو آپ سے بغیر ملے ہوئے تشریف لیگئے۔

یہ سنکر جنابہ سیدہ نے فرمایا کہ اس سامان کو لیجاؤ اور میری طرف سے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو پیش کرکے عرض کرو کہ اسے بکوا کر فی سبیل اللہ دیدیا جائے رافع حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے دیکھا کہ آپ طیش کی حالت مین ہین اور فرمارہے ہین مالی وللدنیا مالی وللدنیا مگر رافع نے جرأت کی اور جو سامان لایا تھا وہ پیش کرکے پیام مذکور عرض آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا قد فعلت یعنی فاطمہ علیہا السلام نے ایسا کام کیا کیون نہو آخر وہ میری ہی لڑکی ہے۔

اسی طرح ایک اور دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والصلوٰۃ جو سفر سے تشریف لائے تو جنابہ فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا دستوانہ نقرہ پہنے ہوئے تھین کہ آپ دیکھتے ہی اسیطرح بغیر ملے ہوئے مسجد کیطرف چلے آئے جنابہ فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا کو

دیتے ہی اورون نے بھی آپ ہی کی متابعت کی۔ دوسرے روز پھر روزہ رکھا گیا اور وہی صورت پیش آئی تیسرے روزہ کی افطاری کے موقع پر بھی جب ایسا ہی ہوا تو چوتھے دن علے الصباح یہ بزرگوار حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے بیتابی کے آثار نمایان ہونیکے سبب جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت حال کیا تو جناب علی علیہ السلام کی تمام روئداد بیان کرنے پر آپنے فرمایا کہ مبارک ہو جبرئیل امین علیہ السلام اسیوقت یہ حکم لائے ہین ویطعمون الطعام علے حبہ مسکینا ویتیما واسیرا جب یہ معاملہ بیان ہوچکا تو حضرت بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ تعالے علیہ نے فرمایا کہ جن بندگان خدا سے اعمال حسنہ صادر ہوتے ہین اُسکے لئے جزا ضرور رکھی گئی ہے مگر حضرت پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والصلوٰۃ کہان کہ جنکی بدولت خبر ملی۔ آگاہی حاصل ہو۔

ناردوزخ سے ناریون کے عذاب و عدم عذاب کی بحث

فرمایا بعض حضرات صوفیہ جو عذاب دوزخ کو عذوبۃ الماء سے مشتق سمجھکے شیرینی وخوشگواری کے معانی لیتے ہین اور کہتے ہین کہ دوزخیون کو دوزخ مین آرام ہی آرام ہے۔ نہ تکلیف کیونکہ وہ مورد قہر آلہی ہوکر ناریت کا استحقاق پیدا کرچکے اور ناردوزخ بھی شان قہاری کا ہی مظہر ہے لہذا ناری کو نار مین سمندر کیطرح راحت ہوتی نہ تکلیف سواس قسم کی تاویلین عقل ونقل کے خلاف صحف سماویہ کے مخالف۔ انبیاء واولیاء علیہم السلام کے اقوال کی متناقض ہین۔ دوسرے دوزخی جسوقت قہر آلہی کے سبب ناری ہوا اور ایسے ناری کو نار ہی کی سپرد کیا تو ظاہر ہے آگ کی اور بھی شدت ہوئی جب آگ کی شدت ہوئی تو لامحالہ اُسنے اور بھی زیادہ عذاب پہونچایا نہ آرام تیسرے دوزخی کا جسم سمندر کیطرح بسیط نہین جو اپنے جزو واحد مین رہکر آرام ہوے یہان اُسکے خلاف عناصر اربعہ متضادہ باہمی کے اعتدال ترکیب پر ایسے جسم مرکب اعتدال پسند کے لئے دوزخ کی افراط حرارت مین عذاب ہی عذاب ہوا نہ راحت وآرام

انتظام عالم مین حق وباطل کے نتائج

جناب جزاے ملک وبدنظمی روزگار کے بارہ مین فرمایا کہ اب چونکہ زمانہ سے حق کا رواج اُٹھگیا باطل ہی باطل رہگیا ہے اسیلئے خرابیان ہی خرابیان پیدا ہوکر خلل انداز امور اہل عالم ہوتے ہین

سب سے زیادہ معاذ بن جبل قضارت وعکومت حق مین سب سے زیادہ علی اور یہ ظاہر ہے کہ قاضی و حاکم وہ ہی شخص ہوگا جو عدل سچائی حلم خواندگی دانائی وغیرہ صفات سے موصوف ہو بنا بر علیہ جو حاکم و قاضی ٹہیرا اسی کو مقام محبوب مراد حاصل ہوا

ولایت ونبوت کا فرق اور انکی عمومیت وخصوصیت

ولایت ونبوت کے عام وخاص ہونے اور آنکے طریقہ مابہ الامتیاز کے بارہ مین آپ نے ایک موقع پر فرمایا کہ جسطرح انبیاء علیہم السلام سے کوئی نبی ایسا نہین کہ پہلے ولی نہو لیا ہو اسیطرح نبوت کے لئے صحیح الاصل وشریف النسب ہونے کی بھی خصوصیت ہے۔ رہی ولایت۔ اسکے واسطے کچھہ شرافت ونجابت کی قید نہین پس اس سے معلوم ہوگیا کہ نبوت کا مرتبہ خاص ہے اور ولایت جزو نبوت ہے۔ وہ عام۔

جزائے اعمال حسنہ

فرمایا کہ ایک مرتبہ جناب امیر المومنین حسن علیہ السلام کے موقع علالت پر حضرت رسول الله صلے الله علیہ وسلم نے عبادت کے لئے تشریف لاکر حضرت علی علیہ السلام وجنابہ فاطمہ رضی الله تعالے عنہا سے فرمایا کہ صحتیابی حسن کے لئے روزہ ہائے سہ روزہ کی نیت کرنی چاہیئے کہ باتباع امر جنابہ فاطمہ وحضرت علی وحضرت حسین ونیز جناب حسن علیہم الصلواۃ والسلام کیطرف سے مع کنیزک کے نیت کرلی گئی چنانچہ جب آپ صحتیاب ہوئے تو ایفائے نیت کے لئے پہلے ہی روز جو روزہ رکہا گیا تو افطاری وغیرہ کے لئے کچہہ بہی نہ تہا مجبوراً ضرورت کی نظر سے جناب امیر المومنین علی علیہ السلام نے فقط نیم صاع جَو قرض لئے۔ پانچ روٹیان تیار کرا ایک ایک تقسیم کرلی۔ چونکہ سائل کے سوال کو رد نکرنا اور خود فقر وفاقہ سے رہنا ان بزرگوارون کا معمولی عمل تہا اسی لئے جواب اس موقع افطاری پر لقمہ لیتے ہوئے ایک سائل نے آکر سوال کیا کہ اسوقت جو کوئی مسکین کو روٹی کا ٹکڑا دے وہ مستحق رحمت الٰہی ہو تو اسیوقت حضرت امیر المومنین علی رضے الله عنہ نے اپنی روٹی سائل کو دیدی آپکے

۱؎ ترتیب ترکیب تفاضل ذمقام صحابہ کرام کے بارہ میں شعوار کی طبع آزمائی ہی دیکھنی چاہیئے ۔ صدیق عمر عثمان حیدر رض افضل اعلے اکمل اطہر ۔ ۲؎ چراغ ومسجد ومحراب ومنبر ۔ ابوبکر وعمر عثمان وحیدر ۔

جیسے خمر و خنزیر کے خورونوش کے موقع پر اگر طبیعت ہی نفرت کرجائے کرجائے گریہ دشوار کہ بخوف الٰہی اُس سے محترز ہون پس ایسے مسلمانون کی حالت پر ہزار ہزار افسوس ہے نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس ؎ نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ -

مذمت غفلت

انسانی عادتون کی تین شکلین حازم جازم غافل - قایم کرکے فرمایا کہ دقوع واقعہ سے پہلے ہی جو ہوشیار رہا وہ حازم - اور جو کوئی عین سنوح سانحہ پر سنبھلا وہ جازم - اور جو حدوث حادثہ سے پہلے نہ عین اُسکے حدوث پر اپنے بچاؤ کی تدبیر کرسکا وہ غافل ہے پس آیہ افمن شرح اللہ صدرہٗ کے توضیح معانی مین نور یقذف فی القلب بیان کرکے ایسے صاحب قلب کی جو یہ نشانیان کین کہ التجافی عن دار الغرور سرائے غرور سے دور رہنا والانابۃ الی دار الخلود بازگشتن طرف سرائے جاودانہ والاستعداد للموت قبل نزولہ تیار رہنا مرگ کیلیے اُس سے پہلے تو اس سے ثابت ہوگیا کہ جسطرح ایسے شخص مین لامحالہ عادات ثلثہ حازم - جازم - غافل - سے عادت حازم ہی ہوگی - اسیطرح تمام بندگان خدا کو چاہیئے کہ وہ بھی صفت حازم سے ہی موصوف ہونیکی کوشش کرین نہ غافل رہنے کی کیونکہ شعار غفلت سے من شرح اللہ صدرہٗ للاسلام کی صفات کی تکمیل نہین ہوتی جب اسکی تکمیل نہوئی تو ظاہر ہے نقصان ہی نقصان ہین -

ارتکاب معاصی کے لذائذ سے پرہیز

ارتکاب معاصی کے لذائذ سے پرہیز رکہنے کے بارہ مین فرمایا کہ دنیا کے دم بہر کے مزہ کیلیے گرفتار معصیت ابدی ہونا انسانی عقل سے ؎ عاقل نہ دہد سر الٰہی بہ ملاہی ؎ پس انسان کو چاہیئے کہ معاصی سے قطعی اجتناب رکہے کہ اسکے اجتناب ہی مین دین و دنیا کے مزے ہین - دیکھو ایک بزرگ خواجہ فلان مشکی کا ذکر ہے کہ اُنکے بدن سے مشک کی خوشبو بہت آیا کرتی تہی پوچہنے والون نے پوچہا کہ خواجہ تمہارے پاس اسقدر مشک کہان سے آیا جو تم روز مرہ مل لیا کرتے ہو - بولے بھائیو میرے پاس مشک کہان گر دراصل حقیقت حال یہ ہے کہ مین ایک دن رستہ چل رہا تہا پیاس کی وجہ سے ایک مکان کی دہلیز مین کہڑے رہکر جو مین نے پانی پینے کے لئے مانگا تو اندر سے ایک لونڈی نے آکے مجہے پانی کا کوزہ دیا مین تو پانی کے پینے مین رہا لونڈی نے جاکر جہٹ پٹ

اگر حق کی ترویج رہے تو سارے معاملے درست رہیں کسیطرح کی کوئی خرابی نہونے پائے چنانچہ
دیکھو کہ ایک مرتبہ میر انبار مداخل ومخارج شرعی کے خزانچی جو سال بھر کے محصول مقررہ کے علاوہ
اور بھی کسیقدر ہدایا کی زد آمد لیکر حضرت حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی خدمت مین حاضر ہوئے
تو آپنے فوراً ہی اس بدعملی کی وجہ سے میر آنبار کے علیحدہ کرنیکا حکم دیدیا جب میر انبار کو اپنے
برئیت کے لئے کوئی اور موقع نظر نہ آیا تو آخر کار انکو یہ سوجھی کہ کوئی ایسی بات عرض کرنی چاہیے
جس سے حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام خوش ہون اور میرا قصور معاف ہو جائے کہ اس
خیال کے آتے ہی میر انبار نے عرض کیا سیدی جہان کا قیام دو پایہ پر مبنی ہے ایک پایہ حق
دوسرا پایہ باطل حضور یہ چاہتے ہین کہ عالم مین ایک پایہ حق ہی حق رہے یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ میر انبار
کی اس حکیمانہ دفع دخل پر اگرچہ آپنے غایت بشاشت سے قصور معاف کردیا مگر ساتھ ہی آئندہ کے
لئے سخت تنبیہ کردی کہ پھر ایسا نکرنا پس سچ ہے جہان طرفدار حق پر اسیطرح دارومدار رہا وہان
طرح کے انتظام بھی قایم رہے اور جہان یہ نہین وہان ابتری ہی ابتری ہے[۱]

ترک دنیا

دنیا و مافیہا کے ترک کرنیکے متعلق فرمایا کہ جب یہ ٹھہر چکا کہ لاخیر فی شیء من الدنیا الا فی الفرد عنہا
تو اُسکے چھوڑ دینے ہی مین مزے ہین نہ اُس سے تعلق رکھنے مین

دنیاداروں کے ظاہری و زبانی خوف خدا پر تاسف

دنیا و اہل دنیا کے تذکرہ مین فرمایا کہ اگر سوال کیجیے دنیا بہتر ہے یا آخرت تو کہنے کو یہی کہینگے
آخرت مگر حال یہ ہے کہ اگر کسیکے چار پیسے جاتے رہیں اُسوقت اُسے دیکھیے کہ کسقدر ملال ہوتا ہے
غایت اندوہ سے یہانتک بھی نوبت پہونچ جاتی ہے کہ آنکھیں گر جاتی ہین چہرہ ستھ جاتا ہے
لیکن نماز جاتے رہنے پر اگر ایسا ہی مرد دیندار مسلمان ہے تو فقط ایک دو مرتبہ استغفر اللہ کہکر
چپ رہجا دیگا اور کسی بات کی اُسے پروا نہوگی۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو کچھ خوف خدا تھا فقط
زبانی ہی زبانی سرسری طور پر تھا نہ تہ دل سے۔ یہ ہی حالت اور منہیات شرعی مین ہے

[۱] اللھم احفظنا من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا وارزقنا توفیق اتباع الحق واجتناب الباطل آمین بحق المصطفیٰ وآلہ الکرام
واصحابہ المجتبیٰ صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین ۱۲ من مولفہ ۱۲

معاملہ کیجیے تمام دکاندار خوش نیت ہی خوش نیت ہین۔

تھوڑا زمانہ گذرنے پر جو وہی شخص پھر آیا اور اُس نے دریافت حال کیا تو جواب پایا کہ فلان و فلان کے علاوہ اور سب سے معاملہ کرنا چاہیے۔

جب اسپر تھوڑا زمانہ اور گذرا تو کہنے والون نے کہا کہ کسی سے معاملہ نکرو مگر فلان و فلان کیساتھ یہ تعزیہ سنکر مستفسر کانپ اُٹھا اور کہنے لگا کہ اگر یہی حال رہا تو وہ زمانہ بھی قریب ہی آجاویگا کہ کہنے والے کہینگے کہ اب معاملہ کا کوئی بھی سچا نہین۔

اس موقع پر ہمارے حضرت سید بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے ایک آہ سرد کھینچی اور فرمایا کہ اب وہ زمانہ ہمارا زمانہ ہے جسمین سچائی کا نام ہے نہ پیروی حق کا نشان پہر سلوک سلوک کہان

محامد صوفیہ کرام

محامد صوفیہ کرام کے تذکرہ مین فرمایا کہ ایک روز حضرت امام شافعی و حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہما ایک موقع راہ گذر پر بیٹھے ہوئے تھے کہ شیبان راعی کا بھی آدھر سے گذر ہوا امام شافعی نے فرمایا کہ اس صوفی عامی سے ایک مسئلہ شرعی پوچھتا ہون امام احمد حنبل نے کہا کہ یہ بیڈھب لوگ ہین انسے پوچھہ گچھہ کرنی اچھی نہین مگر امام شافعی نے نہ مانا اور سوال کر ہی بیٹھے کہ اے صوفی اگر ایک وقت کی نماز کسیکی فوت ہوجائے اور آسکو یہ یاد نہو کہ کونسے وقت کی تھی تو اُسکو کیا کرنا چاہیے۔

شیبان راعی نے جواب دیا کہ ایسے غافل کو چاہیے کہ وہ پانچون وقت کی نماز بالترتیب پھر ادا کرے امام شافعی یہ جواب سنکر بیتاب ہو گئے اور فرمانے لگے کہ جب جماعت صوفیہ سے شیبان راعی عامی جیسے کا یہ حال ہے تو اُنکے علماء و خواجگان کا تو ذکر ہی کیا۔

خموشی

فرمایا بعض فقراء کا طریقہ ہے کہ وہ بات چیت کرنیکو بالکل پسند نہین کرتے خاموشی کے ہی عاشق ہوتے ہین چنانچہ دریافت کرنیوالون نے ایک فقیر سے جو اسکا سبب دریافت کیا تو وہ کیا جواب دیتا ہے کہ اگر گویم یعنے مخلوق کا تذکرہ کیجیے تو وہ اس لائق نہین اور اگر گویم یعنے خالق کا ذکر کیجیے تو بیان سے سوا اسلیے خموشی ہی بہتر ہے۔

دہلیز کے دروازہ کا قفل لگا دیا اور اسکے بعد بی بی خانہ ہی آگئی اور مجھسے ہمبستری و ہم آغوشی
کی بات چیت کرنے لگی جب میری طرف سے انکار رہا تو طرح طرح کی دھمکیاں دی گئیں۔
ڈرایا گیا قتل کر دینے تک کے ارادے ظاہر کیے گئے۔ اسپر مجبوراً مین نے بخوف الٰہی معصیت سے
بچنے کے لئے سوچ سمجھکر دریافت کیا کہ قدمچہ کہاں ہے بتا دینے پر وہاں پہونچتے ہی تمام
قدمچہ کی تمام و کمال نجاست و غلاظت کو سر سے قدم تک مل لیا اور باہر آ کھڑا ہوا جب گھر والون نے
یہ صورت دیکھی تو گھن کھا کر مجھکو نکال دیا مین خوش ہوتا ہوا پانی کے کنارے پہونچا اور
نہانے دھونے لگا پس جتنا مین نہاتا دھوتا تھا اتنی ہی مشک کی خوشبو پیدا ہوتی تھی
اور اسوقت سے اسوقت تک بدستور میری یہی حالت ہے یعنے مشک ہی مشک کی خوشبو
میرے جسم سے ہر وقت آتی رہتی ہے۔

سلوک سالکان ماضی و حال کی صورت

فرمایا کہ زمانہ گذشتہ مین سلوک ہی سلوک تھا کیونکہ ادنےٰ سے ادنےٰ تک کو سالکان
راہ حق کی ہی پیروی تھی جیسے دیکھو خواجہ سری سقطیؒ۔ خواجہ ابوالحسن نوریؒ وغیرہ کہ یہ
لوگ سقط فروش وغیرہ ہی تھے مگر پیروی حق مین انکا جو کچھہ حال تھا وہ دیدنی و شنیدنی ہے
چنانچہ حضرت خواجہ سری سقطی رح سے منقول ہے کہ انہون نے ایک مرتبہ ساٹھہ درہم مین
لوزینہ خرید کر نیت کی کہ انکو پینسٹھہ درہم سے زیادہ مین فروخت نکرونگا۔ تھوڑے ہی عرصہ کے
بعد ایک مرد ورتمند آیا اور آپسے اُس کے خرید و فروخت کی بات چیت ہوئی اُنے اسی نیت کے
موافق پینسٹھہ درہم مانگے۔ خریدار نے کہا کہ حضرت آجکل تو نسترکا بھاؤ ہے اگر آپ اپنی
نیت کے موافق پینسٹھہ درہم لینا چاہتے ہین تو مین آجکل کے نرخ موجودہ نستر سے کم مین سودا
نہین کرسکتا الغرض نہ حضرت خواجہؒ نے پینسٹھہ درہم سے زیادہ لینے قبول کئے نہ خریدار نے
نستر درہم سے کم مین خریداری منظور کی۔

یہ نقل بیان کرکے حضور نے فرمایا کہ کیون دیکھا اُس زمانہ کے لوگو نکا یہ حال تھا۔

اسیطرح قوۃ القلوب مین آیا ہے کہ ایک زمانہ مین ایک خریدار نے بازار مین پہونچکر دریافت کیا
کہ یہان کے دکاندارون مین کس سے معاملہ کرنا چاہئے سبنے بالاتفاق کہا کہ جس سے جی چاہے

پہیر لینے پر یا وہاب یا وہاب ستر دفعہ دو ہرالیا جائے چوتھے یہ بہی معمول ہو کہ ہر مہینہ کی تیرہوین چودہوین پندرہوین تاریخون مین روزہ دار رہے۔

طریقہ افطار صوم

شیخ عمر نامی ایک بزرگ آپ سے مستفسر ہوئے کہ یا حضرت نمک سے روزہ کہولنے والے جو روزہ کہولتے ہین اسکی کوئی سند بہی ہے آپنے تفصیل فرمایا کہ بہئے فقہ مین یہ مستحب ہی کہ آتش نادیدہ سے افطاری چاہئے جیسے خرما وغیرہ اور ہمارے خواجہ اور حضرت شیخ نظام الدین و حضرت شیخ فرید الدین گنجشکر رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا یہ دستور رہا کہ روٹی کا ٹکڑا کہالیا اور پانی پی لیا یہ ہی ہمارا طریقہ ہے۔ رہی نمک سے افطاری سو یہ تو کچہہ یون ہی سی بات معلوم ہوتی ہے ہماری نظر سے اسکی کوئی سند نہین گذری۔

تحقیق اصل خرقۂ مشائخ

یہ وہ ہی موقع تو ہے جسکی نسبت ہم انوار المجالس کے انتخاب مین وعدہ کر چکے ہین تہے کہ جوامع الکلم کے انتخابی مواقع پر پہونچکے مفصل بیان کرینگے چنانچہ سنیئے کہ اک روز نماز ظہر کے بعد مولانا عمر شیخ سعید کے بیٹے نے دریافت کیا کہ خرقۂ مشائخ کی بابت جو یہ روایت ہے کہ جبرئیل امین نے لاکر حضرت پیغامبر علیہ السلام کو دیا اور آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو تو کیا یہ صحیح ہے۔

آپنے فرمایا کہ کتب احادیث صحیحہ مین تو میری نظر سے یہ روایت نہین گذری مگر کتب اہل سلوک مین لکہا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر شب معراج کو جو بہشت کے ایک حجرۂ زرین مقفل پر پڑی تو آپنے حضرت جبرئیل ؑ سے اسکے معائنہ کرانیکے لئے کہا جبرئیل امین فرمان کے منتظر ہوئے حکم ہوا کہولو۔ معائنہ کراؤ۔ حضرت جبرئیل ؑ نے حجرہ کہولکر ملاحظہ کرانا چاہا تو آپ کیا دیکہتے ہین

---

[۱] انہین ایام کو ایام بیض کہتے ہین ۱۲ من مولفہ ۱۲

[۲] یہ تو مرد کی صورت بیعت کا نقشہ تہا اب تصویر بیعت عورت ملاحظہ ہو ورنہ جب کوئی عورت آپکی مرید ہوتی اور وہ عورت پردہ دار ہی ہے تو یا تو ذریعہ وکیل محرم ورنہ درمیان مین ایک چادر حائل کرا۔ پیالہ مین پانی منگا ادہر تو آپ اپنی شہادت کی انگلی کا کچہہ حصہ اُس مین تر فرماتے۔ اُدہر اُسکا زن مریدہ سے اسیطرح انگشت شہادت کو تر کرایا جاتا اور بقاعدہ مقررہ بعد بیعت یہ پانی عورت کو پلوا کر رومال یا دامنی اُسکے سرپر رکہوا دیجاتی ۱۲ من مولفہ ۱۲۔

صورت بیعت

صورت بیعت کی نسبت آپکے اس طور سے بیان کیا گیا ہے کہ ایک شخص کے مرید ہونیکی آرزومند ہونے پر آپنے اپنا پنجۂ دست راست اُسکے پنجۂ دست پر رکھکر فرمایا کہو مین نے تمہارے خواجہ اور خواجۂ خواجہ اور تمام مشائخ طبقات رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے ساتھہ عہد کیا کہ شریعت کے[1] قدم بقدم چلنے۔ زبان و نگاہ کی حفاظت رکھنے کے علاوہ سب ہی باتون کی پابندی رکھی جاویگی چنانچہ اُسکے ایجاب و قبول پر آپنے الحمد للہ رب العالمین کہکر مقراض منگا تکبیر پڑھ تہوڑے سے بال اُسکے داہنی بائین دونون بناگوش کے موقع سے الگ کئے اور پہر تکبیر ادا کر چہار ترکی طاقیہ اُسکے سرپر رکھہ فرمایا کہ جاؤ دوگانہ پڑہو جب وہ دوگانہ پڑھکر حاضر ہوا تو فرمایا کہ بھئے اب سنو جسطرح کوئی شخص لشکری بننا چاہے تو تیغ و تبر۔ تیر و کمان۔ وغیرہ سے اُسکو نہوگا۔ یا اگر کوئی متعلم بنے تو اُسے دوات۔ قلم۔ کاغذ۔ بغیر اُسے چارہ نہین۔ اسیطرح اگر مرد۔ صوفی بننا چاہے تو اُسکو سب سے پہلے یہ باتین اختیار کرنی چاہئین۔ اوّل یہ کہ نماز جمعہ بغیر عذر شرعی ترک نہو۔ دوسرے یہ کہ پانچون وقت کی نمازین جماعت کے ساتھہ پڑہی جائین تیسرے یہ کہ تمام کی ہر نماز کے بعد اوّابین کی چہ رکعتین اس صورت سے پڑہنی چاہئین جسکی ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ کے بعد تین دفعہ سورۂ اخلاص ہو پہر ایک دوگانہ نگاہداشت کے ایمان کیلئے اور اس شکل سے پڑہا جائے کہ جسکی ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ کے بعد سات دفعہ سورۂ اخلاص ایک دفعہ قل اعوذ برب الفلق ایک دفعہ قل اعوذ برب الناس ہو اسکے بعد سجدہ ہو کر یاحی یاقیوم ثبتنی علی الایمان تین مرتبہ کہے۔ اسیطرح رات کی ہر نماز کے بعد جب ایک دوگانہ اسطور سے پڑہ لیا جاوے کہ جسکی رکعات مین سورۂ فاتحہ کے بعد دس بار سورۂ اخلاص ہو تو پہر سلام

---

[1] اتباع شریعت کے متعلق آپنے سلطان احمد شاہ بہمنی سے فرمایا تہا کہ مین نے تیرے حق مین جو کچہ کیا ہے اُسے تو خوب جانتا ہے پس میرے لوگون مین سے جو شریعت غرا کی پابندی کرے تو اُنکی رعایت کرلو اور جو کوئی خلاف شرع عمل کرے اُنکا تو بہی مخالف بنجا خواہ میرے فرزندون مین سے ہی کیون نہو۔ اسیطرح ایک روز حضور ذوق و شوق کی حالت مین تہے جناب باری عز اسمہ سے خطاب ہوا افعل کما شئت یعنے جو کچہ کرنا چاہتا ہے کر شریعت تیری مانع نہین ہے آپنے جواب دیا کہ دیتا تو وہی ہے جو کچہ ہوگا لیکن مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیروی نچہوڑونگا اُسی پر ثابت قدم رہونگا۔ جو کچہ فرما دیا گیا ہے وہ بہی بجا لاؤنگا۔ جن امور کے لئے مخالفت کردی گئی ہے اُن سے گریز کرتا رہونگا ؎ محمد ابوالفتح گیسودراز ۞ بہ تیغ نبی گشتہ او سرفراز ۞ انیس نبی ہم جلیس علی ۞ لب سر نہان از دو شد جلی ۞ من مولفہ ۱۲

شرور نفس سے بچاؤ

فرمایا کہ نفس موذی کی طرف سے بڑے بڑے مکمل اولیاء و بزرگان دین نے ہر وقت
احتیاط رکھی ہے جیسے دیکھو حضرت عمر رضے اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز جو آپ
باہر سے گھر مین آنے لگے تو مکان مین لڑکی بالیون کے سوائے اور کوئی بھی نہ تھا باوجودیکہ ہوا
سخت تند چل رہی تھی مگر آپ اندر نہین گئے دروازہ پر ہی بیٹھ گئے پوچھنے والون نے جو پوچھا
کہ یا حضرت آپ اندر تشریف کیون نہین لیجاتے تو آپ کیا فرماتے ہین کہ بھائیو گھر مین لڑکی
تنہا ہے اُسکی والدہ اسوقت نہین ہین اسلئے مین اندر نہین جا سکتا۔ پس اسیطرح عام مسلمانونکو
چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کیجانب سے بخوف نرہین ہر وقت ہر لمحہ اسکے داؤ گھات سے بچتے رہین۔

سبب توبہ خواجہ عبداللہ

خواجہ عبداللہ بن مبارک رحمتہ اللہ علیہ سے اُنکے خرید کردہ غلام نے کہا کہ اگر تم مجھسے خدمت
نہ لیا کرو تو مین تمکو روزانہ ایک دینار دیدیا کرون خواجہ نے بمقتضاے طبع بشریت ایک دینار
روزانہ کے عوض مین اُس سے خدمت لینی ترک کردی جب اسپر کسیقدر عرصہ گذر گیا تو لوگ باگون نے
ادہر خواجہ کو تو علیحدہ مطعون کیا اُدہر غلام کو بھی اپنے مفہوم مین چوری پیشہ قایم کردیا کہ یہ عالم دیکھکر
حضرت خواجہ کو تلاش ہوئی کہ فے الواقع روزانہ غلام غائب رہکر دینار کہان سے لے آتا ہے
چنانچہ اسی تلاش مین ایک شب کیا دیکھتے ہین کہ غلام نے چپکے سے اُٹھکر مکان کے دروازہ کا
رخ کیا باآنکہ دروازہ مقفل تھا مگر قفل بھی آپ ہی کُھلگیا اور دروازہ بھی کہ دروازہ کُھلجانے پر
غلام نے باہر کا راستہ لیا خواجہ بھی اُٹھے اور جھٹ پٹ باہر آئے جب خواجہ باہر آگئے تو
دروازہ مکان کا بدستور اپنے آپ ہی بند بھی ہوگیا۔ یہ تماشہ دیکھکر خواجہ کہنے لگے کہ یہ غلام
چور ہی نہین ہے جادوگر بھی ہے۔ الغرض خواجہ اور غلام چلا چل ایک گورستان کے موقع پر
پہونچے غلام تو ایک حجرہ نما گور مین اُتر پڑا خواجہ اپنے موقع سے الگ کھڑے رہکر خیال کرنیلگے
کہ شاید اس مقام سے غلام چوری کا مال نکالنے آیا ہے جب غلام اُس حجرہ سے باہر نہ نکلا اور
خواجہ کو انتظار مین عرصہ گذر گیا تو آخر الامر خواجہ غلام کے سر پر ہی جا کھڑے ہوئے کیا دیکھتے ہین کہ
وہ گور حجرہ نما تو نورانی قندیل سے منور ہو رہی ہے اور غلام عبادت مین مصروف ہے۔ نماز

کہ اُسکے اندر ایک سونے کا صندوق سونے ہی کے قفل سے مقفل رکھا ہوا ہے آپنے حضرت جبرئیلؑ سے اُسکے کھولنے کے لئے فرمایا جبرئیل امینؑ فرمان کے منتظر ہی تھے کہ حکم ہوا اس صندوق کو بھی کھولو جب وہ صندوق کھولا گیا تو اُس صندوق مین سے ایک اور صندوق نکلا آپنے اُسکے بھی کھولنے کے لئے فرمایا اوسیطرح حکم ہوا جسوقت یہ صندوق کھلا تو اُسکے اندر سے بھی ایک اور چھوٹا سا صندوق نکلا کہ اسکو بھی بعد فرمان آنیکے کھولا گیا اُسکے کھولنے پر اسمین سے بھی ایک اور خورد تر صندوق نکلا اسکو کھولا گیا تو اُسمین سے خرقہ مشائخ نکلا۔

اُسوقت آپنے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے کہا کہ کیا یہ خرقہ میرے ہی لئے رکھا ہوا تھا فرمان آیا کہ ہان۔ ہزارہا پیغمبر گذر گئے کسیکو یہ خرقہ نہین دیا گیا آج تجھکو دیا جاتا ہے کہ تیرے ہی لئے رکھا گیا تھا اب اسکو پہن آپنے اُسیوقت پہن لیا اور عرض کیا کہ الٰہ العالمین اس خرقہ سے مین ہی مخصوص ہو چکا ہون یا میری امت بھی اسکا استحقاق رکھتی ہے کہ پہلے اسکے متعلق ایک بات تلقین ہو کر پھر حکم ہوا کہ نہین تیری امت سے بھی جو کوئی یہ بات بیان کرے اُسے دینا چاہئے آپنے مراجعت فرمانے پر چارون یارون کو جمع کرکے کہا کہ ہمکو یہ خرقہ ملا ہے اور حکم ہوا ہے کہ تیری امت مین سے جو کوئی ہماری القا کی ہوئی بات کو بیان کرے وہ بھی اس خرقہ کا مستحق ہے پس اب تم مین سے جو کوئی وہ بات بیان کرے وہی یہ خرقہ لے چنانچہ سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ اُٹھے از حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنسے دریافت کیا کہ اگر ہم تمکو یہ خرقہ دین تو تم کونسا فعل اختیار کرو وہ بولے کہ صدق آپنے کہا اجلس مکانک یعنے اپنی جگہ پر بیٹھو اسکے بعد حضرت عمر فاروق رضؓ اُٹھے اُنسے بھی یہی پوچھا گیا کہ اگر تمکو یہ خرقہ دیا جائے تو تم کیا چیز اختیار کرو اُنھون نے عرض کیا کہ عدل اُنکو بھی اُنکی جگہ پر بٹھایا گیا اسکے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بھی یہی سوال ہوا اور اُنھون نے جواب دیا کہ حیا مگر اُنکو بھی اُنکی جگہ پر ہی بٹھایا گیا آخر مین حضرت علی دانندہ اسرار خفی وجلی علیہ التحیۃ والصلوٰۃ کا وار آیا اور آپ سے بھی یہ ہی پوچھا گیا کہ اگر تمکو یہ خرقہ دیا جائے تو تم کونسا عمل کرو آپنے عرض کیا کہ یا حضرت عیب پوشی بندگان خدا۔ اسپر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انت لہ وھو لک یعنے یہ خرقہ تم پہنو کہ تم اسکے لئے ہو اور یہ تمھارے لئے۔

عشاق سیر الی اللہ

معنے آیہ و سخرنا لسلیمان الریح غدوہا شہر و رواحہا شہر کے موقع پر فرمایا کہ جسطرح تخت حضرت سلیمان علی نبینا و علیہ السلام تسخیر ہوا کی بدولت مہینوں کی مسافت گھڑیوں میں طے کرلیا کرتا تھا اسیطرح عاشقان خدا و مقربان بارگاہ صمدیت کی کیفیت ہے کہ وہ بھی غلبہ عشق کی وجہ سے ہوائے شوق مین پرواز کرکے آناً فاناً فرش زمین سے عرش معلے تک پہونچ جاتے ہین چنانچہ دیکھو شب معراج مین جناب سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم کی عروجی و نزولی حالت یا ہمارے شیخ الاسلام حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ کا معاملہ جو خاص آپنے حضرت امیرخسرو سے ایک روز فرمایا کہ اے خسرو آج جوچند مرتبہ ہماری آنکھین جھپکین توہم ہر مرتبہ عرش برین کی سیرکرآئے

مردونکو چوٹی نما بالون کے پیچھے ڈالے رکھنے کی ممانعت

کسی زمانہ مین دہلی والون نے چوٹی کی طرح بالون کو گوندھکر پیچھے ڈالے رکھنے کی رسم جاری کردی تھی پوچھنے والون نے جو پوچھا کہ یا حضرت یہ کیا بات ہے تو آپنے فرمایا کہ جب سے دہلی پر ترکون نے قبضہ کیا یہ اُنکی رسم اورون مین بھی جاری ہوگئی۔ اہل سلام کا یہ طریقہ نہین ہے اسی لئے حدیث شریف مین آیا ہے من استرسل شعرہ فی قفاہ حشرلہ یوم القیمۃ مع المخنثین اب رہی یہ بات کہ حدیث مذکورہ بالا کہانتک صحیح ہے سو اسکی بابت شیخ الاسلام حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ فرماچکے ہین کہ جاری و شائع کرو مین اسکی صحت کا ضامن ہون کیونکہ یہ حدیث حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ کسی بندۂ خاص کو پہونچ چکی ہے۔

معانئے دو جملہ متجانس الالفاظ و متغایر المعنے

ایک روز برادر زادہ حضور سید احمد و سیدی ابوالمعانی وغیرہ بہت سے بزرگ موجود تھے کہ آپنے فرمایا ترکیب غاد الغادان غارذوا لغیران کے کیا معانی ہین۔ سنتے ہی سب کے سب متعجب ہوگئے کسیکو یارائے جواب نہوا۔ مگر حضرت سید احمد بولے کہ حضور اسکا ترجمہ فرمایہ ہوتا ہے دغارت کردند شکم دفرج جماعت مردان را کہ خداوند گنج باشند یعنی گنج نشینان را

پڑھ رہا ہے یادِ بودِ الٰہی مین اسقدر مستغرق ہے کہ اُسکو اپنی مطلق خبر نہین - یہ رنگ دیکھکر حضرت
خواجہ اس اُمید پر اُلٹے چلے آئے کہ غالباً رات بھر تو یہ غلام اسیطرح عبادت الٰہی مین محو و
مستغرق رہیگا صبح ہی اسکے قدم لے جا دینگے چنانچہ صبح ہوتے ہی حضرت خواجہ موقع پر آئے
کیا دیکھتے ہین کہ غلام جناب باری مین عرض کر رہا ہے کہ اے العالمین جب تونے مجھپر ایک آقا کو
مسلط کیا اور اُسکے دینے کیلئے وعدہ کی موافق روزمرہ ایک دینار چاہئے تو اب بھی حسب معمول
ایک دینا عطا فرما کہ اتنے ہی مین عالم ہوا سے ایک دینار نازل ہوکر اُسکے ہاتھ مین آپڑا یہ
جو ہین حضرت خواجہ نے یہ معاملہ دیکھا دوڑے اور غلام کے قدمون پر گر پڑے غلام نے آقا کو
پہچان کر کہا کہ اگر آپ ذرا پرے ہو جائین تو مین سجدۂ شکر بجا لاؤن -
اِدھر تو خواجہ پرے ہٹے اُدھر غلام سربسجدہ ہوکر جان بحق ہوا - اس تمام واقعہ کو دیکھکر
خواجہ عبد الله بن مبارک نے اپنی طمع سے توبہ کی اور پھر حقتعالی کیطرف رجوع لائے - [۱]

مضبوطی اعتقاد

فرمایا کہ بغیر اعتقاد کے کوئی کام نہین چلسکتا - اعتقاد بھی وہ اعتقاد ہو کہ پھر اُسمین جنبش آسکے
جیسے دیکھو کہ ایک عقلمند نے حضرت شیخ شبلی رحمۃ الله علیہ سے استرشاد کی درخواست کی تو آپ نے
اُس سے فرمایا کہ تم طلب ہدایت تو چاہتے ہو مگر ہم جو کچھ کہینگے وہ تمسے نہین ہوگا -
اُسنے عرض کیا کہ حضور جو فرما دینگے مین وہ ہی کرونگا سرمو فرق نہوگا چنانچہ آپنے حجرہ کی طرف
اشارہ کرکے فرمایا کہ چالیس روز اسمین رہکر لا اله الا الله شبلی رسول الله کا پکار پکار کر ورد کرو
اُس مرد دانشمند نے کمال خوش عقیدتی کے ساتھہ ایسا ہی کیا -
جب چلہ گذر گیا تو حضرت شیخ نے فرمایا کہ بس ہمنے امتحان لیلیا تمہاری عقیدتمندی مین کلام نہین
اب لا اله الا الله محمد رسول الله کہو اور جو کچھ چاہتے ہو بیان کرو مرد موصوف الصدر کی تو درخواست
استرشاد ہی کی تھی آپنے اُسکی درخواست کو منظور فرمایا اور تعلیم و تلقین سے کما حقہ سرفراز کیا
پس طالب کو چاہئے کہ وہ اعتقاد مین اسیطرح پکّا رہے -

[۱] یہ ہی حکایت تھوڑے سے تغیر کے ساتھہ تذکرۃ الاولیا مین بھی موجود ہے اور حکایات الصالحین کے پندرہوین باب مین ایک تقی کے نام سے بھی اسی طرح کی ایک حکایت شامل اسکے بھی قطع نظر قال عبد الواحد بن زید ین الشتریت غلاماً والی حکایت سلم الادب ملی بھی دیکھو [illegible] ۱۲

اچھا بیان کروہ بولا کہ بادشاہ کے روبرو لیچلو وہان بیان کرونگا غرض وزیر نے دوسرے روز غلام کو لیجاکر پیش کیا بادشاہ نے جو اُس سے اپنے مذاق کی موافق کل یوم ھو فی شان کے معنے دریافت کئے تو غلام نے کہا کہ اے بادشاہ اُس قادر مطلق کی رنگارنگ شیون کو کیا دریافت کرتا ہے اگر اُسکے دریافت کے لئے تیری طبیعت ایسی ہی بیقرار ہے تو سنلے جو دم بھر مین ذلت سے عزت کیطرف عزت سے ذلت کی طرف ۔ مرض سے صحت کیطرف صحت سے مرض کیطرف ۔ فقیری سے دولتمندی کیطرف ۔ دولتمندی سے فقیری کیطرف ۔ پھیر دے اُسی حالت کو تو کل یوم ھو فی شان کہتے ہین ۔

اس جواب کو سنکر بادشاہ پھڑک اُٹھا اور وزیر کیطرف دیکھکر کہا یہ خلعت وزارت اسکو پہنا کہ یہ اُسکے قابل ہے ۔ جب غلام نے خلعت وزارت پہن لیا تو کیا کہتا ہے کہ ای بادشاہ ہذا ایضا من شیون اللہ ۔

فقرا کے غیظ و غضب کا اثر

فرمایا کہ فقرا کے غیظ و غضب کی کچھ نہ پوچھو شیخ اوحدی کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کا ہی ذکر ہے کہ ایکروز جو اک شوخ و شنگ ترک کی جوان امرد نے امارو کی طرف آپکے لگا ؤ کا حال سنکر مجلس سماع مین حاضر ہوکے آپکے کام تمام کرنے کا ارادہ کیا تو ادھر تو آپ نے طیش مین آکر یہ رباعی پڑہی سہل است مرا بزیر خنجر بودن ؛ وز بہر رضائے دوست بے سر بودن ؛ تو آمدہ کہ محسد کرا بکشی ؛ غازی چو توئی رواست کافر بودن ؛

انسان کامل کی قوت کی دیو کی قوت پر ترجیح

فرمایا کہ اولیاء اللہ کی قوتون کے آگے دیوون کی قوت کچھ قوت نہین ۔ چنانچہ آیا ہے کہ بارھا حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے بڑے بڑے دیوون کی قوتون کو پست کیا حضرت حمزہ سے بھی روایت ہے کہ جب آپنے ایک روز حضرت سلیمان پیغمبر علیہ السلام کے قید کردہ دیو کو آزاد کیا تو اُلٹا وہ کمبخت آپ سے ہی زور آزما ہوا کہ آپنے فوراً اُسے پچھاڑ کر مار ڈالا ۔ اسیطرح دہلی کے کسی بالائی حصار جو دیو رہا کرتا تھا جسکی تکلیف دہی سے ایک بزرگ نے اُسے ہلاک کرنا چاہا تو مجبور اُسنے وہان سے کوچ کرکے پیچھا چھوڑا یا ۔

این دو غار شکم و فرج غارت کردند) اور معانی یہ کہ پہلا غار فعل ماضی ہے غارت سے غاران سے مراد انہیں ہر دو غار بطن و فرج سے ہی تیسرا غار کیا ہے جماعت مردم غیران غار کی جمع ہے اس چھوٹے پہاڑ کو کہتے ہین جو دو پہاڑ کے درمیان واقع ہو۔

اسی سلسلۂ ذکر مین مزید اطمینان کے لئے آپ سے حاضر کرنیوالون نے عرض کیا کہ حضور ایک روز یہ بہی تو ارشاد ہوا تھا ثلثۃ شہد التخصیص والتعمیم یعنے یہ سہ لفظی جملہ کرمہم کریم کرنیم جو صورت مین متحد ہے معانی مین مختلف اور جسکی صرفی و نحوی وغیرہ کی توضیح کل ہے کرمہم اول مین کاف زائد رمیم بہ میم منصوب فعل ماضی مجہول طلب کردن سے ماخوذ کریم دوم آخر المرفوع مع التنوین صیغہ مفعول کرامت سے مشتق کرنیم سوم کا کاف جارہ آخر مجرور مع التنوین آہوی سپید کی مانند ہے۔

آپ نے سنکر فرمایا ہان بیٹے بیشک ہمنے یہی بیان کیا تھا۔

معنے حدیث تقرب بالنوافل

تقرب بالنوافل مین فرمایا کہ جو حدیث قدسی آئی ہے ماازال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا ولئن سالنی لاعطینہ وان استعاذنی لاعیذنہ اسی کے شرح معانی مین یہ رباعی واقع ہوئی ہے ؎

چشمے دارم ہمہ پراز صورت دوست	این دیدہ مرا خوش است چون دوست درو ست
از دیدہ و دوست فرق کردن نہ نکوست	یا اوست بجائے دیدہ یا دیدہ ہموست

معنی کل یوم ہو فی شان

فرمایا اک بادشاہ نے اپنے وزیر سے کہا کل یوم ہو فی شان کی ایسے شگفتہ معنی بیان کر جس سے طبیعت ازبس محظوظ ہو وزیر نے پہلے کچھہ سوچا پھر دست بستہ عرض کیا کہ جہان پناہ جس سے طبیعت ازبس محظوظ ہو ایسے دلچسپ معنے بیان کرنے کیلئے یکروزہ مہلت عطا فرمائی جائے چنانچہ مہلت منظور ہونے پر وزیر کو معنے بیان کرنیوالے شخص کی تلاش ہی تہی کہ ایک حبشی غلام ملا اور اسنے وزیر سے کہا کہ حضور جسکے معنے بادشاہ پوچھتا ہے وہ مین بیان کرسکتا ہون وزیر نے کہا کہ اور کیا چاہتے

اسی موقع پر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی عظمت حظیرہ کے بارہ مین فرمایا کہ انوار و تجلیات الٰہی و عظمت و ہیبت خداوندی کے علاوہ ارواح مقدسہ کی یہان پر اس کثرت سے آمد و شد رہتی ہے کہ کبھی کوئی وقت خالی نہین رہتا۔ چنانچہ سالہاسال شب بیدار رہکر یہ معاملہ ہم خود بھی دیکھہ چکے ہین پس اگر بدترین زمانہ مین یہان پر کسیکو بھی توفیق قیام حاصل ہو تو بیشک وہ مالامال ہونے سے خالی نرہیگا۔

تحقیق گنبد مقبرہ حضرت شیخ صلاح الدین قدس سرہٗ

انہین ذکر و اذکار صدر کے ضمن مین فرمایا کہ ابتداءً حضرت شیخ صلاح الدین قدس سرہٗ کے مزار پر گنبد وغیرہ نہین ذکر [1] نہ تہا خواجہ سرا یعقوب نامی مریدنے زر کثیر خرچ کرکے اُسکی یہ صورت و شکل قایم کی ہے۔

مسلمان کیلئے حیات بہتر ہی یا ممات

جواب بہتری فرمایا کہ مسلمان کے لئے بہتری حیات و ممات مین اگرچہ علماء کا اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ ہے بعضے کہتے ہین ممات۔ لیکن ہمارے نزدیک ایام حیات ظاہری جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین حیات بہتر تہی اور اُنکے بعد ممات

اثر بخشی دوا

فرمایا کہ دوا مین تاثیر تو ہے مگر بالذات موثر نہین اگر شافی مطلق کو شفائے علیل منظور ہو تو البتہ اپنی دوا تاثیر دکہادیتی ہے ورنہ نہین۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علے نبینا و علیہ السلام کے سوال پر بہی یہی جواب ملا کہ بغیر ہمارے حکم کے دوا کیا کر سکتی ہے۔ اسپر بہی جب آپ رہ سکے اور عرض کیا کہ فما حال الاطباء طبیبون کا کیا حال ہے تو یون حکم ہوا کہ یاکلون ارزاقہم ویطیبون قلوب عبادی یعنے اپنا رزق کہاتے ہین اور میرے بندونکا دل خوش کرتے ہین

درازی عمر کے فوائد

فرمایا کہ عمر کی درازی مین اگرچہ مصائب کا سامنا ہے مگر یہی ساتہہ ہی ہے کہ جسقدر عمر بڑہتی ہے اُسیقدر تجربہ مین ترقی ہوتی ہے اور معرفت الٰہی مین افزائش اسیواسطے حضرت

[1] اس تحقیق نے آثار الصنادید کے قول عدم تحقیق کو تحقیق کے ساتہہ پہنچا دیا ۱۲ من مولفہ ۱۲

کشف اولیاء اللہ

اولیاء اللہ کے کشف و مکاشفہ کے متعلق فرمایا کہ شہر غزنین مین ایک بے علم قاضی زادہ کے ازثنا عہدۂ قضا پانے پر سنجر شاہ کے اذن امتحان سے جب اُس قاضی زادہ نے کوہ غزنین پر چڑھ سر بسجدہ ہو۔ جناب باری مین گریہ وزاری کی کہ الٰہ العالمین اب اس بے پڑھے لکھے جاہل ناکارہ بندہ کا تو ہی یار و مددگار ہے تو حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فیضان لعاب دہن مبارک سے قاضی زادہ کا ایسا بہرہ کھلا اور وہ اثنا رطب اللسان بنا کہ مجلس امتحان کے دن اسکے فاضلانہ وعظ و بیان کے آگے تمامی حُفّاظ حیران تھے کہ یہ کیا معاملہ ہے۔

یکایک اسی اثنا مین حکیم شیخ ثنائی قدس اللہ سرہ العزیز تشریف لے آئے آپ چونکہ کشف باطن سے اس سرِ عظیم کی تہ کو پہونچ چکے تھے اسلئے آپنے صاف فرمادیا کہ

ع اے کردہ نبی در دہنت آب دہن ۞ او ختم رسل آمدہ تو ختم سخن ۞

حضرت روشن چراغ دہلی رح کا مطایبہ

فرمایا کہ ایک روز ہمارے حضور ایک تازہ ولایت مسافر سے فقراء کے ملنے جلنے کا حال فرمارہے تھے کہ اُس مسافر نے کہا ہاں حضور مین سیر و سیاحت مین اکثر فقراء سے ملا۔ فتا ردار لی کسی سے جامہ لیا۔ کسی سے پیراہن۔ مگر افسوس کہ یہ سب سرمایہ چوری جاتا رہا۔ اب آپ اپنا پیراہن عطا فرمائین تو نعم البدل ہو چنانچہ آپنے اُسیوقت پیراہن تو اپنا دیدیا مگر مزاحاً فرمایا کہ (آنچہ بر تو دزدان کروند تو ہم برما ازان کم نکردی) اس فقرہ کے سنتے ہی خدام سب ہنسی کے مارے لوٹ پوٹ ہوگئے۔

مزارات دہلی

فرمایا کہ قدیم زمانہ مین دہلی کے اندر بہت سی زیارتگاہین تھین مگر سلطان تغلق کے مفسدہ کے بعد سے یا تو حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ یا حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہم اللہ تعالٰے علیہم اجمعین کی زیارتگاہ باقی رہگئی ہے یا اسیطرح پس پشت نماز گاہ معدودے چند اور مزارات ہین باقی زیارتگاہین تمام و کمال مفقود ہوگئین۔

عظمت خلیفہ شیخ الاسلام حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالٰے علیہ

حد بار دواب کے متعلق فرمایا کہ فقیر کا کوئی قول آجتک اس بارہ مین نظر سے نہین گذرا البتہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت بایزید علیہ الرحمۃ تقریباً دو او نٹون کا بوجھہ ایک پرلئے جارہے تھے تو لوگ بڑے متعرض ضرور ہوئے۔

جبکا آپ نے اسیوقت اس صورت سے جواب بھی دیدیا کہ اے لوگو اس شتر بار بردہ کی طرف بھی تو نظر ڈالو۔ نظر ڈالنے والون نے جو ہین اونٹ کی طرف نظر ڈالی تو کیا دیکھتے ہین کہ اونٹ کا تو تمام وکمال بوجھہ اونٹ سے الگ ہے ہوا مین چل رہا ہے۔

قعدہ نماز مین سبابہ کا اشارہ

فرمایا کہ قعدہ نماز مین انگشت سبابہ کا اشارہ توحید حق تعالیٰ کی طرف اشارہ ہے چنانچہ شافعی عقدتین کے ساتھہ انگلی کو حرکت دیتے رہتے ہین اور ہم لوگون مین کشادہ دستی کے ساتھہ معمول ہے مین بھی اسیطور سے پابند ہون اور خواجگان طریقت کا بھی یہی طریقہ تھا۔

نیک خلقی و بد خلقی

فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ آپنے اپنے غلام کو کئی مرتبہ آواز دی مگر جب اُسنے کچھہ جواب ندیا تو حاضرین مین سے ایک شخص کے بولنے پر آپ کیا فرماتے ہین کہ سوء الخلق الغلام یدل علی حسن الخلق السید یعنے بد خلقی غلام کی سردار کی نیک خلقی پر دلالت کرتی ہے۔

عظمت قرآنی

شیخ علی نامی کشمیری کی نسبت فرمایا با آنکہ وہ لکھے پڑھے نہ تھے مگر جب اُنکے آگے عربی فارسی کے شعر ہندی دوہرے۔ قرآن شریف کی آیتین ملا جلا کر رکھدیا کرتے تھے تو وہ فارسی وغیرہ شعرون کو چھوڑ کر قرآن مجید کی آیتون کیفے الفور بتادیا کرتے تے۔

ایک روز جو اُنسے دریافت کیا گیا کہ شیخصاحب آپ پڑھے نہ لکھے ہر دوہرے وغیرہ الگ کرکے آیات قرآنی کیونکر بتادیا کرتے ہین تو اُنھون نے جواب دیا کہ آیات قرآنی کے موقع پر زمین سے آسمان تک نور ہی نور نظر آنے لگتا ہے اسلئے مین تمیز کرلیا کرتا ہون کہ یہ انسان کا کلام نہین ہے کلام خداوندی ہے اور جہان یہ بات نہین ہوتی تو وہان جان لیا جاتا ہے

امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ وددت ان لوامت طفلا حیث عرفت اللہ
درازی عمر کے متعلق جوامع الکلم مین جسقدر آیا تھا اُسکا ترجمہ یہی تھا جو پیش کیا گیا۔ ان سیر محمدی[1]
مین جو حضور کی ہی حالات کا ایک نسخہ مولانا محمد علی سامانی نے مرتب کیا ہے اسی درازی عمر کی
بابت حضور کا ایک مکالمہ اس طرح پر درج ہے کہ جب ۸۰۸ھ مین ۴ رجب المرجب کو آپکے سالگرہ[2] کا
موقع آیا تو مولانا محمد علی سامانی سے آپنے فرمایا کہ کہنے والے یہ کہکر بہت ہی خوش ہوتے ہین
کہ فلان شخص اتنے برس کا ہوا لیکن سچ تو یہ ہے کہ درازے عمر میرے لئے بلائے عظیم ہے
اگر درازی عمر اچھی ہی ہوتی تو خدائے تعالے اپنے حبیب پاک کو ہی عطا کرتا۔
دوسرے ومن نعمرہ ننکسہ فی الخلق مین یہی کنایہ ہے کہ جس کسیکو مین عمر دراز دیتا ہون
اُسکو لوگون مین ذلیل خوار کرتا ہون نقصان پہنچاتا ہون۔
ہمارے حضرت شیخ نصیر الدین محمود اودھی قدس سرہٗ نے اپنے وصال سے پہلے ہی مجھکو خلافت
عطا فرمادی تھی مگر اسکا علم شاید حضرت کے ہمشیرہ زادہ مولانا زین الدین قدس سرہٗ کو نہ تھا
کہ اُنھون نے حضرت کے بعد وصال میری خلافت سے مخالفت کی اور فرمایا کہ جو کوئی حضرت
شیخ الاسلام رحمتہ اللہ علیہ کا خلیفہ ہوگا وہ شیخ موصوف کی طرح پوری عمر پائیگا۔ اُنہین کی شل
بندگان خدا کو تلقین وارشاد کریگا۔ سلسلہ پیری ومریدی اُس سے جاری رہیگا۔ اسلئے اس موقع
جناب باری مین اپنی درازی عمر کے لئے مین نے ایک دفعہ ضرور درخواست کی تھی پھر کبھی
مستدعی نہین ہوا۔ مین نہین سمجھسکتا کہ اسقدر بڑی عمر مجھکو کسلئے دیگئی۔

حد بار دواب

[1] سیر محمدی ۸۳۱ھ مین جمع کی گئی۔ ۱۲
[2] سالگرہ کے موقع جبتک حضرت کی والدہ ماجدہ بی بی رانی بزرگ قدس سرہا زندہ رہین وہ سالگرہ ضیافت کرتی رہین جسوقت انکا وصال ہوگیا تو بی بی رضا خاتون قدس سرہا ضیافت کرنے لگین جب آپکا بھی وصال ہوگیا تو حضرت کی صاحبزادی بی بی بتول قدس سرہا اس خدمت کو انجام دینے لگین۔
اسی موقع سالگرہ پر دو قسم کی رقم پیش ہوا کرتی تھین۔ ایک رقم مبارکباد۔ دوسری صدقہ پس جو رقم بنام شادمبارکباد ہوا کرتی تھی اُسکو حضرت خود صرف کیا کرتے تھے اور جو رقم صدقہ کی اسم موسوم ہوا کرتی تھی وہ جدا کمانہ بکر فقرا پر تقسیم ہوجایا کرتی تھی۔
اسی ۸۰۸ھ کی سالگرہ کی نسبت آپ نے فرمایا کہ اب ہمارے (۹۷) برس پورے ہوکر (۹۸) برس شروع ہوا اور آجکے دن ہماری عمر بھی حضرت شیخ الاسلام شیخ فریدالدین مسعود قدس سرہٗ کی عمر کی برابر ہوچکی کیونکہ جسوقت حضرت شیخ کا وصال ہوا ہے تو ۹۸ برس کی عمر تھی ۱۲ من مولفہ ۱۲

سب کے سب اُس سے ہی محظوظ ہون۔ بلکہ جو جسکے دل مین گھر کر جاوے وہ ہی اُسکے لئے وجد اور تواجد کا سبب ہو جاتا ہے۔

چنانچہ دیکھو ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہمارے والد[1] سمیت سات صوفیون کے مجمع مین جو شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کی غزل ذیل سے سات ہی شعر پڑھے گئے تو ہراک شعر پر ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ جوش وخروش ہوا۔

جان ندارد ہر کہ جانانیش نیست	تنگ عیش است آنکہ بستانیش نیست
ہر کرا صورت نہ بندد سِرِ عشق	صورتے دارد ولے جانیش نیست
گر دلے داری بجانانش سپار	ضایع آن کشور کہ سلطانیش نیست
کامران آن دل کہ محبوبیش ہست	نیکبخت آن سر کہ سامانیش نیست
عارفان درویش صاحب دردرا	بادشاہ خوانند اگر نانیش نیست
ہر کرا با ماہروئے سرخوش است	دولتے دارد کہ پایانیش نیست
خانہ زندانست تنہائی ملال	ہر کہ چون سعدی گلستانیش[2] نیست

انہین ذکر واذکار صدر کے متعلق یہ بھی فرمایا کہ حضرت خواجہؒ سے سنا گیا کہ ایک بادشاہ نے صوفیون کے شہر بدر کرنیکا حکم دیا مگر صوفیون کی اس استدعا پر کہ ایک روز تو بادشاہ سلامت کی طرف سے مجلس سماع قایم کرا دیجائے پل چل لینے کے لئے کسیقدر مہلت منظور ہو جاوے تو پھر اپنا اپنا رستہ لین جو محل خاص کے قریب ہی مجلس سماع قایم کرائی گئی اور شاہ مع شاہزادہ کے غرفہ مین سے دیکھتے رہے تو ابھی تھوڑا ہی عرصہ نگذرا تھا کہ شاہزادہ غرفہ مین سے گر کر جان بحق ہوا۔

[1] حضرت ہی کا یہ بھی فرمودہ ہے کہ دہلی مین اک روز سماع تھا بعض اہل سماع اپنے پاؤن کے تلوؤن مین دوا لگا کر آگ پر ناچنے لگے۔ رقص کرنے لگے۔ ہمارے والد ماجد کو بھی تواجد واقع ہوا جب ضبط نکر سکے تو آگ مین کود کر لوٹنے لگے لوگ متحیر ہوئے کہ ہم تو دوا کے اثر سے آگ مین کود کر محفوظ رہے مگر یہ تو بیساختہ گر کر آگ مین لوٹ رہے ہین دیکھین کہین جل تو نہین گئے پس آپکی اچھی طرح دیکھہ بھال کی لیکن کہین سے بھی جلا ہوا نپایا ۱۲

[2] اس غزل کے باقی شعر یہ ہین جو کلیات سعدی نولکشوری مطبوعہ ۱۳۰۳ھ ہجری سے نقل کئے گئے ہے چشم نابینا زمین و آسمان ؛ زان نمی بیند کہ نورانیش نیست ؛ ماجرائے عقل پرسیدم ز عشق ؛ گفت معزول است و فرمانیش نیست ؛ دردِ عشق از تندرستی خوشتر است ؛ گرچہ غیر از صبر درمانیش نیست ۱۲ من مولفہ ۱۲

کہ یہ کلام الٰہی نہیں ہے، کلام بشری ہے۔[1]

سر سماع

فرمایا کہ صوفیون کو سماع مین جو حال واقع ہوتا ہے کچھہ وہ باقاعدہ ادائے ضربات موسیقی پر موقوف نہین کیونکہ ظاہر ہے کہ قواعد موسیقی سے اور صوفیون سے کیا علاقہ مگر ہان اُنکا مطلب تو اس پردہ مین یہ ہے کہ اگر اس موقع پر کوئی اُنکے حسب حال کچھہ اُٹھا تو پھر البتہ اُسوقت حالت ذوق شوق کی بھی کچھہ نہ پوچھیے اور اگر سماع مین کوئی مضمون حسب حال پیدا نہوا تو کیسا ہی گانا بجانا کیون نہو خبر تک نہین ہوتی۔

چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہ کے حظیرہ مین دن بھر مجلس سماع گرم رہی مگر کسی پر کوئی حال طاری نہوا۔ آخر کار حسن سمیندی نے جسوقت تربت شیخ کے آگے یہ ہندی جملہ۔ سوہلا مائی سوہلا۔ پڑہنا شروع کیا تو سب کے سب ایسے تواجد مین آئے کہ یادگار رہیگا۔

اسی ذکر مین آپنے یہ ایک اور خاص معاملہ بیان کیا کہ حضرت قاضی حمید الدین صوفی ناگوری کی مجلس سماع کے اندر ایک درویش کو جب جاتے ہوئے روک دیا گیا تو اُسنے شکایت کی کہ قاضی صاحب مین نے بہشت مین ایک پاؤن تو رکھدیا تھا دوسرا رکھتا تھا کہ آپکے خادم نے نکالدیا۔ خادم سے جو وجہ دریافت کی گئی تو اُسنے عرض کیا کہ آپ ہی کا تو ارشاد تھا کہ جو کوئی بغیر سازکے مجلس مین داخل ہوجائے اُسے باہر کردیا جاوے چونکہ یہ درویش بغیر ساز کے داخل ہوا جاتا تھا اسلئے روکدیا گیا۔

اسپر قاضی صاحب متبسم ہوکر درویش کو کیا جواب دیتے ہین (بھئے خادم کا کوئی قصور نہین تم خود ہی غور کرو کہ بغیر سازکے بھی بھلا کہین کوئی بہشت مین داخل ہوتا ہے)

اسی کے متعلق یہ بھی ارشاد ہوا کہ مجلس سماع مین یہ کچھہ ضروری بات نہین ہے کہ ایک ہی سے پسندیدہ مضمون کیساتھہ سارے کے سارے جوش وخروش مین آجائین جو جس سے حظ اٹھا رہا ہو

[1] مثنوی شریف حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ کی نسبت بھی مین نے اپنے پردادا حکیم غلام محی الدین صاحب کی بیاض مین کیا اچھا قول دیکھا۔ ترکی کہ فارسی نمی فہمید از شنیدن مثنوی متغیر میگردید پرسیدند کہ معانی فارسی را تو کہ درنمی یابی چگونہ متغیر میشوی گفت اگرچہ من اورا نمی یابم لیکن او مرا درمی یابد ١٢ من مولفہ ١٢

فرمان ہوا کہ اپنے اعوان کے ذریعہ سے تعمیل کر عرض کیا کہ وہ بھی اسلئے معذور ہین تب حکم ہوا کہ ابلیس قبض روح کرے اُسنے تعمیل حکم کی۔

اس موقع پر آپکے بڑے صاحبزادہ محمد اکبر حسینی نے عرض کیا کہ کیا حضور ملک الموت کے علاوہ بھی اور کوئی قبض روح کرسکتا ہے آپنے فرمایا کہ ہان مردود ان بارگاہ کے معاملہ کا تو حال سن ہی لیا اور عشاق کے لئے مشہور ہی ہے ؎ در عشق تو عاشقان چنان جان بدہند ٭ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ٭

یہانتک حضور کے وہ ملفوظات وغیرہ ختم ہوچکے جنکا انوار المجالس و جوامع الکلم کے مواقعہ نتیجہ سے انتخاب کرکے اندراج کیا گیا تھا اب اس سے آگے حضور کے کچھ اور ملفوظ۔ خوارق۔ کرامتین۔ وغیرہ موجودہ سرمایہ سے لیکر نقل کرتے ہین۔ من بعد عرس کی کیفیت عرس کے خرچ اخراجات خلفار کی تفصیل۔ تصنیفات کی تعداد۔ وغیرہ درج کرکے کتاب کو ختم کیا جاویگا۔

عبادت خدا

فرمایا ہم جو خدا کی عبادت کیا کرتے ہین یہ اُسکے حکم کی بجاآوری سے ہے نہ اس لالچ سے کہ وہ رزاق ہے نہ اس طمع پر کہ ہمکو بہشت ملینگے نہ اس ڈر سے کہ دوزخ مین جاوینگے کیونکہ بہشت و دوزخ کا اگر وجود نہوتا تو کیا عبادت نہوتی پس عبادت خدا ہی کے لئے ہوئی نہ کسی اور ضرورت مصلحت فائدہ۔ نفع کی غرض سے ؎ ملک دو عالم نخواہد آنکہ خواہد یار را ٭ در نظر جنت نیاید عاشق دیدار را ٭

نشان تجلی

جب اجودھن مین حضرت شیخ الاسلام شیخ فریدالدین مسعود قدس سرہٗ کی زیارت کے لئے آپ گئے ہین تو شیخ منور حضرت شیخ کے نواسہ نے آپکو شیخ قدس سرہٗ کے روضہ ہی مین ٹھیرایا۔ ایکروز آپ ذکر و شغل فرمارہے تھے کہ یکایک شیخ منور کے نوکرون مین سے ایک نوکر نے وہان پہونچکر کیا دیکھا کہ آپکا سر مبارک جدا پڑا ہوا ہے۔ ہاتھ پیر جدا۔ دیکھتے ہی باہر آیا اور چلا کر کہنے لگا آؤ دیکھو یہ کیا واقعہ وقوع مین آیا۔ اسپر حضرت شیخ منور وغیرہ بہت سے لوگ بھاگ دوڑے۔ دیکھا تو حضرت لحیح صحیح سالم قبلہ رو بیٹھے ہوئے ہین دیکھنے والے اُسوقت تو سب کے سب کٹ گئے لیکن جب آپ اجودھن سے رخصت ہونے لگے تو حضرت شیخ منور نے آپ سے اس واقعہ کو دریافت کیا آپنے فرمایا کہ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ کی یہ ہی تو شان ہے۔ اسیکو شان تجلی کہتے ہین۔

حوالہ کر دیا گیا۔

ساعت بھر بھی نہوئی تھی کہ شاہزادہ کپڑون مین سے ہاتھہ پیر مار مور باہر نکل مجلس سماع مین اچھلنے کودنے لگ

اس سحر عظیم کو دیکھکر شاہ مذکور فقر ا رسے رجوع لایا۔ معافی خواہ ہوا۔

اسکے بعد کتب سلوک کی رو سے آپنے یہ اک اور حکایت بیان کی کہ اک روز حضرت خواجہ جنیدؒ

ہمراہیون سمیت لوہ لبنان کے مقام راہب یہودی نے سماع مین دیکھکر جو دریافت کیا کہ

اے لوگو تمہارا دین کونسا دین ہے اور یہ تم کیا کر رہے تھے تو جواب دیا گیا کہ اسوقت

عمل مین تو ہمارے سماع تھا اور دین ہمارا دین احمدی ہے اسپر راہب پھر بولا کہ سر سل

کیا ہے کہا گیا کہ طیب العیش مع اللہ اسکے سنتے ہی راہب ایمان لا اور کہنے لگا کہ بیشک دین احمدی

ذکر توریت مین مین بھی دیکھ چکا ہون اور یہ بھی توریت سے ہی تصدیق ہو چکی ہے کہ احمد

پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت مین طیب العیش مع اللہ تعالیٰ کی غرض سے

سماع کی اک لدادہ جماعت بھی ہو گی

پانی پینے کا مسنون طریقہ

پانی پینے کی بابت جو ذکر آیا کہ کھڑے رہکر پانی کا پینا مسنون ہے یا بیٹھکر تو سید محمد حسینی نے

عرض کیا کہ حضور دونون طرح آیا ہے کھڑے ہوکر بھی بیٹھکر بھی مگر آپنے فرمایا نتیجہ تو نکال لیا

ہے کہ زمزم وبقیہ وضو وسبیل و پس ماندہ مومن کامل کا پانی تعظیما کھڑے ہی رہکر پینا چاہیے

اور ہمارا بھی یہ ہی معمول ہے۔ رہے باقی پانی انکا اشد ضرورت و اضطراری حالت مین

بیٹھکر ہی پینا مستحب و اولے واحوط ہے

بدعملی کی بدانجامی

سچ ہے کہ اگر سلطان تغلق حضرت اہل اللہ مین بے ادب نہوتا اور اولیاء اللہ کے ساتھہ توہین سے

پیش نہ آیا کرتا تو اسکا ایسا انجام خراب نہوتا جیساکہ حضور نے فرمایا کہ جب اسکی قبض روح کے

لئے ملک الموت کو حکم ملا تو اسنے بڑی ہی واغوثاہ واستغیثاہ کی کہ الٰہ العالمین اگرچہ مین

بہت سے کافرون۔ بدبختون۔ فاسقون۔ فاجرون۔ کی قبض ارواح کی۔ مگر اس شخص کی

تو یہ کیفیت ہے کہ اسکی بدبوئی وگندہ دہنی کی وجہ سے اسکے پاس تک نہیں پھٹک سکتا

اُسکے بہی جب دیکھنے کا شوق ظاہر کیا تو کیا مشاہدہ ہوا کہ عرش کے اوپر ایک پُر تکلف محل ہے اُسکے شہ نشین مین ایک پُر تکلف تخت پر ایک نورشکل موجود ہے اور اُس تخت کے نیچے کل ارواح اولیار کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین مجتمع ہین حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہی تشریف فرما ہین کہ اسی اثنار مین ملائک نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم محمد حمید بہی حاضر ہین ارشاد ہوا کہ بلاؤ جب آپ داخل ہوئے تو اُس نورشکل کے ہاتھ پر آپکو بیٹھنے کا حکم ہوا۔ آپ ملتمس ہوئے کہ یہ دین محمدی ہے تمام ارواح اولیار اللہ اسکے تحت مین ہین تو مین مافوق کس طرح رہون یہ سنکر حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضور کو خود متمکن فرماکر ظاہر کیا کہ یہ میرا دین ہے تو تو صدر دین۔ اسکے بعد جملہ ارواح اولیار اللہ نے استادہ ہوکر حضور سے مصافحہ کیا۔ مرحبا کہا۔ اور اسطرح پر اُسیوقت سے آپکا لقب زمین وآسمان مین صدرالدین مشہور ہو گیا

رجال الغیب سے ہمکلامی

حضور کی لونڈی ایک رات حضور کو وضو کرانے کیلئے حضور کے پاس ہی بیٹھی ہوئی تہی کیا دیکھتی ہے کہ یکایک ایک پیرمرد خوش تقریر دستاربند۔ پیدا ہوا اور اُسنے اول حضرت کو سلام کیا۔ بعدہ حضرت نے اُسکو سلام کا جواب دیا کہ اتنے ہی مین لونڈی پر ہیبت طاری ہوکر لونڈی بیہوش ہوگئی مگر جب ہوش مین آئی تو اتنا اُسکو ضرور محسوس ہوا کہ آپس مین کچھ بات چیت ہورہی ہے لیکن وہ گفتگو لونڈی کی سمجھ مین نہین آئی کہ بس پھر وہ پیرمرد غائب ہوگیا اب اس سے ظاہر ہے کہ رجال الغیب آپ سے ہمکلام وہم صحبت رہا کرتے تھے۔

ایک ابدال خاص سے خاص صورت مین ملاقات

منقول ہے کہ ایک روز آپنے اپنی سکونت گاہ سے کہین کی تشریف بری کا ارادہ فرمایا راہ مین دفعتہ کیا دیکھتے ہین کہ دہلی کہنہ کی جامع مسجد کے پاس ایک شخص قے کررہا ہے اور قے مین جو گوشت چانول نکل رہے ہین۔ اُنکو ایک بہت ہی تھکا ہوا درماندہ۔ کتا کھا رہا ہے اور وہ قے کرنیوالا کتے کو دور نہین کرتا۔ اس کراہت کو دیکھکر راہ گیر لوگ بآگ اُس قے کرنیوالے کو برا بھلا کہے جاتے ہین جب قے کرنیوالا قے کرچکا تو پھر ایک تالاب کیجانب چلا۔ حضور بھی چونکہ اُسکی پیشانی مین آثار نعمت ملاحظہ فرما چکے تھے

تجدد امثال

ایک روز آپ جوانون کی سی صورت شکل بنائے بیٹھے ہوئے تھے جتنے کہ محاسن شریف بھی بالکل سیاہ تھے کہ مقبول الحضرت شاہ یداللہ الحسینی المعروف قبولا اسی حالت مین تشریف لے آئے جبانکے آپکے استعجابانہ نظر ڈالتے ہی حضور نے فرمایا کہ اے قبولا تجدد امثال اسی کا نام ہے۔

فرق شریعت و حقیقت

خزینۃ الامثال۔ حضور کی ہی تصنیفات مین ایک تصنیف ہے اسمین آپ ارقام فرماتے ہین دعقد من عقیدہ اہلسنت والجماعت است ہمہ میگویند حقیقت سراست من کہ محمد حسینی ام میگویم شریعت سراست زیراکہ حقیقت از زبان حیدریان و قلندریان و ملحدان و زندیقان شنیدہ ام بلکہ از جوگیان و برہمنان ہم شنیدہ و حال شریعت خلاف اینست پس شریعت سراست نہ حقیقت

تحقیق تاریخ عرس حضرت امیرالمومنین علی رضؓ

منقول ہے کہ وقت ملاقات ارواح انبیا و اولیا رحمہم اللہ تعالےٰ کی ایک دفعہ روح مبارک حضرت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ سے جو آپنے دریافت کیا کہ عرض مبارک حضور کی کونسی تاریخ ہے تو ۱۸ ماہ رمضان المبارک بتائی گئی۔

صدرالدین آپکا لقب کیونکر ہوا

ایک روز حضور سے خواجہ احمد دبیر و قاضی راجہ رحمۃ اللہ علیہما نے دریافت کیا کہ حضرت لقب صدرالدین کیونکر ہوا تواسپر آپنے فرمایا کہ ایک دن حضرت پیرومرشد شیخ الاسلام شیخ نصیرالدین محمود اودہی قدس سرہٗ سے چندکس مریدان کامل۔ عالم۔ عامل۔ صادق میری نسبت عرض پرداز ہوئے کہ انکو ہم سب پر فوقیت دینے کی کیا وجہ ہے حضرت شیخ قدس سرہ نے فرمایا کہ کل علے الصباح آؤ اسوقت جواب دیا جاویگا چنانچہ جملہ حضرات وقت مقررہ پر حاضر ہوئے حضرت نے سب سے مراقبہ کرایا۔ کیا دیکھتے ہین کہ میرا رتبہ اسقدر اعلےٰ و ارفع کہ عرش کے کنگرون کے پاس منڈلا رہا ہون۔ طواف کر رہا ہون یہ حالت دیکھکر سب کے سب حیران و ششدر رہگئے۔

اسکے بعد پھر حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ ابھی محمد سعید کا رتبہ اور بھی اس سے معظم تر ہے سب سے

حضرت سید یوسف عرف سید راجہ والد ماجد خود - ۱۳ ذیقعدہ کو بی بی رانی والدہ ماجدہ خود ۵ - محرم کی شب کو عرس حضرت شیخ الاسلام شیخ فریدالدین رح - ۱۱ محرم کو عرس سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ الصلوۃ والسلام -

انکے علاوہ لیلۃ القدر - شب برات - عیدین کو بعد نماز اور آخری چہار شنبہ کے روز کندوری بھی کرایا کرتے تھے -

کشف

کتب سیر مین ہے کہ حضور جب زمانہ حمل مین حضرت والدہ ماجدہ کے بطن شریف ہی مین تھے اُسیوقت سے آپ پر کشوفات کُھلنے لگے - چنانچہ خود بدولت کا ہی ارشاد ہے کہ ہنوز مین اپنی والدہ ماجدہ کے بطن مبارک مین تھا کہ میری بڑی ہمشیرہ کا انتقال ہوگیا - والدہ ماجدہ کو مرحومہ سے بڑی ہی الفت تھی اسلئے اُسکے انتقال کا ملال بھی اُنکو بہت ہی کرنا پڑا - چنانچہ اُسی شدت غم و الم مرحومہ مین حضرت والدہ بیقرارانہ زارزار ہو کر اپنے بطن کو پیٹنے لگین اور مجھکو کوسنا شروع کیا جو مجھے محسوس ہوتا تھا اور جسکے حس کی وجہ سے مجھے تکلیف ہوتی تھی بلکہ میرے جی مین آتا تھا کہ پیٹ ہی مین سے کہدون کہ اما جان تم خدا کو بھول گئین مگر اس خیال نے روک دیا کہ مبادا کوئی فتنہ قایم نہو جاے -

اسکے بعد ہی ارشاد کہ اُسی زمانہ حمل کے دو تھپڑون کے نشان اسوقت تک میرے جسم پر نمایان ہین جسکا سبنے معائنہ بھی کیا -

کرامات

نقل ہے کہ ایک روز علے الصباح شیخ الاسلام شیخ سراج الدین جنیدی قدس سرہٗ کی وصیت کی موافق آپ شرق کی جانب اپنی قیام گاہ کے لئے کوئی موقع تلاش و تجویز کرنے کی غرض سے عصائے شریف دست مبارک مین لیکر ٹہل قدمی فرماتے ہوئے اُس مقام پر پہونچے جہان درگاہ شریف واقع ہے - چنانچہ یہ موقع آپکو پسند آیا اور یہان کی زمین آپنے اپنے قیام کے لئے تجویز فرمائی - لیکن یہان سندیا نامی اہل ہنود کا ایک کامل و اکمل صاحب استدراج - گرو - فقیر - رہا کرتا تھا اُسکا استھان تھا -

اسلئے اُسکے پیچھے ہوئے کہ دیکھین اب یہ شخص کیا کرتا ہے اور اسکا حال بھی اس سے دریافت ہو جائے
اُس شخص نے تالاب پہنچکر اول اچھی طرح غرغرہ کیا۔ بعدہٗ دوگانہ ادا کرکے قبلہ رو ہو بیٹھا
اتنے ہی مین حضور بھی اُسکے پاس پہنچگئے۔ خدا کی قسم دیکر اُس سے پوچھا کہ تیرے چہرہ سے
آثار نعمت الٰہی نمایان ہین صاف بتا کہ تو کون ہے اُسنے جواب دیا کہ تمنے خدا کی قسم
دلوائی ہے اسلئے مین اصل حال بیان کرتا ہون۔

مین ابدالان خدا سے ہون۔ نام میرا رکن الدین ہے۔ مین یہان سے ہزار کوس کے فاصلہ پر
تھا حکم ہوا کہ کہنہ جامع مسجد دہلی کے پاس ایک کُتا بالکل تھکا ہوا پڑا ہے۔ تو گوشت چانول پکا
کہا کر جا اور اُسکے پاس قے کرتا کہ وہ اُسکو کھائے اپنے رزق و روزی کو پہونچے لہذا
اس تعمیل حکم کے لئے یہان آنا ہوا۔ کہ من بعد ابدال مذکور سے آپ دیر تک محبت و اخلاص
کی باتین کرتے رہے بلکہ بہت سی چیزین باطنی شغل کے متعلق بھی ابدال موصوف سے
حاصل فرمائین۔

ایاک نعبد وایاک نستعین کی تکرار

نقل ہے کہ ایک روز حضور نیپال کے جنگل مین نماز پڑھ رہے تھے کہ ایاک نعبد وایاک نستعین
پر اسقدر تکرار فرمائی کہ صبح ہوگئی۔

فاتحہ خوانی اکابر اسلام و صوفیائے عظام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

اکابر اسلام و صوفیائے عظام کے عرس بلاناغہ جو آپ فرمایا کرتے تھے اُسکی تفصیل یہ ہے۔
۱۲۔ ربیع الاول کو عرس حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلے آلہ واصحابہ وسلم۔ ۱۴۔ کو عرس
حضرت شیخ قطب الدین بختیار کاکی رح۔ ۱۵۔ کو عرس صاحبزادہ کلان حضرت محمد اکبرؒ۔ ۱۸۔ کو عرس
حضرت شیخ نظام الدین محمد بدایونی رح۔ سلخ ربیع الآخر یا غرہ جمادی الاول کو برادر بزرگ
شیخ سیم الدین حسینی عرف سید جینداؒ۔ ۳۔ رجب المرجب کو عرس حضرت خواجہ اویس قرنیؒ۔
۱۴۔ کو عرس جنابہ بی بی فاطمہ عرف سینی بی بی دختر بزرگ ۱۴۔ کو عرس حضرت امام حسنؓ۔
۶۔ رمضان کو عرس شیخ معین الدین حسن سنجری رح۔ ۱۸۔ کو عرس شیخ نصیر الدین محمود دہلیؒ
۱۹۔ کو عرس حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ ۲۷۔ کو عرس جنابہ فاطمہ کبریٰ۔ ۵۔ شوال کو عرس

نقل ہے کہ جب آپ دہلی سے سفر کرتے ہوئے گوالیار شیخ علاؤ الدین گوالیاری کے مکان پر فروکش ہوئے تو اُس موقع پر شیخ علاؤ الدین کے بہائی مولانا شمس الدین ایک تکلیف شدیدہ مین پڑے ہوئے تھے شیخ علاؤ الدین نے حضرت سے دعائے صحت کے لئے عرض کیا آپنے فرمایا کہ کل جواب دینگے۔ دوسرے روز فیضیاب خدمت ہوئے پر یاددہانی کی گئی تو حضور نے فرمایا کہ ہمنے تمہارے بہائی کے لئے دعا کی تو حکم ہوا کہ شمس الدین کی عمر تمام ہوچکی ہے دس روز باقی رہی ہین امر مجبوری ہے۔ شیخ علاؤ الدین نے پہر عرض کیا کہ مولانا کی مضبوطی ایمان کے لئے دعا فرمایئے آپنے کہا کہ اس بارہ مین پہلے ہی دعا کرچکا ہون۔ الغرض جیسا حضور نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یعنے دہوین روز مولانا شمس الدین نے انتقال کیا۔ حضرت اپنے فرزندون۔ دوستون۔ یارون کے ہمراہ مولانا کے مکان تک پیادہ پا گئے۔ جنازہ کی نماز مین خود ہی اقامت کی اور میت کے پاؤن پر ہاتھ مارکر فرمایا کہ یارسول اللہ مین نے اسے آپکو سونپا۔

سوم کی زیارت کے بعد شیخ علاؤ الدین قدس سرہٗ ذکر و شغل مین تھے کہ اُسی حالت مین اپنے بہائی مرحوم کو دیکھا اور دریافت کیا کہ تمہارا کیا حال ہوا تو وہ بولے کہ مجہپر بڑی بنتی مگر حضرت سید بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ نے مجہکو حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سپرد فرمادیا تہا جنکی بدولت بچ رہا۔

نقل ہے کہ دہلی ہی کے زمانہ قیام مین جب مولانا حسین آپکے مرید ہوئے تو اُنکے بہانجہ۔ داماد نے کہا کہ تم اُنکے کیون مرید ہوئے۔ مولانا بولے کہ تمنے حضرت کی عظمت وشان کو نہین پہچانا دیکہو گے تو معلوم ہوگا۔ وہ دونون کے دونون کہنے لگے بہتر ہے کل ہم بہی چلینگے لیکن یہ شرط ہے کہ ہم اُنکے آگے سربزمین نہین ہونگے مولانا نے جواب دیا کہ مجہے اسمین اصرار نہین ہے جو مناسب سمجہو وہ کرنا۔ غرضکہ دوسرے روز مولانا حسین کے ہمراہ اُنکے بہانجہ۔ داماد بہی حضور کی خدمت مین حاضر ہوئے۔ جوہین چہرۂ مبارک پر نظر پڑی مولانا حسین کے ساتھہ ساتھہ بہانجہ داماد دہی معاً سربزمین ہوکر پہر ایک جانب مؤدبانہ بیٹھ گئے۔ حضرت اُسوقت ایک قیمتی مندیل جسپر لال چہپڑا بہی لگا ہوا تھا سر پر باندہے ہوئے ایک چوکی پر تشریف فرما تہے اور چونکہ گرمی کا موسم تہا اسلئے ایک نہایت خوشنما پنکہا بہی حضرت ہاتہہ مین لئے ہوئے تہے یکایک

جب گرو کی نظر حضرت پر پڑی تو اُسنے اپنی قوت استدراجیہ سے معلوم کرکے حضرت سے کہا کہ مجھے آپکے قلب پر ایک سیاہ نقطہ نظر آرہا ہے حضرت نے فرمایا کہ میرا دل تو صاف آئینہ ہے مگر یہ نقطہ سیاہ تیری کفر کی نشانی ہے جو مجھکو نظر آرہی ہے۔ اس ارشاد سے سدیا کو خفیف ہوا لیکن اپنی قوت استدراج کی بدولت اُسے چین نہ پڑا۔ اظہار کمال کی غرض سے کبوتر بن فلک سیر ہو حضور کیلئے بہشتی انار لانیکی سعی کرنے لگا۔

اتنے ہی مین حضور نے بھی بشکل باز اُسکے تعاقب مین پرواز کی جس سے وہ سمکر اُلٹا ہی آگیا حضرت انار بہشتی لیکر اُسکے واپس آنے سے پہلے ہی تشریف لے آئے جسوقت سدیا آیا تو تھوڑی دیر تو وہ چپکا رہا پھر کہنے لگا کہ مین نے بہشت تک اس غرض سے پرواز کی تھی کہ آپکو وہان کا انار لاکر دون مگر دفعتہ ایک باز نمودار ہوا جسکے دیکھتے ہی مجھپر ہیبت و دہشت طاری ہوگئی۔ اور مین بیحواسی کے عالم مین بے نیل مرام چلا آیا۔

آپ جب سدیا گرو کا سب بیان سن چکے تو وہ انار بہشتی جو آپ لائے تھے اُسکو دکھلایا اور فرمانے لگے کہ وہ انار یہ ہے انار تو نہین ہے جسے تم لانا چاہتے تھے۔ سدیا متحیر رہگیا اور حضور کا قدمبوس ہوکر عرض پرداز ہوا کہ بیشک ضیائے آفتاب کے مقابلہ مین ذرہ کا کیا فروغ۔ یہ جگہ۔ زمین۔ مقام جسے آپنے پسند کیا ہے آپکو مبارک ہو مین یہان سے چلا جاتا ہون۔ یہ کہتا ہوا سدیا کسی سمت کے پہاڑون مین چلا گیا۔ لیکن چلتے چلتے حضور سے یہ درخواست کر گیا کہ اس عقیدتمند کو فراموش نفرمائیے چنانچہ اتبک حضور کے عرس شریف کے روز مزار مبارک کے پاس پھول اور شب کا بچا ہوا تیل سدیا گرو کے دیول کا پوجاری آکر لیجایا کرتا ہے۔

نقل ہے کہ حضور جب دوسری دفعہ شیخ الاسلام شیخ فریدالدین مسعود اجودھنی قدس سرہ کی زیارت کیلئے تشریف لیگئے تو اُسوقت حضرت شیخ منور نے آپکو جوف خانہ شیخ علاؤالدین مین ٹھیرایا۔ اُس جوفخانہ مین پریون کی سکونت تھی پس جو کوئی شخص وہان ٹھیرتا اُسکو وہ تنگ کرتین۔ مار کر باہر نکالدیتین۔ مگر شب قیام کو اُسی جوف خانہ مین جو حضور مراقب ہوئے تو پریون نے نکلکر حسب معمول ایسے ہی مزاحمت کی۔ آپ سر اُٹھا کر خفا ہوتے ہوئے پریون سے فرمانے لگے کہ چپکی رہتی ہو یا یہان سے تم سبکو باہر نکالدون۔ یہ سنتے ہی دم مارنا تو کیسا کسی نے کان تک بھی نہ کھڑکھڑائے۔

اسیطرح کی یہ بہی ایک اور نقل ہے کہ حضرت قاضی راجہ قاضی شہر نے جب یہ سنا کہ آپ لوگون سے سجدہ کرواتے ہین راگ بہی سنتے ہین تو آپکی روک تھام کے لئے آپکے آستانہ مبارک پر تشریف لائے مگر جب خدام سے معلوم ہوا کہ آپ آرام مین ہین تو قاضی راجہ واپس چلے گئے اسیطرح تین مرتبہ قاضی راجہ نے تکلیف کی اور آپکے خواب استراحت کے جواب ملنے پر قاضی موصوف واپس چلے چلے گئے بالآخر خود حضرت نے ایک روز خادمون سے کہا کہ ایک قاضی صاحب روزانہ میرے ملنے کے لئے آتے ہین تم لوگ انکی اطلاع نہین کرتے۔ اب جسوقت وہ آئین فوراً مجھے اطلاع دینا کہ ظہر کے موقع پر قاضی مذکور پہر آئے۔ خادمون نے دیکھتے ہی اطلاع کی حضرت وہ جبۂ خلافت جسکو پیر و مرشد قدس سرہٗ نے عطا فرمایا تہا زیب تن کر حضرت معز کی دی ہوئی گدی پر جب بیٹھ گئے اسوقت قاضی صاحب کو بلوایا پس جوہین قاضی راجہ آپکے مقابل ہوئے چہرۂ مبارک پر نظر پڑی۔ سربسجدہ ہونے لگے حضرت نے ہاتہ پکڑ کر گدی پر بٹھایا۔ بیٹھ جانیکے جو قاضی راجہ کی ادھر ادھر نگاہین چلنی شروع ہوئین تو زبان پر بہی ہمہ اوست ہمہ اوست کے کلمات جاری تہے یہ سنکر حضور فرمانے لگے کہ قاضی صاحب خلاف شریعت عمل کرنا ٹہیک نہین اس سے قاضی راجہ اور بہی شرمندہ ہوئے اور آخر الامر حضرت کے مرید ہو کر رات دن حضرت کی خدمت مین رہنے لگے۔

نقل ہے کہ حضرت کی ابہی عمر شریف دوازدہ سالہ ہی تہی کہ ایک دن وضو کرتے ہوئے ایک (کوّے) نے لوٹہ مین بیٹہال کردی۔ حضرت نے جوہین غیظ بھری ہوئی نظر سے اسکی طرف دیکہا اسکا اعضا اعضا جدا ہو کر حضرت کے سامنے گر پڑا حضرت کی والدہ ماجدہ نے یہ واقعہ ملاحظہ فرمایا اور حضرت سے کہنے لگین کہ یہ کیا کیا۔ آپنے کہا کہ میری اسمین کیا غلطی ہے کوّے نے کیون بے ادبی کی۔ حضرت کی والدہ نے پہر فرمایا کہ اے محمد سید کیون جو کوئی تمسے بے ادبی کریگا اسکا یہی حال ہوگا۔ آپ متبسم ہو کر کوّے کی طرف ملتفت ہوئے اور فرمایا کہ جیسا پہلے تہا ویسا ہوجا۔ وہ کوّا جیسا تہا ویسا ہی ہو کر اڑ گیا

نقل ہے کہ گلبرگہ مین ایک عورت اور اسکا لڑکا دونون مان بیٹے نہایت ہی متقی و صالح مشہور تہے اور لڑکے کی حبس دم مین بہی شہرت تہی۔ شامت اعمال سے ان کو ایک روز

مولانا حسین کے بھانجہ۔ داماد۔ کے دلمین خیال گذرا کہ اگر آپ صاحبدل ہین تو یہ مندیل پنکھا ہمین دیدیگے
حضرت کو یہ منصوبہ دلی انکا معلوم ہوگیا اور فرمانے لگے کہ سنو بغداد مین ایک بازیگر تماشہ کرتا تھا
جو گدھا اُسکے پاس تہا اُسکی آنکھون پہ پٹی باندہکر اُسی مجمع مین کھڑا کر دیا اور تماشائیون سے
کہنے لگا کہ کوئی ایک دوسرے کی چیز چورالین۔ چور کو یہ گدھا فوراً پہچان لیگا۔ چنانچہ بازیگر کے
کہنے کی موافق جب عمل کر لیا گیا تو بازیگر نے گدھے کی آنکھون سے پٹی کھولدی۔ پٹی کہ کہلتے
ہی گدھا ہر ایک کو سونگھتا ہوا جسوقت چور کے پاس پہنچا تو اُسکا دامن دانت مین پکڑکر بازیگر کے
پاس لے آیا۔

یہانتک بازیگر کی یہ نقل بیان کرکے پہر حضور فرمانے لگے کہ اگر کوئی اظہار کرامت کرتے تو اُس
گدھے کے ساوی ہوتا ہے اور اگر نکرے تو لوگ اُسے بے فیض کہتے ہین۔ اتنے ارشاد کے
بعد مولانا حسین کے۔ بھانجہ۔ داماد۔ کو حضرت نے مخاطب کرکے کہا کہ یہ پنکھا۔ مندیل۔ لیجاسیے۔
وہ دونون کے دونون اس مضمون کو دیکہہ سن۔ کانپنے لگے اور فی الفور قدمبوس ہو
مرید ہوگئے۔

نقل ہے کہ دہلی کے بعض علماء وغیرہ نے ایک محضر مرتب کرکے بادشاہ کی خدمت مین بہجوایا
چونکہ سید بندہ نواز کے ہان عمل سربسجود ہونے سے شریعت غرا مین بڑا بھاری فتور پڑتا ہے اسلئے
اسکا انتظام فرمایا جاوے تو اسپر اول یہ حکم ہوا کہ سید الحجاب جاکر پہلے اپنا مشاہدہ پیش کرین
کہ اصل معاملہ کیا ہے۔ گو سربسجدہ ہونے کی شکایت فرضی نہ تہی۔ امر واقعی یہ ہی تہا کہ ایک تو
حضور کی نگاہ کا اثر دوسرے حضور کی مجلس مین علوم دینی و حقائق و بقائی دین و ایمان کے
متعلق ایسے گفتگو نہا کرتی تہی کہ جس سے لوگ متاثر ہوکر جہومنے لگتے تہے اور سر ونکو زمین تک
ٹیک دیا کرتے تہے آپ منع بہی فرماتے لیکن اہل ذوق و شوق ایکشن ملتے نہ وہ نظر ہی جبین
لینے دیتی۔ یہ ہی ہوا کہ جب سید الحجاب حضور کی مجلس مین آئے اور حضرت کے چہرۂ مبارک پر
نظر پڑی تو وہ خود ہی لوٹ پوٹ ہوکر سربسجدہ ہوگئے۔

واپسی پر سید الحجاب نے ساری روئداد من و عن بادشاہ سلامت سے عرض کی اور کہا کہ جہان پناہ

نباید کرد محضر با چنین کس مرا دل گفت سجدہ کن ہمین بس

نقل ہے کہ آپ پانچون وقت کی نماز مکہ معظمہ مین پڑہا کرتے تہے اور فرض نماز کے موقع پر خانقاہ مین
ہی تشریف رکہا کرتے تہے ایک روز ایک پیر مرد آپکے روبرو آیا کہنے لگا کہ آپکو مین نے طواف
کعبہ مین دیکہا ہے۔ آپنے فرمایا بہئے سچ ہے کعبہ میرے دروازہ کے سامنے ہی ہے مردان خدا
چاہین تو طرفۃ العین مین مشرق سے مغرب تک پہر کر اپنی جگہ واپس آسکتے ہین چنانچہ
اُسیوقت اُس پیر مرد کا ہاتہہ پکڑ کر فرمایا کہ پلک مار جب اُسکی پلک جہلک گئی تو اُس پیر مرد نے
آپکو مع حضرت مشرق مین پایا پہر جو پلک جہپکی تو اپنے مقام پر تہے۔ اسیطرح طرفۃ العین مین
مغرب کی بہی سیر کرا سکو خانگاہ پر تشریف لے آئے پیر مرد یہ دیکہکر بیخود ہو حضرت کا مرید ہو گیا۔
نقل ہے کہ ایک روز حضرت دریا کے کنارہ پر بیٹہے ہوئے تہے۔ ایک بزرگ دانشمندانہ وضع
ہاتہہ مین کتاب لئے ہوئے آپ سے کچہہ سوال کرنے کے لئے آئے۔ بیٹہتے ہی حضرت نے وہ کتاب اُنسے
لیکر دریا مین ڈالدی۔ بزرگ نے کہا کہ آپنے یہ کیا کیا تو اسپر آپنے دریا مین ہاتہہ ڈال کتاب کو
نکال لیا اور جہٹکر بزرگ کے ہاتہہ مین دیدی اور فرمایا کہ پوچہو کیا پوچہتے ہو۔ اب بزرگ کی کیا مجال تہی
کہ وہ کچہہ سوال کرتے مگر پہر حضرت نے ہی متبسم ہوکر فرمایا کہ تمہارا سوال یہ تہا اور اُسکا جواب یہ۔

عقدِ حضرت

حضرت تئی سالہ ہو چکے تہے کہ اُسوقت علماء و حکماء کے اتفاق سے مولانا علاؤالدین
نے ایک جاریہ خرید کر حضرت کی والدہ ماجدہ کی معرفت آپکی سپرد کردی تہی مگر اُس سے
کوئی اولاد نہوئی

پہر چالیسوین سال مین حضرت کی والدہ ماجدہ نے اپنے روبرو مولانا سید احمد ابن
جمال الدین حسینی مغربی قدس سرہٗ کی دختر نیک اختر بی بی رضا خاتون قدس سرہا سے عقد شرعی
کرایا جنسے حسب ذیل دو صاحبزادہ ہوئے۔ تین صاحبزادیان۔

بڑے صاحبزادہ سعید دارین حضرت سید شاہ حسین محمد حسنی الحسینی المعروف بسید محمد اکبر المشتہر
میان بڑے رحمۃ اللہ علیہ انکی شادی سلطان علاؤالدین خلجی کے بہائی حاتم خان کے نواسہ
ملک جہجو کی صاحبزادی سے ہوئی جنسے ایک فرزند ارجمند میان محمد سفیر اللہ رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے
اور ایک دختر نیک اختر کی ولادت ہوئی جو میان نکلتہ اللہ الحسینی عرف مکنو سے بیاہی گئین

کیا سوجھی کہ حضور کے خوارق وغیرہ کی جانچ کرے حضور کا امتحان لے چنانچہ اُسنے اپنے اکلوتے لڑکے کا جو اکلوتہ ہی لڑکا تہا ایک روز جمعہ کے دن فرضی مردہ بنا مصنوعی جنازہ تیار کر اُس راہ مین لیکر کھڑی ہوگئی جس راہ سے حضور نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے تشریف لانیوالے تہے جسوقت حضور کی سواری آئی تو عورت مذکور نماز جنازہ پڑہوانے کی آپسے مستدعی ہوئی آپنے فرمایا کہ یہ نماز مردہ کی ہوگی یا زندہ کی۔ عورت بولی کہ زندہ کی بہی کہین نماز ہوتی ہے آپنے فرمایا کہ اچہا مردہ ہی ہوگا۔ قبل نماز جمعہ کے نماز جنازہ پڑہنے کا حکم نہین ہے بعد نماز جمعہ نماز جنازہ ادا کرونگا حضرت کی تشریف بری کے بعد مان نے جو لڑکے کو کہڑے ہو جانیکے لئے کہا تو لڑکا کہان وہان تو پوری جانچ ہوچکی اور امتحان کا مزہ چکہہ لیا گیا یعنے لڑکا جو زندہ تہا جان بحق ہوگیا۔ یہ حالت دیکہکر مان ہکا بکا رہ گئی۔ فریاد و فغان کرنے لگی۔ مگر کیا ہوتا تہا نماز جمعہ کے بعد حضور قطب الاقطاب شیخ سراج الدین جنیدی قدس سرہٗ کی زیارت کے لئے گئی اور وہان جب لوٹے تو دیکہا کہ پیرزال زار و قطار رو رہی ہے حضرت کے قریب ہو چکا اُسنے بہت ہی گڑگڑا کر حضرت سے اُسکے زندہ کرنے کے لئے عرض معروض کی مگر حضرت نے فرمایا کہ جو ہونا تہا وہ ہوچکا۔ اب صبر کر یہ کہ نماز جنازہ پڑھ۔ میت کو دفن کرا۔ پیر فنا۔ اُسکا نام رکہا۔ کہ اُسیوقت دز مانہ سے پیر فنا کے نام کی شہرت ہوگئی۔[1]

نقل ہے کہ چند فقیرون نے ایک آوارہ گرد گائے کو ذبح کرکے کہا لیا۔ گائے کے مالک کو خبر ہوگئی وہ سرکاری جمعیت لیکر فقیرون کی گرفتاری کیلئے آرہا تہا کہ فقیرون کو بہی اُسکا حال معلوم ہوگیا وہ خوف زدہ۔ مضطرب۔ ترسان۔ لرزان حضور کی خدمت مین حاضر ہوئے اور جو واقعی کیفیت تہی وہ عرض کرکے امداد خواہ ہوئے آپنے فرمایا کہ گائے کا کوئی حصہ باقی ہے یا سب گوشت پوست اُسکا چٹ کرگئے۔ فقیرون نے عرض کیا کہ صرف کہال ہڈیان۔ باقی ہین حضرت نے اُنہین کو طلب کر کہال مین ہڈیان بہروا۔ گز بہر کی ایک لکڑی دی کہ یہ اسپر مارو اور کہو کہ برکت محمدی جیسی تہی ویسی ہی ہوجا۔ چنانچہ حسب ارشاد ایسا ہی کیا گیا۔ گائے اُسیوقت کہڑی ہوگئی اور مالک کے حوالہ کردیگئی۔

[1] اور اسی نام یعنی دیپر فنا سہڑ سلطان کی درگاہ) کے اسم سے ان حضرت کی درگاہ شاہ بازار کی متصل گلبرگہ مین موسوم ہوکر اتبک مشہور و معروف ہے۔ ۱۲ من مولف

اپنے پیچھے کھڑا کرکے آپ ہی نماز اپنی نعش پر پانچ تکبیر دن کے ساتھ ادا کی اور پھر فرمایا کہ اب تک کسی شخص نے ہمپر انا للہ وانا الیہ راجعون کہا ہم خود ہی کہتے ہین اور بظاہر نہ ایسا کوئی مرد نظر آیا جو ہماری نماز جنازہ ادا کرتا اسلئے آپ ہی اپنی نماز جنازہ بھی ہمنے ادا کرلی۔

چنانچہ ایکسو پانچ برس چار مہینہ بارہ دن کی عمر مین دوشنبہ کے روز ۱۶ ذیقعدہ ۸۲۵ھ کی صبح آپنے اپنے پاؤن بستر پر دراز فرمائے اور دونون ہاتھ سینہ پر رکھکر چشم حق بین کھلی رکھی اور منتظر وقت رہے جو سانس آتی ذکر کرتی ہوئی آتی۔ جو جاتی ذکر کنان جاتی جنکی آواز سبکو اچھی طرح سنائی دیتی۔ مقبول الحضرت شاہ ید اللہ حسینی قدس سرہٗ آپکے بستر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ یکایک کیا دیکھتے ہین کہ ایک نورانی ہنستی ہوئی صورت نظر آئی اور جوہین حضور انور کے لب پر اسنے لب رکھا حضور کی آنکھون سے ادہر تو پانی نکلا اُدھر دہن مبارک سے جنکو حضرت شاہ ید اللہ صاحب نے حضرت کی وصیت کی موافق چوس لیا اتنے ہی مین حیات مستعار ختم ہوگئی۔ جو دبدولت حق سے واصل ہوئے۔

حضرت شاہ ید اللہ حسینی فرماتے ہین کہ قبض روح بے واسطہ ملک الموت ہوئی اور جس صورت نورانی نے نزول اجلال فرمایا تھا وہ صورت عجیب صورت متجلے و منور تھی۔ چادر کبریائی اسکے کندھے پر پڑی ہوئی حلۂ عصمت زیب بدن کئے ہوئے حسن و ناز و ملاحت وہ کہ ایک بوسہ پر جسکے نقد جان قربان ؎ محمد راز و آری چو در گور :: زہے روح و زہی راحت سرائے ::

یہ بات تاریخی لحاظ سے یاد رکھنے کی قابل ہے کہ فیروز شاہ بن غیاث الدین بن محمد شاہ بن سلطان علاؤ الدین بہمنی کے عہد سلطنت مین سید خضر خان ابن ملک سلیمان بادشاہ دہلی کی وفات سے برس روز پیچھے معز الدین ابو الفتح سید مبارک شاہ کے تخت نشین ہوجانے سے حضور انور کا وصال ہوا ہے۔

اب سنہ کے ساتھ وصال کی تاریخین بھی ملاحظہ ہون۔

تاریخین

آنکہ سید محمدش نام است :: بیگمان سر اہل اسلام است :: شاہباز بلند پرواز است :: آشیانش بپردۂ ساز است

عالمے را کشید از چہ آز :: برسنائی گیسو دراز :: ماہ ذیقعدہ بود و شانزدہم :: کہ شدہ سیدی بچرخ نہم ::

چھوٹے صاحبزادہ حضرت سید یوسف معروف سید محمد اصغر مشہور بمیان لہرہ رحمۃ اللہ علیہ۔
انکی شادی سید علاؤ الدین سید اجمل دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی دختر نیک اختر سے ہوئی جنسے
ایک تو دو صاحبزادی ہوئیں جنکا عقد میان محمد سفیر اللہ رح سے ہوا اور سات فرزند ارجمند
اول حضرت مقبول الحضرت اله میان ید اللہ الحسینی قدس سرہ دوسرے میان یمین الرحمن
تیسرے یمین اللہ چوتھے میان لید پانچویں میان باسد چھٹے میان من اللہ ساتویں میان صنعۃ اللہ
رحمہم اللہ تعالے علیہم اجمعین۔ بڑی صاحبزادی کا نام بی بی فاطمہ عرف ستی خاتون صاحبہ
جنکا عقد سید جنید کے صاحبزادہ ابن الرسول کے ساتھ ہوا۔
منجھلی صاحبزادی کا نام بی بی خونجہ تبول صاحبہ خاتون۔ جو سید لاڈ لاہوری سے بیاہی گئیں
چھوٹی صاحبزادی کا نام بی بی خونجہ ام الدین صاحبہ خاتون جنکی شادی میان بعض رسول رح
پسر حضرت سید جنید اقدس سرہ سے ہوئی۔

طلب موت

نقل ہے کہ حضور انور کو جناب باری سے حکم ہو چکا تھا کہ جسوقت تک چاہیں دنیا میں رہیں
چنانچہ ایکسو پانچ برس کی عمر شریف پاکر حضرت نے اﷲ العالمین سے ایک رات اپنی موت کے لئے
استدعا کی۔ خواجہ حبیب اللہ ابو المرشد مقبول الحضرت شاہ ید اللہ حسنی الحسینی قدس سرہ کو بھی
یہ حال معلوم ہوگیا وہ آئے اور حضرت کے پیر و مرشد شیخ الاسلام شیخ نصیر الدین محمود اودھی
رحمۃ اللہ علیہ کی قسم دلوا کر آپ سے عرض پرداز ہوئے کہ آپ نے اس ارادہ کو ملتوی فرمایئے
مگر آپ نے منظور نکیا اور فرمایا کہ مرد ایک دفعہ جو اختیار کر لیتے ہیں اُس سے روگردان نہیں
ہوا کرتے تمنے یہ معاملہ کیونکر دریافت کر لیا کہیں میرے قلب کے نزدیک تو نہیں کھڑی ہوئی تھی
خبردار اس راز سے اور کسیکو مطلع نکرنا۔

کیفیت وصال

وصال کی پوری کیفیت اسطرح منقول ہے کہ وصال سے پانچ روز پہلے شاہ ید اللہ صاحب کو
حضور نے اپنے پاس بلا کر گود میں بٹھایا اور فرمایا سید محمد حسینی فوت ہوئے انا للہ وانا
الیہ راجعون۔ کہ روح پاک کے قالب سے باہر آنے پر حضرت شاہ ید اللہ صاحب قدس سرہ کو

عہد سجادگی مین وہ حوض بند ہوکر دوسرا حوض تیار ہوا جو اسوقت تک موجود ہے اور جسکی تیاری مین تقریباً دس ہزار روپیہ اُٹھا۔

شجرۂ طریقت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الٰہی بحرمت خواجۂ انبیاء ابوالقاسم محمد رسول اللہ الہاشمیؐ۔ الٰہی بحرمت خواجۂ اولیاء ابوالحسن العلی الوصی الہاشمیؓ۔ الٰہی بحرمت خواجہ ابوالنصر الحسن البصریؒ۔ الٰہی بحرمت خواجہ ابوالفضل عبدالواحد بن زیدؒ۔ الٰہی بحرمت خواجہ ابوالفیض فضیل بن عیاضؒ۔ الٰہی بحرمت خواجہ امان الارض سلطان الاولیاء ابراہیم ادھم البلخیؒ۔ الٰہی بحرمت خواجہ سدید الدین حذیفۃ المرعشیؒ۔ الٰہی بحرمت خواجہ امین الدین ابوہبیرۃ البصریؒ۔ الٰہی بحرمت خواجہ ابراہیم علو دینوریؒ۔ الٰہی بحرمت خواجہ ابواسحٰق چشتیؒ الٰہی بحرمت خواجہ قدوۃ الدین ابو محمد چشتیؒ الٰہی بحرمت خواجہ ناصرالدین ابو یوسف چشتیؒ۔ الٰہی بحرمت خواجہ ناصرالدین ابو محمد چشتیؒ۔ الٰہی بحرمت خواجہ قطب الدین مودود چشتیؒ۔ الٰہی بحرمت خواجہ شریف زندنی چشتیؒ۔ الٰہی بحرمت خواجہ ابوالانوار عثمان ہارونیؒ۔ الٰہی بحرمت خواجہ معین الدین الحسن السنجریؒ الٰہی بحرمت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اولیاء الاوشیؒ الٰہی بحرمت خواجہ فریدالدین شکر گنج حریقۃ المحبت مسعود اجودھنیؒ۔ الٰہی بحرمت خواجہ سلطان العاشقین رحمۃ للعلمین نظام الدین محمد بدایونیؒ۔ الٰہی بحرمت خواجہ ابراہیم الثانی نصیر الملت والدین محمود اولیائے اودھیؒ۔ الٰہی بحرمت خواجہ صدرالدین ابوالفتح الولی الاکبر الصادق محمد حسینی الملقب بہ گیسودراز رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین۔

اسامی مریدین وخلفائے معروف

اگرچہ حضور کے مریدین وخلفاء کی تعداد کثرت سے ہے مگر مین اُن معدودے چند مشہور ومعروف بزرگوارون کی فہرست درج ذیل کرتا ہون جنکے اکثر حالات اخبار الاخیار۔ وسلطان المعانی وغیرہ کتب سیر وتاریخ مین موجود ہین۔

حضرت شاہ یداللہ صاحب۔ حضرت شیخ علاؤالدین قریشی گوالیاریؒ حضرت شیخ ابوالفتح قریشی کالپیؒ۔ حضرت سید صدرالدین اودہیؒ۔ حضرت فخر الدین بغدادیؒ۔ حضرت شیخ الٰہ داد

سال نقلش کہ ہیچ بو یوسف ؛ عقل مخدوم دین و دنیا گفت ؛ مرقد عالیش بملک دکن ؛ ہست چون در بقیہ قبر حسن ؛
زیب تاج عارفان وصلش بخوان ؛ ہم رقم آن با دنشاہ اتقیا ؛ سرور امجد و محقق آگاہ گو ؛ تا برآید بہر وصلش مدعا ؛
شد عیان از عقل ہادی جان ... رحلت آن سید مہنا ؛ قطب یمان نور العارفین ؛ کن رقم زحمل آن قطب الہدا ؛
ز دنیا رفت در فردوس والا ؛ چو آن سید محمد شاہ حق بین ؛ ز محبوب خدا و ندے محمد ؛ عیان شد سال وصل آن شہ دین ؛
دگر قطب الہدیٰ اشرف محمد ؛ وصالش ہست با صد زیب و تزئین

ان تاریخون کے علاوہ سنش عادل تولد وارث جود ؛ و فاتش دان کہ تاج المرسلین بود ۸۲۵ سے حضور کی عمر شریف۔ سال ولادت۔ تاریخ وصال بھی برآمد ہوتی ہے۔

تقسیم املاک

حضور نے اپنی زندگی ہی مین اپنی جملہ املاک او تمامی کا وارث و مالک اپنے بڑے صاحبزادہ سید محمد اکبر قدس سرہ کے فرزند ارجمند حضرت شاہ نصیر اللہ حسینی رحمۃ اللہ علیہ کو قرار دیکر روضہ شریف مع مسواک و مصلے و عصا وغیرہ اپنے چھوٹے صاحبزادہ حضرت شاہ محمد اصغر حسینی عرف شاہ لہرا قدس سرہ کے حوالہ فرما دیا تھا۔

تعمیر گنبد روضہ شریف وغیرہ

وصال حضور کے دو سال بعد احمد شاہ بہمنی کے حکم سے تیاری گنبد روضہ شریف کا کام مع گلابہ اندرونی شروع ہو کر بمرور مدت ہفت سالہ سلطان علاؤ الدین کے زمانہ مین ختم ہوا۔

من بعد ابراہیم قطب شاہ بادشاہ تلنگ کی فرمانروائی مین گلابہ بیرونی تیار ہو کر پھر محمود عادل شاہ بیجاپوری کے حکم سے قدیم کلس نکل آپکے بڑے صاحبزادہ حضرت سید محمد اکبر حسینی قدس سرہ کے گنبد پر چڑھوایا گیا اور نیا کلس حضور کے گنبد پر قایم ہوا۔

جب افضل خان سپہ سالار بادشاہ بیجاپور کا دورہ ہوا تو اسنے دروازہ پائین و مسجد بیرونی و تعمیر سراے کی بنیاد ڈلوائی۔

بادشاہ عالمگیر نے اپنے دور سلطنت مین مسجد اندرون درگاہ سماع خانہ حجرے حوض مسجد کو تعمیر کرایا۔ مگر چونکہ حوض مذکور مسجد کے مقابل تنہا اسلئے حضرت سید شاہ ید اللہ حسینی قدس سرہ کے

۵ [illegible] حضرت سید محمد اکبر [illegible] ۸۲۲ھ میں [illegible]

مدور گنبد کیجانب چڑھ جاتا ہے۔ دوسرا اول کے ساتھہ ساتھہ موہنہ مین مشعل لئے ہوئے چڑہتا ہی
اور جب دونون اپنی خدمت پوری کر لیتے ہین اُسوقت مع الخیر واپس آجاتے ہین۔

اس جھیلا کے سرانجام دینے ہی کے بعد ماہ ذیقعدہ مین عرس شریف کا موقع آجاتا ہے چنانچہ
ذیقعدہ کے چاندرات کو اول درگاہ شریف کے نوبتخانہ پر نئے نقارے چڑھائے جاکر
اُسی روز سے سماع بھی شروع ہوجاتا ہے اور پائین مین رقص جو برابر شب کو سترہ دن تک
قایم رہتا ہے۔

۱۵؍ ذیقعدہ کی شام کو محبوب گلشن سے جسمین اور درگاہ مین ڈیڑہ میل کا فصل واقع ہے سرکاری
ماہی مراتب۔ فوج بیقاعدہ وباقاعدہ۔ سامان جلوس وآرائش وغیرہ کے ہمراہ بسرکردگی
صاحب کمشنر قسمت گلبرگہ واسسٹنٹ کمشنر وکلکٹر ضلع وسپرنٹنڈنٹ پولیس وانسپکٹر وتحصیلدار وغیرہ
وغیرہ حضرت کا صندل مبارک بڑے کر و فر کے ساتھہ اُٹھکر آصف گنج وگلزار حوض پر سے
عبور کرتا ہوا درگاہ شریف مین یہی رات کے نو دس بجے تک داخل ہوجاتا ہے۔

اسی روز گلبرگہ شریف کی بڑی سڑک درگاہ شریف تک جھنڈیون۔ قندیلون سے آراستہ
ہوجاتی ہے۔ سرکاری ڈیرے خیمے بھی نصب ہوجاتے ہین اور رات بھر رقص وسرود کی بدولت
گرما گرمی رہتی ہے۔ حیدرآباد وغیرہ مقامات کے حضرات اہل عقیدت ومتنی وغیرہ لوگ بھی
اسی روز شام تک کی اسپیل ٹرین سے حاضر ہوکر اپنی اپنی مرادات کو پہونچتے ہین اور اپنے
اپنے ذوق وشوق کی موافق متمتع ہوتے ہین۔

۱۶؍ ذیقعدہ کی شب کو شہر کی بڑی سڑک پر روشنی ہوتی ہے اور اس روشنی اور صندل شریف
کے اہتمام مین خاص وہی روپیہ صرف ہوتا ہے جسکی سالانہ منظوری سرکار عالی سے ہوتی ہی۔
البتہ درگاہ شریف کی روشنی وغیرہ کا بار اہتمام صاحب سجادہ کے ذمہ ہے۔

۱۷؍ ذیقعدہ کو چار بجے شب سے مومن لوگ۔ مومن پورہ۔ مخدوم پورہ۔ مین اپنے اپنے مکانون پر
روشنی وغیرہ کا انتظام کر کے وہ جوش عقیدت وخلوص ارادت کا اظہار کرتے ہین جو درخور
ہزار آفرین ہے۔

فی زماننا صندل والے دن اعلیحضرت بندگان عالی سرکار نظام کی جانب سے حضور کے مزار مبارک پر

برہانپوری حضرت مولوی محمد رضا حضرت مولوی محمد حسین دکنی۔ مرزا بیگ بدخشانی حضرت بالف شاہ مجذوب۔ حضرت شیخ ہمرہ دہرسوی قریشی۔ قاضی نورالدین اجودہنی۔ معین الدین توہانی۔ قاضی اسحق احمد۔ قاضی سلیمان محمد۔ قاضی علم الدین شرف۔ مخدوم زادہ بزرگ محمد اکبر حسینی عرف بڑے میان۔ سید ابوالمعالی۔ خواجہ احمد دبیر۔ شیخ ابوالفتح بن علاؤالدین گوالیاری مخدوم زادہ میان کلیم اللہ حسینی۔ سید یوسف حسینی معروف سید محمد اصغر مخدوم زادہ خورد میان ید اللہ حسینی۔ شاہ نصیر اللہ حسینی۔ میان عبداللہ پسر حضرت ابوالمعالی۔ حضرت قاضی راجہ۔ شیخ زادہ شہاب الدین۔ مولانا بہاؤالدین۔ ہلوی۔ قاضی سراج الدین۔ قاضی سیف الدین لکھنوی۔ ملک زادہ عزیز الدین ملک زادہ شہاب الدین۔ ملک زادہ عثمان۔ شیخ حمید الدین اجودہنی۔ قدس اللہ اسرارہم۔

جھیلا اور عرس شریف

چونکہ حضور کے عرس شریف سے مہینہ بھر پہلے (جھیلا) نامی ایک موقع خاص کا اہتمام ہوا کرتا ہے جسکو بڑے ہی جوش عقیدت کے ساتھ تیار کر کے حضور کے گنبد مبارک کے کلس پر، ۱۸ شوال کو باندھا کرتے ہیں لہذا مین بھی عرس شریف کے بیان سے پہلے اول (جھیلا کا ہی بیان شروع کرتا ہون اُسکے بعد عرس شریف کا تذکرہ کرونگا۔

جھیلا۔ پھولون کے ہارون کا نام ہے جو چالیس گز تک کا ہوتا ہے اور ہر سال عرس شریف سے پہلے گنبد مبارک کے کلس پر باندھتے ہین۔

یہ موقع بھی خاص ایام عرس کے صندل شریف سے کچھ کم شان وشوکت نہین رکھتا صرف اتنی ہی کمی رہجاتی ہے کہ باہر کے زائرین تعداد مین اسوقت کثرت سے نہین ہوتے۔

جھیلا گنبد مبارک کے کلس پر بندھنا کوئی معمولی بات نہین۔ جان جوکھون کا موقع ہے مگر واہ رے جوش عقیدت وخلوص ارادت کہ اسکے باندھنے والے بے تکلف اسکو باندھ کر صحیح وسلامت اتر آتے ہین۔

جھیلا مذکور کے کلس پر باندھنے کیلئے اول دو ایک اہل عقیدت کا انتخاب کیا جاتا ہے اُسکے بعد اُنمین سے ایک تو ہارونکا مجموعہ لیکر صرف ایک رسی کے بل پر اُسکے سہارے سہارے

سیر النبی اوراد نامہ شرح فقہ اکبر فارسی شرح قصیدہ امالی شرح قصیدۂ حافظیہ بافضائل
خلفاء راشدین ضرب الامثال حواشی قوۃ القلوب عقیدۂ چند ورقی
حدائق الانس رسالہ دربیان آداب سلوک ظاہر رسالہ دربیان اشارات محبان حق
رسالہ مراقبہ رسالہ دربیان معرفت حضرت رب العزت جل جلالہ رسالہ سفر کتاب الاسرار
کتاب الاسرار کے شعرون مین آپکے تصوف کے اسرار وغوامض کو کوٹ کوٹ کر بھرا ہی اور
وہ بھی اپنے خاص رنگ کے ساتھہ بنا برعلیہ نمونہ کے طور پر دو ایک شعر ذیل مین نقل کرتا ہون
انمین پہلا شعر وہ شعر ہے جسکو حضرت شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے
اخبار الاخیار مین تحریر فرمایا ہے دوسرا اس سے الگ اور یہ شعر وہ شعر ہے جسکی شرح جناب
شاہ رفیع الدین صاحب قدس سرہٗ نے اور ایک اور کسی بزرگ نے لکھی چنانچہ مین پہلے
اخبار الاخیار والا شعر نقل کرتا ہون اسکے بعد دوسرا شعر مجلس حیران نامی مع شرحون کے
نقل کرونگا۔

ناظرین کو چاہیے کہ وہ شراح کے مذاق شرح جداگانہ سے ذوق اٹھائین اور ذہانت
ورسائی طبع کے ادائے داد مین دریغ نکرین (وہوہذا)

شعر چہل و نہم

یک روز چنین اتفاق افتاد کہ آبے طول و عرض آن ماشاء اللہ تا چہ قدر باشد الا مقیاس از کر
زیادت نیست جمع میروند یکے دران میان من ہم ہستم یک دخترے سالہ پانزدہ ہے و نیز
درمیان آب میرود تحفہ اینست ما ہمہ کمر ہا برہنہ ایم آن دختر کہ اجامہ ست کہ اگر از پرتو او خلقت
حور باشد حور را سخن دعوائے خدائی کند رنگ و رخسارہ و قد و بالائے او از امرو شباب و از احسن
صورت رمزے بیفزاید میان من واو مقدار یک فرسنگے باشد مرا بخود دعوت کرد چنانچہ
شعرے را بعروسے باحترام دران قیاس یک فرسنگے مرا باوے اتصال دادند شخصے از
غیب الغیب شاہد شد جامہ برما انداخت چنانچہ کس مرکسے را بپوشد دران حالت خود را ہم بوا
جمال ہم بدان حسن ہم بدان لطف عین آن دختر دیدم او عاشق من شد و من عاشق او ہم دران
میان از من واز ان دختر معتبر علیے سر برکرد فریاد برآورد انا ابن اللہ میان ہر دو دعوے

ایک زرین غلاف اور ایک کمخواب کا تھان چڑھایا جاتا ہے اور دیگر تحائف بھی بطور نذر دیجاتے ہیں چنانچہ ایک فہرست مصارف نذر و نیاز سنین ماضیہ بھی دستیاب شدہ درج ذیل کرکے دست بدعا ہوتا ہون کہ اس مبارک موقع عرس کی شرکت و شمول اور آستانہ عالی کے حضوری کی حضوری کی فقیر کو بھی توفیق رفیق حاصل ہو آمین ثم آمین۔

کشتی کا لٹنا

درگاہ شریف کے روبرو چند قدم کے فاصلہ پر نہر کا ایک بہت بڑا کشتی نما ظرف ہے جسپر شیر مچھلی وغیرہ کی شکلین بنی ہوئی ہین۔ اور مشہور ہے کہ یہ کسی دیول کا چراغ ہے۔

الغرض اسمین بریانی۔ مالیدہ وغیرہ بھر دیا جاتا ہے اور فاتحہ کے بعد اسکو لٹا دیا جاتا ہے۔

لوٹنے والون مین دو فریق ہوتے ہین ایک تو بڑے روضہ والے دوسرے چھوٹے روضہ والے۔

اسی لوٹا کھسوٹی مین جو روندا ہوا کھانا دوسرے معتقدین و زائرین کے ہتّے چڑھ جاتا ہے وہ اُسکو چٹ کر لیتے ہین کیونکہ خاص لوٹنے والے کھانے مین سے کسیکو معاوضہ پر بھی نہین دیتے

تصنیفات کی تفصیل

چونکہ تصنیفات و تالیفات مین آپکا ایک رنگ خاص اور اکثر کتب و رسائل تصوف وغیر تصوف آپ سے یادگار۔ اسلئے جن رسائل و کتب کی تفصیل ہمین ملگئی ہے وہ نقل کیجاتی ہے شائقین کو چاہیے کہ بہم پہنچا کر معائنہ سے بہرہ اندوز ہوں۔

ملتقط تفسیر قرآن بقالب سلوک — تفسیر ثانی بطریق کشاف — حواشی کشاف — شرح مشارق بطور سلوک

ترجمہ مشارق — معارف شرح معارف — ترجمہ عوارف — شرح تعرف — شرح فصوص

شرح آداب المریدین عربی و فارسی — شرح تمہیدات عین القضاۃ — وجود العارفین

رسالہ دربیان رایت ربی فی احسن صورۃ۔ شجرۂ نسب جو شرح سے زیادہ رسالونکا مطالعہ فرمانیکے بعد لکھا گیا۔ شرح رسالہ قشیری فارسی — خلافت نامہ جو اپنے خلفاء اور ارباب مجاز کے لئے تحریر فرمایا۔ رسالہ دربیان بود و ہست — ترجمہ رسالہ شیخ محی الدین ابن عربی — استقامت الشریعۃ بطریق الحقیقۃ — حظائر القدس جسکو عشق نامہ کہتے ہین

تلاوت الوجود — در الاسرار — رسالہ عروج و نزول — رسالہ رویت — سبیل المحققین والمجذوبین

چهار قسم ترکیب مراد باشد تصویرش آنکه مساوات چند جز و غیر مغلوب در مرکب مستدعی انحلال ترکیب
است بسبب تساوی میول و جز و مغلوب قاصر از اجتماع نتوانند شد لاجرم یکے غالب خواهد بود پس
پیش ترکیب ثنائے دوازده محسوب شوند و چهار ترکیب ثلاثی نیز دوازده و یک ترکیب باعی چهار
ازین بست و هشت و ثنائے آب و آتش و دو ثلاثی اینها یا هوا فاسد ست که هوا مغلوب بسبب
رقت قوام سهل الانحراف ست و بسبب آن لطیف جوهر رنگ شریک غالب گرفته تدافع مغلوب
میشود بست و چهار ترکیب باقی صالحه باشند آنگاه چهار دیدیم یعنے بعد از استقرار مزاج چهار درجه
کمال اولی طبائع پیش آمد که هر یکے برائے صدور آثار چون کمال ست سه ناقص بودند یعنے
صورت معدنی و نباتی و حیوانی از وصول بعالم تجرد قاصرند و یکے دو خانه و دو گوشه نداشت
یعنے نفس ناطقه که صورت انسانی ست دو جز ماده و صورت دو طرف امتداد نداشت
که مجرد بذات بود آن برادر زر دار کمان بے خانه و بے گوشه تجرید یعنے بدن از مینی نفس ناطقه را
قبول کرد تیرے می باید بایست یعنے نفس ناطقه را برائے ایصال امور خانه چه از ذات
خود قوائے دراکه میباید چهار دیدیم شکسته بودند یعنے چهار قوت یافت یکے حس مشترک که دریابنده
صور جزئیه است دوم وهم که دریابنده معانی جزئیه است سوم عقل که دریابنده کلیات ست
این هر سه شکسته پائے اند یا نچه نظیر ندارد و منتزع از محسوسات نیست نمیتوانند رسید و یکے تیر
و پیکان نداشت یعنے چهارم که نور ایمان ست از پریدن و زوال و خلیدن و شبهات
درمان آئین ست فان الیقین لا یحتمل النقیض حالا و مالا آن تیر بے پر و پیکان تجرید یم و لطلب
صیاد بصحرا شدیم یعنے بشرف ایمان صحیح مشرف گشته بتائید آن طالب کشف حقیقت گشتیم
و تحقیق این نکته آنست که هر نوع علمی که بحصول صورت باشد خالی از کیفیت و طلبیت نیست
راه بسوئے بے کیف و اصل محض ندارد و مسئله وصول بآنحضرت جز معرفت اجمالی لحاظی
صرف که ایمان بالغیب نام دارد نتواند بود چهار آهو دیدیم یعنے بطفیل دوام توجه بعالم
اطلاق چهار حقیقت مشهود گشت سه مرده بودند یعنے سه حقیقت که باصطلاح اهل تصوف
ناسوت و ملکوت و جبروت و باصطلاح اهل اشراق برازخ و مثل و انوار و باصطلاح
اهل حکمت طبیعت و نفس و عقل باشند اعدام امکانے اند و در قبضه غیر کالمیت فی ید الغسال

افتاد من میگویم عیسے پسرِ من ست او میگوید پسر من عیسےٰ فریاد میکند و میجهد و از ما هر دو تبری مینماید
نه از ان تو ام و نه از ان او من از ان خودم و خود بخودم و آن دختر که بعد از انکه میگوید عیسے از ان
من ست من خود را عین او میبایم و آن آب بسر که با تو گفتیم همه   والله اعلم ۔

رسالهٔ حل معمّا

بسم الله الرحمن الرحیم

بعد از حمد حضرت اله و درود بر پیغامبر و الاجاه و بر آل و اصحاب دین پناه بندهٔ مسکین محمد رفیع الدین
بن شیخ الاسلام زبدة العرفاء بالله سیدی و سندی ولی الله ابن الشیخ العظیم مولانا عبد الرحیم اسکنهما الله
فی النعیم والحقه بسلفه الصالحین وا مے نماید که بعض یاران حل معمی از اسمار حضرت غریب نواز محمد گیسو دراز
قدس الله سره درخواستند انچه حاضر الوقت شد برقم می آید قال العارف المحقق رفعه الله قدره باسمه
سبحانه الحمد لله رب العالمین و الصلوة و السلام علی رسوله محمد و آله اجمعین قوله تعالی و تلک الامثال نضربها
للناس لعلهم تیفکرون بدانکه ما چهار برادر بودیم یعنے کون و فساد چهار عنصر بودند از نه دیه یعنی در جوف
نه فلک سه جامه نداشتند یعنے نار و هوا و ماء سطح ملون که از نفوذ نظر حائل باشند نداشتند بلکه شفاف
اند و یک برهنه بود یعنے ارض و در دید چشم آشکار بود آن برادر برهنه درست زر در آستین داشت یعنے
زمین فراوان صور نوعیه و هیئت عرضیه در استعداد داشت ببازار رفتیم تا بجهت شکار تیر و کمان بخریم
یعنے در همه عالم ترکیب داخل شدند تا استعدادات وهبی و کسبی بدست آرند و تحصیل کمالات عالم تجرد نمایند
قضا رسید بر چهار کشته شدیم یعنے باستیلاے قواے فلکی و روحانی از کواکب و ارباب الانواع صور
بسائط مخفی و مضمحل گشت و سبت و چهار زنده برخاستیم بعد از فعل و انفعال بست و چهار قسم مزاج پیدا
شدند هشت مزاج اعتدال و هشت مزاج غیر اعتدال و هشت مزاج اختلال ماننش آنکه تکافو حقیقی حرارت
یا برودت و یبوست با رطوبت معاً محالست لاجرم مرکب را بجانبے انحراف خواهد بود اگر بیک کیفیت
غیر متضاد بود چهار مزاج مرکب ست این هشت مزاج اگر با فعال دینیه مرکب ملایم ست مزاج اعتدال ست
و اگر مخالف افعال ست مزاج غیر اعتدال ست و اگر منافی سنته است مزاج اختلال ست و محتمل ست که بست و

نبود و رسوم برترست خود را در تربیت الٰهی که وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ اشارت باوست حواله نموده این
طریقه را لازم گرفتیم و درین اثنا ترقیات در اسمار و صفات نمودیم و یکے دیدیم بر نتاق بلند که
بهیچ حیله دست بآن نمی رسید یعنی وصول تجلی ذات در اسرار که منبع مجمع اسمار و صفات
و معدن ارزاق روحانی و جسمانیست منظور افتاد که تمام قواے بشری ازان قاصر بودند و بجز
غایت انکسار و نفی آثار و اعیان بآنجناب راه نبود که اقرب مایکون العبد الی ربه و هو ساجد
رمزے ازانست چهار گز مناکے زیر پاے کندیدیم یعنے چهار درجه بطون فرو رفتیم و چهار طبقه را از
مالوفات خود بر کندیدیم و بدن را در ریاضت و نفس را در مجاهده و قلب را در مشاهده عظمت و روح را
در شعاع احدیت بنوعے از تلاش محو ساختیم تا بعدم اصلی لاحق گشتیم و مقام کان الله ولم یکن
معه شئ و هو الآن کما کان حاصل شد و اگر خواهی بدن و نفس را یکے گیری و چهارم عین ثانیه تماری
چنانچه پیش عظماے محققین مسلم ست که مادام نظر از تعین عین ثانیه وا از اسمے که مبدر تعین اوست نگذرد و
خلع طوق استعداد جزیی نموده تا شیون ذاتیه نرسد بحقیقت تجلی ذات بدون آمیزش زنگ مرات
استعداد منجلی له واصل نشود دست بآن دیگر سید یعنی تجلی حقیقی ذات میسر گشت و در مرات وحدت
مشاهده کثرت اسمار و صفات الٰهی و تعینات و اعتبارات امکانی بحصول انجامید بدانکه مراد
از نفس روح هوائے ست و از قلب نفس ناطقه و از روح وجودیکه وقت میثاق بود و از عین انبیازی که در
عالم الٰهی بود و از شیون ذاتیه اندراج و اتحاد با ذات مرافت پیش از تمیز علمی و عملی چون نگار یخته شد شخصے از
بالاے خانه فرود آمد که بخش من بدهند که نصیبے مفروض من دارم یعنے چون عارف منتهی شد و مظهر مجموع کمالات
و متحقق بجمیع شیون و صفات گشت و هر شانے خط خود از وے گرفت شان اسم المضل که مظهرا و ابلیس ست
ظهور کرده مقابل شد که بتصدیق لاتخذن من عبادک نصیبا مفروضا حصه من نیز حواله کنید برادر کامل مکمل
در کمین نشسته بود یعنی فیض روح القدس که مصداق و ایدناه بروح القدس سنه باشد بهر می افشت
بمقتضاے فانه یسلک من بین یدیه و من خلفه رصدا قرین حال بود استخوان آن آشکاره از دیگ برآورده
بر تارک سرو زد یعنی عقده مالاینحل و ذهنی که بمقتضاے کثرت اسمار است نا بر غیریت موسوم نموده منزفر
حجاب ساخته و در نظر خلائق علم کرد چون استخوان تحلیل نمیشود و عمود بدن ست و این عقده نیز نمی کشاید و مدار
انتظام نشاتین ست تعبیر باستخوان پر مطابق ست و درست بجدی از بالاے بام افتاده و بیرون بر آمد یعنے اسفل

جان هر یکے که مدبر و باطن اوست در و خارج ست جان ناسوت نموت و جان ملکوت جبروت
و جان جبروت لاهوت ست و یکے جان نداشت یعنے چهارم که حضرت لاهوت ست مدبر باطن
ندارد بلکه خود قیوم همه و البطن الباطن ست و بذات خود زنده و جان همه است آن برادر زر دار
برهنه کمان کش تیر انداز کمان بے خانه و بے گوشه آن تیر بے پر و پیکان بر ان آهوئے بیجان زد
یعنے آن شخص ارضی انسانی صادق الایمان ذات مقدسه را هدف همت ساخته و آلات
و معدات فطری و کسبی فراهم آورده و کشش و کوشش علمی و عملی نموده و طے مراحل ارادت
کرده از علم الیقین بعین الیقین رسید و چون مجذوب سالک بود از راه اندراج النهایة و
یومن وراء الحجب آشنائے حضرت لاهوت گردید کمندے میبایست تا صید را بفتراک بندیم
یعنے معامله و علاقه میبایست که از عین الیقین بحق الیقین بر آید و از تعلق تخلیق گراید چهار کمند
و بدیدیم سه پاره و یکے دوکرانه و میانه نداشت یعنے چهار معامله پیش آمد خوف و طمع و محبت که هر سه
آلودهٔ غرض و قابل انقطاع بودند و چهارم فنا فی الوحدة که متحمل طرفین و وسط ندارد
صید را بدان کمند بیکرانه و بے میانه بر میان بستیم یعنے بواسطه معامله چهارم اندرون جان را
آشیانهٔ همائے لاهوت ساختیم و بطریق مطالعه وحدت در کثرت جمال محبوب در خود دیدیم
و از حق الیقین بهره یافتیم خانه میبایست که مقام کنیم و صید را پخته سازیم یعنے قانون و طریقه
میبایست که بواسطهٔ ملازمت بر آن از حق الیقین بحقیقة الیقین و از تخلق بتحقق عروج نموده شود
و جمیع لطائف و طبقات را برنگ معرفت منصبغ ساخته و حجب جود را فرق کرده اید چهار خانه
دیدیم سه و رهم افتاده یعنے چهار طریقه یافته شد روش اهل شریعت که مبنی بر تصحیح عبادات
و اصطلاح معاملات و تهذیب اخلاق و تعمیر اوقات باوراد ست و روش اهل عزیمت که مبنی
بر مراعات پرهیز و حساب عوات و خواندن اسماء و موکلات است و روش اهل طریقت که مبنی
بر محافظت انفاس و جلسات و ذکر با ضربات و تصویرات ست و اهل این هر سه باهم منازعت
و مناقشه دارند و از خرق حجب وجود فرو مانده اند و یکے سقف و دیوار نداشت در ان خانه
بے سقف و بے دیوار در آمدیم یعنے چهارم را که اهل حقیقت که مبنی بر دوام شهود و تنزیه معبود
و نفی موجود و بذل موجود بطفیل جذبهٔ ملک ودود ست این راه از سقف تقلید و دیوار

برهان العاشقین بنظر آمده چون مشتمل است بر سرگزشت طالب از مرتبۂ جمادیہ تا بلوغ با علی مرتبہ کمال لهذا تسمیه بآن بجاست والحمد لله الذی عنده علم ا ت ومن جوده نیل الطیبات والصلوة والسلام علی محمد صاحب الآیات المحکمات والمتشابهات وعلی آله وصحبه انجم الهدایات ونسال الله الغفور والهدایة فی جمیع الحالات وتالیف شد بتاریخ سیزدهم شهر جمادی الثانی سنه ۱۲۰۲ هجری

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی خیر خلقه محمد وآله اجمعین قوله تعالی وتلک الامثال نضربها للناس لعلهم تیفکرون ما چهار برادر بودیم از نه دیسه ازان چار مه نداشتند ویکے برهنه بود آن برادر برهنه در ستی زر در آستین داشت ببازار رفتیم تا جهت شکار تیر و کمان بخریم قضا رسید اچهار بقدرت خدائے تعالی کشته شدیم از چهار مقتول بیست و چهار زنده برخاستیم آنگاه چهار کمان دیدیم شکسته و ناقص بودند یکے دوگوشه و دو خانه نداشت پس آن برادر برهنه زردار کمان کش آن کمان بے دو خانه و بے دوگوشه را بخرید تیرے میبایست چار تیر دیدیم شکسته و ناقص بودند یکے پر و پیکان نداشت آن برادر برهنه زردار کمان کش آن تیر بے پر و پیکان را بخرید بطلب صید بصحرا شدیم چهار آهو دیدیم سه مرده بودند یکے جان نداشت آن برادر زردار برهنه کمان کش تیر انداز ازان کمان بے دوخانه و بے دوگوشه وازان تیر بے پر و بے پیکان بران آهوئے بیجان زد کمندے میبایست تا صید را بفتراک بندیم چهار کمند ریسمان دیدیم شکسته بودند یکے دو کرانه و میانه نداشت آن برادر زردار کمان کش تیر انداز آن را که دو کرانه و میانه نداشت خرید صید را ازان کمند بے دوکرانه و بے میان بربستیم خانه میبایست که مقام کنیم و صید را پخته سازیم چهار خانه دیدیم سه درهم افتاده بودند ویکے سقف و در و دیوار نداشت دران خانه بے سقف و بے در و دیوار در آمدیم ویکے میبایست تا آن صید را پخته سازیم دیگے دیدیم که ته نداشت بر طاق بلند که هیچ حیله دست ما آن دیگ نمیرسد ما کف چهار گز زیر پائے کندیدیم و دران شدیم دست ما آن دیگ رسید چون شکار پخته شد شخصے از بالا خانه بیرون آمد و گفت که بخش من بدهید که من نیز نصیبے معروض دارم پس آن برادر برهنه زردار کمان کش تیر انداز کامل و مکمل در کمین نشسته بود استخوان آن شکار را از دیگ بر آورد و بر تارک سرش زد درخت سبز دی وزرد آلو ازو پا شسته پائے او بیرون آمد بر سر آن درخت زرد آلو رفتیم آنجا خربزه کاشته بودند

طبیعات وجود را که قدم اشخص کبر است و مسمی است بهیولی اجسام و نمونه وحدت ذات ست از نظر مختفی
داشته و کثرت صوری جواهر و اعراض را که بر صفحه او شگفته و شاخ و برگ آورده اولاً موجب تحیر ناظران نموده
همگنان را بوضعی مست و مدهوش ساخت که از حقیقت خود غافل بلکه منکر گشتند گان چون درخت سنجد مسکرات
تعبیر با و مناسب افتاده بر سر درخت زرد آلو فتیم یعنی ثانیاً بتقاضای موافقت و مخالفت طبع در طلب
مرغوب هرب از نامرغوب سرگردان شدند چون رنگ زرد دلفریب ست که صفراء فاقع لونها تسر الناظرین
بزرد آلو تعبیر رفت خربزه کاشته بودند یعنی ثانیاً گرفتار لذت و حلاوت و منهمک در لغویت و فریب که
همرو خربزه حاصل ست گشتند بفلاخن آب بیداد ندیعنی بتقاضای نفس و هوا را با مانی و عقاید باطله
پریشان رجماً بالغیب پرورش میکردند از ان درخت بار سنجانه فرود آمدیم یعنی کاملان در باطن خود ان شده
بنا بر بحضرت عزت بردند که باز داشتن مردمان از تشبیهات محال و صحبت با خلق و تالیف ایشان از بهر آنکه
هدایت بے زر و دولت دشوار بوسعت خلق ضرور و فتوح ظاهر منظور قبلهٔ زردک ساختیم و بر بنا گذاشتیم
یعنی فتوح ظاهر را فائده خلق عوام ساختند و بیشتر لذات را مباح داشتند چون رنگ زرد زرد داشت
بندوک مناسبت چندان خوردند که آماس شدند و پنداشتند که فربه شدیم یعنی طالبان دنیا بحرص تمام تمتع
گرفتند و گمان بردند که بسعادت رسیدند از خانه بیرون نتوانستند رفت در نجاست خود ماندند یعنی محبت
دنیاوی و تیرگی باطن و آلودگی شهوات و اخلاق ذمیمه و عقاید سخیفه در دل ایشان قرار گرفت
تا که زهد و طاعت بر ایشان سخت دشوار و موت بغایت ناسازگار و خوگر گشت دلهای ایشان
باین پلیدی پای بند ماند و درین زندان گرفتار و ما بآسانی از کید خانه بیرون شدیم یعنی مثل ما
جمعے که توفیق رفیق و طوق جذبهٔ الهی زیور گردن ایشان بوده بآسانی از غرور دنیا و فریب آن
برستند و بر جستند داز مکر الهی و املی لهم ان کیدی متین و بتسویل زین لهم الشیطان اعمالهم نجات
یافتند و بدستاویز فقد استمسک بالعروة الوثقی در آویختند و پیوستند و بمفر فی مقعد صدق عند ملیک
مقتدر جا گرفتند و بمقصد اقصی رسیدند ارباب تعرف برین حالات باز نمانند یعنی اهل معرفت باین
حجب گرفتار نگشوند که هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون انما یتذکر اولوا الالباب و درین فقره
فقره اشارت که وسیلهٔ نجات از مهلکه بهتر از علم حقیقت و صحبت اهل آن هست انیست انچه اندیشه
این سنه مسار تا آن رسیده تا مراد مصنف چه باشد والله اعلم۔ مخفی نماند که نام این رساله

فروروندگان را وازحال بحال گردندگان را وازنده دیه مرادار بع عناصر وحواس خمس ظاهر داند و آنکه گفت سه جامها نداشتند یکی برهنه بود پس بتحقیق بدانید هر چهار بحقیقت برهنه اند زیرا که ایشان را هیچ صورت مظهر ندارد و ایضاً وجه دوم آنکه گفت سه جامها نداشتند ازین مراد عالم تجرید است که این هر سه خطره اند که کثافتی دارند و از مرتبه الهامی ایشان را فروتر میشمارند و آنکه برهنه بود ازین مراد عالم تفرید است زیرا که این خطره الهامی هیچ کثافتی و ملوثی ندارد و از تجرید مراد ترک دنیاست و از تفرید مراد ترک وجود و عقبیٰ ست چنانکه مصنف نزهة الارواح میگوید بیت ؎ نماز عام تسبیح و سجود است ؛ نماز عاشقان ترک وجود است و آنکه گفت آن برادر برهنه درستی زر در آستین داشت ازین آستین سخاوت مراد است بزرگی میفرماید بیت ؎ ملک بمیراث نگیرد کسی ؛ تا نزند تیغ دو دستی بسی - پس درویش را شاید هر چه رسد ایثار کند دزگر دخو نندارد و از جهاد اکبر نفس کافر سستی نکند و ضعیفش نه بیندارد و از درستی زر لطیف و پاک و خالص مراد است از کثافت شرک آنکه گفت ببازار رفتیم تا بجهت شکار تیر و کمان را بخریم یعنی در بازار طلب و محبت حق رفتیم تا بجهت شکار نفس اماره تیر ندامت و کمان همت بخریم و آنکه گفت قضا در رسید ما هر چهار بقدرت خدای تعالیٰ کشته شدیم از چهار مقتول بست و چهار زنده برخاستیم از قضا مراد فرمان کلمه نفی و اثبات است که طالبان حق هر دم لا اله میگویند خود را و هر دو عالم را از پیش خود میرانند و الا الله در دل می نشانند چنانکه ؎ آفرینش را همه پے کن به تیغ لا اله ؛ تا دلت خالی شود سلطان الا الله را ؎ لا ترا از خود رهائی میدهد + با خدایت آشنائی میدهد ؎ تا بجاروب لا نروبی راه + نرسی در سرای الا الله + هر دمے که طالبان حق تعالیٰ تیغ لا میکشند آن لحظه این هر چهار خطره کشته میشوند بعد لمحه بست و چهار زنده خاسته پیش طالبان حق میروند یعنی این هر چهار خطرات در ابتدای حال در معاملات طالبان حق را بصورت تجلیات انواع طارق پیش می آیند و از شش جهت انوار گوناگون مینمایند از طرف کتف راست بصورت نور کراماً کاتبین میخزند و در کتف چپ بمانند نور ملائکه کاتبه برنگها می آمیزند و بسوی قلب بمثل نور محمدی پیش می آیند و از طرف بعذیر به هیئت نور ابلیس پیر و قمور سے و عصا بدست گرفته مینمایند و در زیر و بالا بشکل نور فرشتگانی که برای محافظت طالبان گماشته اند تجلیات میکنند جا بجا گرهها می افگنند پس طالبان حق را باید که هوشیار باشند و نفی کردن این راهزنان را فرض شناسند و دم تفرید زنند و قدم بیشتر نهند ؎ اگر هزار بدیع الجمال پیش آید + ببین و بگذر خاطر بهیچ کس مسپار

و بفلاخن آب میدادند چون دران منزل رسیدیم ازان درخت دا منے باونجان فرود آوردیم
و قلیهٔ زردگی ساختیم و باہل دنیا گزاشتیم چندان بخورند که آماس گشتند بنداشتند که فربه شدند از خانه
بیرون شدیم و بر در خانه بخفتیم و بسفر روان شدیم ارباب تصوف و الوالالباب تعرف و سرداران
فقرا سراین حالت را باز نمایند تا فائده گیرند

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین و العاقبة للمتقین و الصلوٰة و السلام علی رسوله محمد و آله و اصحابه اجمعین . مراد
اے عزیز این رساله بندگی حضرت میر سید محمد گیسو دراز قدس الله سره العزیز بطریق معما بود و الی
یومنا هیچ کس آنرا حل ننموده این فقیر حقیر برخصت درویشان و بمدد باطن ایشان بقدر فهم وارادت
غیبی شرح داد و برهان الواصلین نام نهاده ای ارباب تصوف و الوالالباب تعرف و سرداران فقرا
از برائے الله تعالے جائے که در عبارت و استعارت غلط و ناموزون باشد آنجا قلم باصلاح برانند
و بفکر تمام از حکم حدیث تفکر ساعة خیر من عبادة سبعین سنة بخوانند و اگر از معنی عالی تر بخاطر
کسے بگذرد باز نمایند و با فقیر بموافقت حدیث نبوی صلی الله علیه وسلم الفقراء کنفس واحدة باشند
آینده اکنون بدانید و آگاه باشید از چهار برادران مراد چهار حضرات اند نفسانی و شیطانی و ملکی
و الهامی علامت نفسانی شهوات عاجله و لذات و میل شهوت و لیکن مباح نیز باشد و در طاعت و
عبادت گرانی و کاہلی نمایند علامت شیطانی حرص بر معاصی و مناهی بود و بر شهوت که موجب
بعد و عقاب باشد ترغیب علامت ملکی تحریص و خیرات بود و ازان سکونت و طمانینت پدید آید
و علامت الهامی ذوق و شوق و محبت بحقتعالے در دل بگذرد و طالب ربه آگاه اند و بیدار کنند
که این شر است و خیر پس ازین خطرهٔ الهامی هر طالب را الطریق مرشد است تا در وحدت ازانجا این راه
طلب میکنند و قدم بیشتر می افگند اگر باور نمیدارید پس از همه پیغمبران معلوم کنید که در ابتدائے حال
جمله پیغامبران را خطرهٔ الهامی ارشاد نموده است پیش ازانکه وحی ظاهری و باطنی بر ایشان متنزل
شده بود یکے از ایشان هیچو مهتر ابراهیم خلیل الله علیه السلام را کما قال الله تعالے فلما جن علیه
اللیل رای کوکبا قال هذا ربی فلما افل قال لا احب الآفلین آه یعنے خطرهٔ نفسانی و شیطانی
گفت این پروردگار من است بعده خطرهٔ الهامی ارشاد نمود و فرمود دوست و استوار ندارم من

خواجہ شبلی علیہ الرحمۃ والمغفرۃ طوبیٰ لمن کان لہ فی عمرہ نفس نادم وآنکہ گفت سبب صید الصحرا شندیم ہمہ را آہو
دیدیم سہ مردہ بودند یکے جان نداشت یعنے بطلب شکار نفس در صحرائے دل رفتیم چہار نفس دیدیم
در عوارف المعارف ودر مرصاد العباد آوردہ است یکے مطمئنہ دوم لوامہ سوم ملہمہ چہارم امارہ این سہ
کہ مردہ اند حکم ایشان موتوا قبل ان تموتوا دارد واین کہ بیجان ست بیجان چہ باشد بلکہ بے جان ست
دشمن دانا کہ پے جان بود ۔ بہتر ازان دوست کہ نادان بود ۔ علامت دشمن عاقل آنست
کہ بیکبار حملہ نمیکند اما بوقت فرصت از بیخ می افگند مثلہ چون دزدان و یاراہزنان بحرکت
مردان بکمین گرفتہ میمانند ہیچ آواز دوم نمیکنند اما بوقت فرصت کالا مردمان غارت می برند
و بیک شدند آن برادر برہنہ زردار کمان کش تیر انداز ازان کمان بے دو خانہ و بے دو گوشہ
آن تیر بے پر و پیکان ما بدان آہوئے بیجان زد یعنے بر نفس امارہ زد کہ ہمیشہ منتظر در کمینگاہ
نشستہ میماند و طالبان را از فریب و بہ مکر از راہ می لغزاند چنانچہ در قرآن خبر میدہد کہ مہتر
یوسف علیہ السلام گفت وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء چنانکہ بیت است ۔
ازین کافر کہ ما را در نہاد ست ۔ مسلمان در جہان کمتر فتاد ست ۔ پس کمندے میبایست تا صید را
بفتراک بندیم چہار کمند ریسمان دیدیم سہ پارہ پارہ بودند و یکے دو کنارہ و میانہ نداشت یعنے
کمند چار قل پس ظاہر صورت ایشان حبل المتین دارد و حکمش بر این قدس فقد استمسک
بالعروۃ الوثقیٰ لا انفصام لہا آرد و اصلاحش بمرتبہ فرود بالا می آرد آن برادر برہنہ زردار کمان کش
تیر انداز یعنے خطرۂ الہامی آنرا کہ دو کرانہ و میانہ نبود خرید یعنے کمند سورۂ اخلاص را بر خود اختیار
کرد کہ خاصہ توحید است و سوم حصۂ قرآن است و بتلاوت آن ثواب بیکران است اگر کسے سہ بار
قل ہو اللہ احد بخواند ثواب آنرا ہمچو خواندن تمام قرآن می شمارند و ازین کمند صید نفس را بمیان
بستیم پس خانہ میبایست کہ مقام کنیم و صید را پختہ نسازیم چہار خانہ دیدیم سہ درہم افتادہ بودند
یکے سقف و در و دیوار نداشت یعنے خانۂ عزلت و تنہائی و عجز و صبر اگر ہر چہار صبر گوئی روا باشد
الصبر الصبر فی اللہ الصبر علی اللہ الصبر عن اللہ اولیٰ تر است کما قال اللہ تعالیٰ فاصبر ان اللہ
لا یضیع اجر المحسنین مراد از سہ درہم افتادہ و یکے سقف و در و دیوار نداشت حکمش ہمان کہ بالا تحریر
افتادہ بالا تجریدے و تفریدے شرحش نہاد اگر چہار مقام ناسوت و ملکوت و جبروت و لاہوت

فاز زمان ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ہراس نمایند و بہ پیروی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
وسلم بر حکم ما زاغ البصر وما طغیٰ آیند پس ای عزیزان حساب در دل خود کنید و چار را با شش ضرب
افگنید بست و چہار میشوند نہم گردید یا نہ بار چون طالبان حق در مجاہدات این کافران را دا باعث می دہند
وشب و روز بلکہ ہر دم وعدہ ریاضت در میان می نہند فتح باب آسمانی و تقویت و عنایت کرم سبحانی
بر طالبان در میکشایند و بشارت نصرت اذا جاء نصر اللہ والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ
افواجا فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا ہ می آید بعدہ این کافران بالیشان باشتی می آیند وموافقت
مینمایند خاصہ کہ این خطرہ الہامی تا در وحدت بازست اگرچہ در آنحضرت اغیار رست و میان حق
و باطل ارشاد مینماید تا انتقام ابلیس ہمراہ طالبان می آیند بعدہ طالبان نیز بر حکم فرمان وان جنحوا
للسلم فاجنح لہا با ایشان اخلاص میبازند و با ایمان یگانگی نمودہ محبت و عشق بہ معشوق با فراغ دل میبازند
و آنکہ گفت آن گاہ چہار کمان دیدیم شکستہ و ناقص بودند یکے دو گوشہ و دو خانہ نداشت یعنے
کمان قناعت و توفیق و توکل و ہمت پس بحقیقت ایشان شکستہ اند و ازین شکستگی عزبت و بیچارگی
مرادست چنانچہ در کلام قدسی خدا تعالی میفرماید انا عند المنکسرۃ قلوبہم لاجلی و از شکستہ کمان شکستہ
مقام تجرید مرادست زیرا کہ قناعت و توفیق و توکل از مرتبہ ہمت فروتر اند و از کمان بے دو گوشہ
و بیخانہ مقام تفرید مرادست زیرا کہ مرتبہ ہمت از ایشان عالی ترست پس آن برادر برہنہ زردار
کمان کش یعنے خطرہ الہامی آن کمان بے دو خانہ ؛ بے دو گوشہ را خرید یعنے کمان ہمت را کما قال
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیمۃ المرء ہمتہ ایضا قال لنبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم المرء یطیر بہمتہ حقتعالی در دست
این خاک و آب کمانے نہادہ است کہ جبرئیل و میکائیل زہ نتوانند کشید ۔ حقا کہ بزہ بیاورد کش
چرخ فلک اسے سر کمانم ؛ چون کمان خرید نیرے بیایست چہار تیر دیدیم شکستہ بود یکے پر و پیکان
نداشت یعنے تیر ملامت و عقاب و طعنہ و ندامت پس شکستگی ایشان ہمان حکم دارد و از شکستہ و یکے
پر و پیکان تجریدی و تفریدی شمارد آن برادر برہنہ زردار کمان کش یعنے خطرہ الہامی آنرا کہ
پر و پیکان نبود خرید یعنے تیر ندامت را اختیار کرد قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم التوبۃ ندامۃ خواجہ نظامی
گنجوری راست ۔ ہر نفسے کان بندامت بود ؛ شحنۂ غوغاے قیامت بود ؛ وایضا خواجہ حسینی
مصنف نزہتہ الارواح میفرماید ۔ آدم بدمے کہ اندر نہ دم زد ؛ در بارگہ رضا قدم زد ؛ ایضا قول

بزرگے سیفر باید معشوق مرا گفت نشین بر در من ٭ نگرار درون هر کرا ندارد سر من ٭ پس
طالبان را باید که دران مقام هوشیار شوند بمغروری نروند زیرا چه بسیار سالکان تا در وحدت
کشته شدند و بفریب حرکت ابلیس لعین از مقام علوی بمقام اسفل السافلین افتند همچو حضرت آدم
صلواة الله علیه و حوا را فریب داد دیگران بیچاره کیانند کما قال الله تعالی وقلنا یا آدم اسکن
انت وزوجک الجنة وکلا منها رغدا حیث شئتما ولا تقربا هذه الشجرة فتکونا من الظالمین فازلهما
الشیطان عنها فاخرجهما مما کانا فیه پس آن برادر برهنه زردار کمان کش و تیرانداز کامل مکمل
در کمین نشسته بود یعنی خطرهٔ الهامی که حق و باطل میداند و طالبان را در وحدت کامل مکمل اند
حرکت و فریب ابلیس لعین آگاه میدهاند در کمین نشسته بود یعنی بسیر سفر وحدت کامل مکمل بود
چنانکه ع که سالک بیخبر نبود ز راه و رسم منزلها ٭ دانست که شیطان آمد بران دیگ آن برادر استخوان
شکارے از دیگ برآورده بر تارک سرش زد یعنی تا آنکه نفس اماره بر طالب غالب باشد محبت مال و زر دنیا
از دلش میرود پس محبت مال و زر و نقره و دینار بر تارک سر ابلیس زد مراد استخوان سگ بود
کما قال النبی صلی الله علیه وآله وسلم الدنیا جیفة وطالبها کلاب و درخت سنجدی و زرد آلو از پاشنه پای او
بیرون آمد یعنی درخت دنیا و فساد و گمراهی درخت زقوم دوزخ گوئی شاید که دنیا بمنزله درخت
دوزخ است کما قال الله تعالی ومثل کلمة خبیثة کشجرة خبیثة ن اجتثت من فوق الارض ما لها من قرار
ایضا والشجرة الملعونة فی القرآن و بر سر آن درخت زرد آلو رفتیم یعنی بر سر دنیا پای نهادیم آنجا خربزه
کاشته بودند یعنی تیر نهیا و لذتها و تفلاخن آب میدادند یعنی طالبان حق تاب کلمه لاحول و لا قوة الا
بالله العلی العظیم لذتهای محبت دنیا از دل خود بدر انداختند یعنی چنانکه کلوخ را تفلاخن از دور می اندازند
همچنان از لاحول آنرا از پیش راندند و درون خویشتن را زود پاک و پاکیزه میساختند چون دران منزل
رسیدیم ازان درخت دل منے بادنجان فرود آوردیم یعنی چنانچه بادنجان دنیا سیاه است در حقیقت
میوهٔ دنیا یعنی محبت مال و زر نیز سیاه است پس به محبت دنیا بجز سیاه روئی و سوختن در دوزخ
دیگر حاصل نیست کما قال الله تعالی وجوه یومئذ علیها غبرة ترهقها قترة ایضا یوم یحمی علیها فی
نار جهنم فتکوی بها جباههم وجنوبهم وظهورهم هذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون. بادنجان فرود
آوردیم یعنی به محبت آن درون سیاهی و فساد گمراهی حاصل و پدید آورد انرا خود سرد آوردیم

گوئی شاید پس تحقیق این بر سنه مقام حکم خرابہ دارد کما قال اللہ تعالیٰ کل من علیھا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام دران خانہ کہ سقف و در و دیوار نبود در آمدیم یعنے در صبر دریا در مقام لاہوت رسیدیم کہ بے نام و نشان است ہیچکس بیان او را ہر زمان نمی آرد دیگرے بالیست تا آن صید ساختہ سازیم دیگے دیدیم کہ تہ نداشت بر طاق بلند کہ ہیچ حیلہ دست بآن نمیرسد یعنے فقر کما قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الفقر فخری وبہ افتخر وایضاً الفقر شین عند الناس فی الدنیا وزین یوم القیمۃ عند اللہ وایضاً الفقر سواد الوجہ فی الدارین اے خال الوجہ فی الدارین پس معلوم شد کہ مقام فقر بلند تر است و خدائے تعالیٰ بجز انبیاء و اولیاء خود غیرے را نداده است و در فقر بر اغیار نکشاده۔

حکایت

وقتے درویش پیش سلطان ابراہیم ادہم علیہ الرحمۃ از درویشے خود گلہ کرد سلطان ابراہیم ادہم گفت کہ برو تو نگر شدی پس از چند روز آن درویش را دیدند کہ غنی شد درویش گفت اے خواجہ من از برکت نفس تو غنی شدم اما آن تو از کجا دانستی کہ من غنی خواہم شد گفت بجز آنکہ تو از درویشی خود گلہ کردی من دانستم کہ از تو این دولت خدائے تعالیٰ خواہد زد زیراکہ او درویشی خود بکسے ندہد کہ از درویشی گلہ کند تو قدر درویشی چہ دانی کہ چہ نعمت است و آنکہ گفت چار گز مغاک زیر پائے کندیدیم و دران شدیم بعدہ دست بدان دیگ رسید از چار گز مغاک مرا چار دیوار عزلت دارد و گوشہ گرفتہ شب و روز بحکم حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم لکل شئ مصقلۃ ومصقلۃ القلب ذکر اللہ تعالیٰ دل را مصقلہ دادیم و بقوة ذکر ناسوتی ملکوتی و ذکر لاہوتی سوراخ قلب فؤ دینہ را بکشادیم و در دریائے فکر غواصی کردیم چنانچہ بزرگے میگوید ؎ غواص وار غوطہ زدم دربحار فکر ۔ دُرِ یقین از تۂ دریا برآوردم ۔ سید اہل صلاح مصنف نزہۃ الارواح میگوید مبتدی صاحب قلوب است و منتہی صاحب عزلت خلوت چیست از خلق گوشہ گیرد و عزلت چیست خود را از میان برگیرد چون از مقام تجرید گذشتیم بمقام تفرید رسیدیم بعدہ دست بدان دیگ رسید یعنے بدیگ فقر چون شکار پختہ شد یعنے نفس امارہ را بصفت مطمئنہ آوردیم و بدر توحید رسیدیم شخصے از بالائے خانہ بیرون آمد و گفت کہ من نیز نصیبہ مفروض دارم یعنے از درو حدت ابلیس لعین آمد و آن گرانمایہ کہ او بر در وحدت ہمیشہ نشستہ غیرے را میراند و خود را عاشق صادق میگوید چنانچہ

جمیع طالبان و دوستان را بمقصود رسانا د و همت و توفیق همه توفیق ایشان روزی دیسر گرداند
بحرمة النبی و آله الامجاد فقط

کلام

دوستان مید هند پند مرا
اجتهاد از سرشت چند مرا
منکه آزاد سر فرازستم
جد او در بلا فگند مرا
سوزش شمع رخ فزون بدهند
چون کبابی بر آن نهند مرا

دشمنان طعنه ها زنند مرا
منکه مخلوق عشق یار هستم
زلف او گشت پای بند مرا
گریه و آه چیست هر نفسی
گر بسوزند چون سپند مرا
پر و بالت اگر محمد سوخت

پیر گشتی و عشق رسم بازی
کی بود پند سودمند مرا
خانمان و دلم پریشان شد
دوستی کرد دردمند مرا
تا به عشق گرم تر به کنند
بیخ و بنیاد عشق کند مرا

کلام دیگر

گر داده حق ترا فراغ است
وهم است و خیال و هزل و لاغ است
مرغ دل من بدام شخصی است
هم کبک بدان خرام زاغ است

امروز هوای کشت و باغ است
جز بر در تو سری نه دارم
طاوس به نسبتش کلاغ است
بو الفتح به نقد وقت بشناس

جز دلبر و یا حکایت او
بر کسی و عرش هم دماغ است
هم سرو بلند با کمال است
گر داده حق ترا فراغ است

دیگر

نمیدانم که آن بد خو برین دل تا چه میبازد
نگران شهسوار من بمیدان گوی میبازد
تعالی الله نگارینا چنان موزون و زیبای
زهی مسکین دل بیدل و لشکر یکطرف تازد

سوار مست می آید سمند حسن بنیازد
همه عالم نظر دارد بجاه و مال خود آخر
تواند جز خدای من چنین نقش دگر سازد
اجازت بوسه گر یابد محمد عاشق بیدل

غبار از سینه میخیزد و جان از درد میسوزد
چه عیبست این جهان من که حسن خویش میبازد
لب لعل و سیه خال و حبش بار دم یکجا شد
همی معذور میدارش رسنی گر لبش نازد

دیگر

امروز آن نگار جمالی دگر نمود
ای اهل دل بگوئی نور مصطفی درود

عارض نه ده است صمه پرده ز رخ گشا
سوز فراق و شمع رخ جان و دل بسوخت

رخساره گلبنی است لبش شکری لطیف
پروانه وش بر آر آتش ز سینه دود

کما قال اللہ تعالیٰ لن تنالوا البر حتے تنفقوا مما تحبون چنانچہ خواجہ حافظ شیرازی میفرماید ہ حضوری
گر ہمیخواہی ازو غافل مشو حافظ ؛ متی ما تلق من تہوی دع الدنیا ؛ گر نخواہی عشقبازی را
برو دیوانہ شو ؛ تن بسوز و جان بباز و از ہمہ بیگانہ شو ؛ و قلیہ زردگی ساختیم یعنے ظاہر دنیا زردار
مینماید و این عجوزہ مکارہ پیرزال محتال بصورت جوان پیش طالبان می آید چنانچہ بزرگے میفرماید
ہ زالیست چو خود نمائے گیتی ؛ ای مرد مگرد گرد این زال ؛ در نزہۃ الارواح آوردہ است کہ مرد
آنست کہ گرد دنیا نگردد و دولت عقبے سرمایہ او باشد لا ترہق وجوہہم قتر ولا ذلۃ نشان
ایشان ہاست بریدون وجہہ در شان ایشان یعنے این دنیا داریم مقصود دیگر است دادہ ایم
ترک یکے زن زن دیگر چہ کنم کردہ ام خانہ خراب گر از سر چہ کنم و این خود ظاہر است چون کسے را
بر یکے غضبے رود و مغضوب زر دفام می نماید چون کسے زن خود را ناموافق و بدکردار می بیند
او را طلاق دہد و عدت منقطع می شود پس آن زن را از زردوئی حاصل می آید و پس کردار
خود با مردان نمیگشاید آن قلیہ زردک یعنے زیبائی و آرائش دنیا با اہل دنیا گذاشتیم مبداند
اہل دنیا کر آن گویند کسانیکہ بمتابعت قارون ملعون بویند زکوۃ راہ خدائے تعالیٰ ادا نمایند
ہمچون قارون ملعون بتمردی و سرفرازی پیش آیند چندان خوردند کہ آماس کردند کما قال اللہ تعالیٰ
انہ لحب الخیر لشدید و جملگی اعمال خود را بر فساد و تباہی او سپردہ کہ بزنگاہ شدند از خانہ بیرون نتوانستند
در انجا ماندند بیرون آمدن نخواہند توانست ہمیشہ تا ابد الآباد خواری عذاب خواہند و آب گرم
و تلخ خواہند چشید کما قال اللہ تعالیٰ و اذا نضجت جلودہم بدلناہم جلودًا البیذوقوا العذاب و آن جہنم
کانت مرصادا للطاغین مآبا لابثین فیہا احقابا لا یذوقون فیہا بردا ولا شرابا الا حمیما و غساقا جزاءً وفاقا
ما آسانی از کلبہ آن خانہ بیرون شدیم و بر در خانہ خفتیم یعنے بر در خانہ توحید خفتیم و از فریبہائے
ابلیس لعین و از مکرہائے دنیائے دنیہ فرحت و راحت و خلاص یافتیم چنانکہ چون پاسبانان
از خوف دزدان و راہزنان فرحت مییابند و بسوئے خفتن میشتابند ہمچنان چون طالبان جملہ
وادیہا و بلاہا و آفتہائے راہزنان شیطان خلاصی مییابد بسوئے وحدت میشتابد ہمچنان
از در وحدت کہ مقام ابلیس لعین است بسوئے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کہ در ہر محبوبست
سفر کردیم اینجا خطرۂ العامی مذکور را پس پشت انداختیم و بسفر روان شدیم الحمد للہ علے کل حال اللہ تعالیٰ

عروس مبارک

اگرچہ حضور کے عرس کے انتظام واہتمام حال کے متعلق بجز تعطیل دو روزہ دفاتر گلبرگہ شریف اور کچھ مفصل حالات معلوم نہیں ہوئے مگر ان جو ایک فہرست مصارف سنین ماضیہ کی دستیاب ہوتی ہے وہ ذیل میں نقل کیگئی دست بدعا ہوتا ہوں کہ اس مبارک موقع کی شرکت وشمول اور آستانہ عالی کی حضوری کیلئے فقیر کو بھی توفیق رفیق حاصل ہو۔ آمین ثم آمین۔

نقل فہرست

نام مہتمم	نام صاحب عرس فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
میر احمد علی عرف لطفو جنگ بہادر	عرس حضرت محمد حسینی گیسو دراز بندہ نواز قدس اللہ سرہ العزیز	ذیقعدہ	اعہ للعہ روپیہ نذرانہ اشرفی للعہ بحث طعام اعہ
ایضاً	تیاری غلاف حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز بندہ نواز قدس سرہ	ایضاً	۹۰۰ روپیہ
ایضاً	معمول چلہ وتیاری قندیل نیاز حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہ	ایضاً	للعہ چلہ للعہ قندیل للعہ

تقریظ

بخیتہ قلم ندرت رقم۔ فدائے حسن مقالات طریقت۔ تولائے ذوق لذات حقیقت۔ سالک صراط مستقیم ناہج منہج قویم شیفتہ حرف وحکایات اولیائے عظام۔ دلدادہ تذکار واخبار حضرات صوفیہ کرام۔ دردمندان علل نظمیہ را دوا۔ بیماران اسقام نثریہ را شفا۔ زبدۃ الحکماء سید الشعراء وحید زمن ابو احمد حکیم سید محمد حسن حسن نقشبندی مجددی مظہری دہلوی ثم الالوری سلمہ اللہ تعالیٰ۔

نبض شناس بدان فصیحہ وسقیمہ مضامین نو وکہن مزاج دان کیفیات مختلفہ اجسام ہر علم وفن فنا ساخواص ماثر مفردات سخندانی۔ عارف منافع مرکبات نکتہ سنجی وخوش بیانی۔ سفوف عجائب نثر در معاجین غرائب نظم کا ترکیب دہ منعمف طبعان حق پسند کا درعفو ہزار آفرین فذرہ کحال بجواہر معلومات مفید دیدہ بیخبران ضعیف البصر کی تحقیق دکی تدقیق وذی ہوش دار ای ہنر سبع الذاق سریع المشرب فلسفیانہ مشرب صلح کل سبا شہر حکیم محمد نصیح کے

یک بوسه که یافت ازان لعل بیحگان | مستان گشت مردم و در رقص و در سرود

دیگر

شاد باش ای عاشق دیدار یار
از سر زهد و صلاح و رسم دعار
جرعهٔ یابم اگر از جام عشق

فارغ از نابود و بود روزگار
هرچه از یاران رسد خوشتر بود
جان و دین و دل کنم بر وی نثار
وهم بر دم بر کوهی بر رفته باد

غرفه در دریای مستی و نخوتی است
گرچه باشد محنت و درد و فگار
جدا او دیدم محمد بر سر نیش

وله

یک جرعهٔ می بجام ما کن
یک چشمک آن مدام ما کن
آهسته ترمی بگوش برخوان
پس هر دو جهان بکام ما کن

یک بار لبی بکام ما کن
گر بگذری تو ببام آن شاه
گستاخ مشو پیام ما کن
دشنام دهی تو چاکران را

ساقی قدحی بدست ماده
ای باد صبا سلام ما کن
ای شاهد غیب یک کرشمه
مخصوص بدین نیام ما کن

دیگر

تو از سر تا قدم حسنی و نازی
ترا زیبد نگارا سرفرازی
ترا چون تو نظیری نیست دیگر
برای دلبری از دل نوازی

فریفته گشت ما را عشقبازی
سران سرهمان را بر درت سر
سرور شکل و خوبی خودنبازی
محمد را نظر جز بر خدا نیست

همه عالم اسیر جعد تو گشت
ضرورت خواست از تو بی‌نیازی
نباشد زیوری زیباتر ای یار
بپندار عشقبازی او مجازی

دیگر

ترا حق داده روی بر جمالی
که عشق من ز تو خواهد وصالی
ترا ناز و کرشمه داد چندان
ندارد احتمال قیل و قالی
سوال بوسه از لعل آن شاه
نباشد هیچ با لایش مثالی

مرا بخشید عشق بر کمالی
برین حسن و نمک ناز و کرشمه
که ما را برد از حالی بحالی
اگر کردی اشارت بوسه لعلش
محلی هست بر فرض محالی
محمد و جبلت عشق با زم

ز حسن خویش آنگه برخوری تو
نمی‌بینم بتو دیگر مثالی
لبت باریک بس نازک تنک تر
یقین گشتی نماندی احتمالی
درخت سرو نخل و نیشکر هم
نمی‌آید دگر از من خصالی

تم محرم رازِ الٰہی ہو تم ماہ سے لے تا ماہی ہو
سبحان اللہ سبحان اللہ اے بندہ نوازِ گیسو دراز

تم نور چراغ دہلی ہو تم زینت بزم چشتی ہو
تم مہر صفا تم ماہ رضا اے بندہ نوازِ گیسو دراز

تم شانِ غریب نوازی ہو سرتاسر بندہ نوازی ہو
بہر طفیل رسول خدا اے بندہ نوازِ گیسو دراز

اے راحت جان معین الدین اے نور نگاہ قطب الدین
اے کعبۂ چشت کے راہ نما اے بندہ نوازِ گیسو دراز

صدقے تری گیسو درازی کے قربان تری بندہ نوازی کے
میں تجھ پہ فدا میں تجھ پہ فدا اے بندہ نوازِ گیسو دراز

شاہا یہ منیر کہاں جائے ترے در کا غلام جو کہلائے
اب در پہ تمہارے آن پڑا اے بندہ نوازِ گیسو دراز

از نتیجۂ فکر نیاز قمر الدین صاحب قمر دہلوی

ہو مجھکو زیارت روضہ کی اے بندہ نوازِ گیسو دراز
ہے اب تو تمنا دل میں یہی اے بندہ نوازِ گیسو دراز

رہے جاہ و حشم پہ نہ اپنی نظر مجھے دولت فقر عطا ہو اگر
میں جانتا ہوں اسکو شاہی اے بندہ نوازِ گیسو دراز

مقبول جناب فرید الدین اے عاشق روئے نظام الدین
سید نصیر الدین چشتی اے بندہ نوازِ گیسو دراز

اے رونق مسند صدق و صفا اے راہ روِ تسلیم رضا
مرضی خدا مرضی تری اے بندہ نوازِ گیسو دراز

جب تک نہ زیارت ہوگی مجھے ممکن ہے بھلا صبر آجائے
کم ہوگی نہ میری نالہ کشی اے بندہ نوازِ گیسو دراز

ہے جوش پہ میرا بحر گناہ منجدھار میں ڈوبا بیڑا مرا
تم پار کرو میری کشتی اے بندہ نوازِ گیسو دراز

کب تجھ سے نہاں ہے سر خدا اے واقف رمز فنا و بقا
معلوم ہے سب اثبات و نفی اے بندہ نوازِ گیسو دراز

مجھے حسرت دید نے مار لیا کر رشک مسیحا چارہ مرا
تپ ہجر میں میری جان چلی اے بندہ نوازِ گیسو دراز

تم چاہو تو یہ مشکل ہے کیا ہو دیدۂ دل روشن میرا
تم ہو نور چشم علی اے بندہ نوازِ گیسو دراز

بہر کرم مجھ پر کیجے اک جام مئے وحدت دیجے
ہے حد سے زیادہ تشنہ لبی اے بندہ نوازِ گیسو دراز

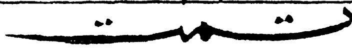
سچ پوچھو تو رشک سکندر ہوں میں عاشق زلف معنبر ہوں
جائیگی نہ یہ آشفتہ سری اے بندہ نوازِ گیسو دراز

جاگ اٹھے مرا بخت خفتہ رو رو کے یہ کرتا ہوں میں دعا
رویا میں زیارت ہو تیری اے بندہ نوازِ گیسو دراز

گم کردہ راہ محبت ہوں آوارۂ دشت ضلالت ہوں
ہاں کیجئے میری راہبری اے بندہ نوازِ گیسو دراز

میں لکھوں کیا تعریف تری ہے منہ چھوٹا اور بات بڑی
اب شرم ہے تیرے ہاتھ مری اے بندہ نوازِ گیسو دراز

بس گریہ و زاری چھوڑ کہیں اب مانگ صلہ اے قمر حزیں
ہو دور یہ میری بیماری اے بندہ نوازِ گیسو دراز



آبا و اجداد کرام اگرچہ طب یونانی اور معالجات امراض جسمانی مین ید طولانی رکھتے تھے اور سرکار
آنکو اسی پیشہ شریفہ کی بدولت کمال عز و امتیاز سے محسود اقران رہے اور تا حال اسی زمرہ مین وظیفہ یاب
ہین مگر اس نوجوان اولوالعزم نے بسبب استغنا و عدم توجہ رب النوع اپنے پیشہ موروثی کی سلک سے
سخت افسردہ خاطر ہوکر عطف عنان کی اور تکمیل طب روحانی اور تداوی عوارض نفسانی اور علل قلبی کی
طرف اپنی توجہ مبذول کی اور بالقائے ملہم غیب عزم مصمم کیا کہ ان امراض کی چارہ گری مین ہمہ تن کوشش کیجئے
اور سر دست کوئی نسخہ ایسا ترکیب دیجئے جو مفرح ارواح مقوی قلوب مسکن اوجاع ذنوب ماحئے آثار صغائر و کبائر
رافع کدورت خواطر و خمائر محلل ورام مشکلات دافع تہیج خطرات و شہوات مبرد حرارت حمیات غوایت و نادانی مزید
اطمینان دلی مزیل پریشانی منشط قلوب مہموم و مغموم تریاق انواع سموم دافع سستی عقاید و ضعف ایمانی
مفتح سدد وساوس نفسانی و غیرہ فوائد عدیدہ پر شمول اور طلبہ شریعت و طریقت کا دستور العمل مقبول و معمول ہو چنانکہ جزو اعظم
ایسے نسخہ کا صحبت اولیائے عظام اور صلحائے کرام ہے مگر فی زماننا اہل اللہ کے مستور الحال کی بدولت وجود ایسی صحبتونکا پایہ کمیابی سے
نایابی تک پہنچگیا ہے اسلئے اماجد سلف کی صحبتونکے نتایج جو ملفوظات کے نام سے مشتہر اور انہین حضرات اور ذوات قدسیہ کی
سوانح عمری کو قایم مقام انہین کے وجود باجود کا سمجھکر منجملہ اخبار اخیار و اذکار ابرار برگزیدگان بارگاہ سرمدی ستودگان
درگاہ صمدی کے زبدہ دودمان مصطفوی نقاوہ خاندان مرتضوی صدر آرائے انجمن شریعت و طریقت مسند نشین
بزم معرفت و حقیقت مہر منیر آسمان عالم ناسوت ماہ منیر فلک عوام جبروت و لاہوت مجمع فضائل و مصدر کرامات منبع
مخزن مکارم اخلاق معدن مراحم و الطاف رب غفور کشاف عقود اسرار الہیہ مطرح فیوضات نامتناہیہ حضرت شاہ
بندہ نواز سید محمد گیسو دراز خلیفہ حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی رحمۃ اللہ تعالے علیہم کی سوانح عمر شریفہ اور
ملفوظات عالیہ منیفہ کو منتخب کرکے تکمیل و صحت حالات متبرکہ کو اقصی غایت سعی پر پہنچا کر یہ سوانح مرتب کی جو محبی مکرمی
مشہور روزگار مرزا محمد عبد الغفار بیگ صاحب ملک التجار و مالک مطبع افضل الاخبار دہلی کی تحریک و فرط شوق تمام اور
حسن انتظام و اہتمام سے بحلیہ طبع آراستہ و پیراستہ ہوا ہے اللہ تعالے سعی ساعی کو مشکور اور سامعین و ناظرین یکدو دہ کو اس سے
بہرہ مند فوائد دارین و منافع کونین فرماوے اور اس کو رسواد سیہ نگار تقریظ نگارہ کا بھی بطفیل انہین بزرگان دین و ائمہ
شرع متین کے خاتمہ بخیر کرے آمین ثم آمین برحمتک یا ارحم الراحمین فقط

غزل مدحیہ از شاعر شیرین بیان حافظ منیر الدین احمد صاحب بیرسٹر ایٹ لا چہانی مئو

تم مظہر شان حبیب خدا ای بندہ نواز و گیسو دراز	اے صل علی ای صل علی ای بندہ نواز و گیسو دراز

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت

صالحات الملقب بہ حیات صالحہ

از شمس العلماء ڈاکٹر مولوی حافظ نذیر احمد صاحب دہلوی کے طرز کا ایک جدید ناول ہے کہ جسمیں ایک شریف خاندان کا بچا کچا اور صالحہ جیسی باتمیز باسلیقہ لڑکی کا حال بیان ہے صالحات پردہ نشین عورتوں ہی کیلئے نہیں بلکہ یہ ایسی قابل مہذب مردوں کے دیکھنے کے لائق لڑکیوں کیواسطے عبرت لڑکوں کیلئے نصیحت۔ بادی النظر میں سوتیلی ماں کا قصہ ہے لیکن ضمناً وہ کل باتیں آگئی ہیں جو ہر شخص کو زندگی میں پیش آتی ہیں خواب جو تمام قصہ کی جان ہے دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ دوزخ جنت کی سیر صرف مطالعہ کتاب سے ہو سکتی ہے۔ پھر دہلی کی ٹکسالی کی زبان قلعہ معلے کی اور وہ بھی بیگمات کی زبان۔ ممکن نہیں کہ اسکا ایک صفحہ کے دیکھنے کے بعد دلچسپی کا ہاتھ سے کتاب کو بغیر ختم کئے چھوڑ سکے باوجود اسقدر خوبیوں کے قیمت صرف — ۱۲

حیات ولی

حیات ولی ایک جدید اور قابل دید کتاب ہے جسمیں عارف باللہ حضرت شاہ ولی اللہ اور انکے محترم خاندان کی سوانح عمری کا دلچسپ اور مفصل حال ہے اور اس بابرکت اور عالی خاندان کی سچی تاریخ ہے جو نہایت مستند تذکروں اور معتبر ذریعوں سے منتخب کی گئی ہے۔ شاہ ولی اللہ صاحب اور انکے خاندان کے متعلق تقریباً دو سو چھتر واقعات اور انکے سچے تاریخی مستند اور دلچسپ حالات ولادت و طفولیت اور سن تمیز و طریقہ تعلیم کی پوری کیفیت تحصیل علوم ظاہر و باطن کی دہوم اخلاق و عادات کشف و کرامات ملفوظات و مکتوبات الہامات اور تصرفات اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے رنج و تعب خاندان کا شجرہ اور حسب نسب اجر کی تکمیل تصنیفات کی تفصیل فضائل و مناقب کا سلسلہ آپکی عربی نثر و نظم کا تذکرہ وصال یعنی وفات کا واقعہ غرضکہ شاہ صاحب اور انکے خاندان کے متعلق کوئی دلچسپ بات ایسی نہیں جو اس کتاب نہ ملے اور آپکی سوانح عمری کا کوئی پہلو ایسا نہوگا جو اس نایاب مجموعہ میں نظر نہ آوے اس کتاب کے چار حصے کئے ہیں پہلے میں مولانا شاہ ولی اللہ صاحب کے اجداد عظام کے حالات درج ہیں اور دوسرے میں آپکے ننہال کے بزرگان کرام کی کیفیات تیسرے میں آپکے والد بزرگوار شاہ عبد الرحیم کے واقعات ہیں اور چوتھے میں خود شاہ صاحب اور انکے چاروں چمکتے ستاروں یعنی مولانا شاہ عبد العزیز صاحب مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ عبد الغنی صاحب کے مفصل و مکمل سوانح ہیں اس کتاب کا مطالعہ گویا ایک پردہ غفلت اٹھانا ہے گویا دیکھنے والا خود ان بزرگوں کی متبرک حلقہ میں داخل ہو جاتا ہے اسپر مزید یہ کہ جا بجا مفید نوٹ دئے ہیں اور بلحاظ ضخامت شائقین سے بہت کم دام لئے ہیں یعنی فی جلد صرف — عہ

دہلی گائیڈ المعروف بہ رہنمائے دہلی

اگرچہ دہلی اب پہلی سی مدنی نہیں ہے لیکن اسکی پورانے کھنڈرات کسیقدر منہدم عمارتوں کے پتھر زبان حال سے اپنے گذشتہ واقعات کا مرثیہ پڑھنے کیلئے کھڑے ہیں جو بہت سے گراں بہا لعل و جواہر اور بیش قیمت دفینے اپنے کنڈروں میں پنہاں رکھتے ہیں۔ رہنمائے دہلی انہیں مقامات کی زیارت یا سیر کرنیکے لئے نہایت جانفشانی کی مرتب کیا گیا ہے اگر آپ اس سچے رہنمائے دہلی کو اسکے مشہور مقامات کی اجنبی راہوں میں خضر طریق بنالینگے تو اس تحریری رہنما کے ہوتے کسی تقریری رہبر کی ضرورت نہیں دہلی کی جس مشہور مقام کی سیر مد نظر ہو آنکھ بند کرکے چلے جائیے اہم دہلی کی سچی تاریخ اور واقعی حالات قدیم عمارات اور مشہور مقامات قلعہ معلی و بیرون شہر کے دلچسپ حالات اور بزرگان سلف کے متبرک مزارات باایں ہمہ قابل یادگار عمارات اور مشہور و معروف مقامات کا نہایت صحیح نقشہ اس جز میں شامل کیا ہے جسکو دیکھکر ناظرین اصل و نقل میں ہرگز تفاوت نہ پائینگے اور یہ نقشہ کیا اسکی عمارات کی کیفیت اور اسکے بانی کی مختصر تاریخ ہے قیمت فی جلد صرف — ۱۲

دیوان راسخ

عاشقان حسن سخن کو مژدہ اور شائقان خوش کلام کو نوید کہ جناب مولانا مولوی منظور عبد الغنی صاحب راسخ دہلوی کا کلام جو عام و خاص میں شہرت پذیر تھا الحمد للہ کہ اب کتاب کا ارمان خیالی بصورت دیوان بکوشش بلیغ ہو کر ملبوس آرائے عالم ہوا اس دیوان کو طرز قدیم کا آئینہ اور طرح جدید کا سفینہ کہئے تو بجاہے الانصاف یہ ہے کہ عاشقان حقیقی و مجازی کے اچھوتے پاک و صاف خیالات کو سلیس و سہل ممتنع اردو میں ظاہر کرنا اگر معجزہ نہیں تو سحر حلال ضرور ہے ترکیب الفاظ غضب ہے اور وضع تشبیہ طرز استعارات ستم ہے اور طرح کنایات طلسم ہے انداز اظہار مضامین دلنشین اور نشتر کے اسرار معنی قابل تحسین تنقید صوری و معنوی سے معرا۔ اسکا ہر شعر اگر کلام ہے تو ہم پایہ الہام ہے اور ہر شعر اگر جادو ہے تو معجز کلام قیمت نہایت کم یعنی فی جلد صرف — ۸ر

تفسیر سورۃ الم نشرح

یہ تفسیر جناب مولانا مولوی محمد عبد القادر صاحب سجادہ نشین جناب نواب محمد قطب الدین خاں صاحب کی تصنیف ہے جسمیں مصنف نے اسم شرح صدر مصطفوی صلعم کو اردو سلیس زبان میں نہایت تشریح کے ساتھ بیان کیا ہے اور آنحضرت کی سوانح کا پورا بیان کرکے معجزات مع حوالہ کتب مبسوط بیان کئے ہیں ہر اسلام کے چاروں رکنوں یعنے صوم و صلوٰۃ حج و زکوٰۃ کو ایسی تفصیل کیساتھ ذکر کیا ہے کہ قدرت انکو اسکے مطالعہ کے بعد فقہ کی چھوٹی چھوٹی کتابیں پڑھنے کی ضرورت نہیں فاضل مصنف نے جو مسائل فقہیہ اسمیں بیان کئے ہیں وہ بڑے بڑے ان مطولات سے اخذ کئے ہیں جو علماء کے نزدیک مستند ہیں جیسے فتاوی عالمگیری فتاوی قاضیخان در مختار المستفادی ... وغیرہ۔ تم ملاحظہ فرمائیں کہ یہ کیسی متبرک منفرد و جامع کتاب ہے ... ہے

شمس العلماء ایل ایل ڈی جناب مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی کا اردو سلیس با محاورہ

معتبر و مستند ترجمۃ القرآن

جسکی نسبت محققین شیعہ عام علماء و فضلاء کے متفق الفاظ ہیں کہ سلاست و متانت اور اظہار مطالب و تفہیم معنی کے لحاظ سے اس ترجمہ سے بہتر اور عمدہ اور مطلب خیز ترجمہ ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے جسکی شہرت اور مقبولیت عام کی وجہ سے قریباً پانچ سال میں قریباً تیس ہزار جلدیں مختلف صورتوں میں شائع ہو چکی ہیں۔

فاضل مترجم نے اسکے دلچسپ اور سلیس اور با محاورہ اور عام فہم اور مستند بنانے میں کوشش کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا یہی وجہ ہے کہ اسکے مطالعہ کرنیوالوں کو قرآن شریف کا مطلب سمجھنے میں نہ تو کسی استاد کی امداد کی ضرورت پڑتی ہے نہ چندان علم و فضل درکار ہوتا ہے بلکہ عام استعداد کا ہر ادنیٰ خواندہ بڑھا ہوا وہاں پڑھے جاہل اور عالم حتے کہ معمولی عورتیں اور بچے بھی پورا پورا فائدہ اٹھا سکتے ہیں ترجمہ کے ساتھ نہایت مفید حاشئے اور فائدے بھی جا بجا چڑھائے گئے ہیں جس سے قرآن کا اہم اور مشکل مطلب بخوبی حل ہو گیا ہے مسائل اور احکام کی تحقیقات اور محاورہ عرب کو اردو کی روزمرہ بول چال سے منطبق کرنے میں وہ کوشش کی گئی ہے کہ اس سے بہتر ہو نہیں سکتی غرضکہ دنیا کی تمام مروجہ تفسیروں سے بے پروا کر دینے والا اور کلام الٰہی کا اصلی منشاء ہر ایک شخص کے خواہ وہ کسی رتبہ کا آدمی ہو ذہن نشین کر دینے والا صرف یہی ایک ترجمہ ہے۔

قرآن شریف و حمائل شریف حسب تفصیل ذیل موجود ہیں

قرآن شریف دو صفحہ کلان تقطیع ۲۲×۲۹ ہے کاغذ ولایتی چکنا سفید نہایت خوشخط اول میں ایک مختصر دیباچہ اور مطالب قرآن مجید کی بسیط فہرست لگائی گئی ہے چنانچہ قیمت مجلد للعہ بلا جلد للعہ روپیہ **قرآن شریف** متوسط قلم ترجمہ بمقابل عربی وسلے صفحہ پر حاشیہ پر ترجمۃ القرآن ترجمہ والے صفحہ کے حاشیہ پر فوائد قیمت سفید ہے چنانچہ سے **حمائل شریف خورد** ۱۰×۲۷ کی تقطیع پر آٹھ قطعہ ہر صفحہ میں صرف متن قرآن اور وہ سطر میں ترجمہ اور حاشیہ پر فوائد۔ متن قرآن میں ہر آیت کے متعلق سلسلہ وار نمبر لگا کر اسی کے مطابق ترجمہ میں نشان لگا دئے ہیں تاکہ ہر آیت کا ترجمہ با آسانی معلوم ہو جائے ہدیہ مجلد ہدیہ بلا جلد **حمائل شریف کلان** ۱۸×۲۲ کی تقطیع پر اسکے اول میں بھی دیباچہ اور مطالب قرآن کی مبسوط فہرست لگائی گئی ہے کاغذ ولایتی سفید چکنا غرض یہ حمائل بجمیع صفت موصوف ہے ہدیہ مجلد ہے

ادعیۃ القرآن مولفہ شمس العلماء مولوی حافظ نذیر احمد صاحب دہلوی جسمیں قرآن شریف کی تمام دعائیں جمع کیگئی ہیں اور ہر دعا کا شان نزول کہ یہ دعا کسنے کی اور کس موقع پر اور کس غرض سے کی کس مطلب کے لئے کارآمد ہے غرض یہ کتاب قرآنی دعاؤں کا مجموعہ ہے اس سے بہتر وظائف کی کتاب نہیں ہے قیمت صرف ۶ر

عالی جناب شمس العلماء مولوی حافظ نذیر احمد صاحب دہلوی ایل ایل ڈی کی ایک نادر بالکل نئی کتاب

اجتہاد

اجتہاد علامہ مصنف نے ایکطرف اسلام کے پاک عقائد اور مستحکم ارکان کو دین فطرت سے ثابت کیا ہے اور دوسری طرف یہودیوں اور عیسائیوں اور ہندو دیگر معتقدات و اعمال بیان کرتے ہوئے ایسی نہایت دیانت و انصاف سے جائز نکتہ چینیاں کرکے اسلام کی حقانیت کا ایسا زبردست اور لاجواب ثبوت دیا ہے کہ کسی مذہب کا کوئی آدمی جبتک وہ آدمی ہے اور انصاف و راستی کا جوہر رکھتا ہے صداقت اسلام کو بے تسلیم کئے رہ نہیں سکتا اثبات و توحید رسالت کے ادق واہم مباحث کو فطری ثابت کرنے میں مصنف کا زور عبارت اور قلم کی جولانیاں خصوصیت کے ساتھ قابل دید ہیں اور دینداری اور ترک دنیا کے معرکۃ الآرا مضامین پر جو زبردست ریمارک کئے ہیں دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں پھر انہی مباحث میں بہت سے وہ عمدہ نفیس مفید مطالب لکھے ہیں جو اپنے وقت کے نہایت کارآمد ہیں اور جن کے اظہار کیلئے ایک بڑی طویل فہرست درکار ہے زور عبارت اور بیان کا پیرایہ بالکل اچھوتا اور انوکھا ہے کیا کہنا ہے متنزلزل الآرا مسائل جنکو اسلام میں طرح طرح کے شکوک واقع ہیں سوال کرتا اور اپنے شکوک ظاہر کرتا چلا جاتا ہے اور مصنف مجیب بنکر اسکو نہایت تسکین بخش جواب دیتے جاتے ہیں بالغرض **اجتہاد** جیسی کتاب جو نہ صرف مسلمانوں کو مفید ہے یہودیوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں کو بھی بجائے خود معتدبہ فائدہ پہونچاتی ہے اور بداعتقادوں اور بحث و مناظرہ کرنیوالوں اور انگریزی تعلیم یافتہ نوجوانوں کیلئے تو ہر کام کا حکم رکھتی ہے دنیا ئے اسلام میں نئی طرز کی اپنی آپ ہی نظیر ہے ہندوستان میں جب سے علم کی روشنی پھیلی اور اسلام کا آفتاب چمکا ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں اسلام کے فدائی اہل قلم گذرے مگر یہ سچ ہے کہ مصنف اجتہاد کی خدمت سا کوئی نہ کر سکا خدا تعالیٰ جزاء اللہ عنا خیر الجزاء اجتہاد ۲۲×۲۹ کی تقطیع ولایتی سفید کاغذ پر ۲۰۰ صفحہ پر نہایت اہتمام کے ساتھ چھپکر تیار ہو گیا قیمت علاوہ محصولڈاک عہ مقرر ہے **تاریخ اسپین اردو**۔ یہ ایک مشہور تاریخ ہے اسپین ملک اسپین کے حالات اول سے آخر تک مفصل طور سے درج ہیں جسکی ضخامت ۸سو صفحہ کے قریب ہے قیمت عام للعہ رعایتی عگر **مقدمہ ابن خلدون اردو** ترجمہ قیمت عام عہ رعایتی عہ **تاریخ خاندان عثمانیہ** اردو ہر دو حصہ از ابتدائے عہد حکومت سلطان محمد چہارم تا خلیفۃ المسلمین سلطان عبد الحمید خان شہنشاہ ٹرکی قیمت عام للعہ رعایتی سے **حکومت بست سالہ** سلطان عبد الحمید خان شہنشاہ ٹرکی قیمت عام ہے رعایتی ہے **محاربات مسلسل** مع تعداد و نقشہ جات ہر سہ حصہ یعنی کارزار روم و یونان قیمت عام ہے رعایتی سے **محاربات پلیونا** وہ لڑائیاں جو ۱۸۷۷ء کی جنگ میں بمقام پلیونا روم و روس میں ہوئیں ہر سہ حصہ قیمت عام سے رعایتی ہے **آیات بینات** مصنفہ نواب محسن الملک بہادر مرحوم متعلقہ باغ فدک نہایت عمدہ کتاب ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے قیمت عام عہ رعایتی ہے **قرآن شریف** چو صفحہ مترجم موضح البیان قیمت عام عگر رعایتی عہ **تفسیر عزیزی اردو** پارہ عم قیمت عام ہے رعایتی عہ (محصولڈاک ذمہ خریدار)

یہ جناب شمس العلما ڈاکٹر مولوی حافظ نذیر احمد صاحب ... تصنیف قدیم و جدید

الحقوق والفرائض

یہ انسانی زندگی خصوصاً اسلامی زندگی کا ایک نہایت جامع اور مکمل دستور العمل ہے جسے حضرت مصنف دام برکاتہم نے نہایت محنت شاقہ اور بڑی بڑی نہایت جانفشانی سے تیار کیا ہے۔ دنیائے اسلام میں اپنے طرز کی پہلی ہی کتاب ہے جو ایک نغز شناس اسلام اور کہنہ مشق انشا پرداز اور علامہ دہر کے قلم سے حسب موقع ضرورت پر لکھی گئی ہے ایسی جامع ایسی مکمل ایسی مفید کتاب آج تک ہم نے تو دیکھی نہیں امام غزالی کی احیاء العلوم کیمیائے سعادت اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی حجۃ اللہ البالغہ اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی احقاق الحقوق بے شک عمدہ اور اچھی کتابیں ہیں مگر جو جامعیت جو ترتیب جو تفصیل و توضیح آپ اسمیں دیکھینگے وہ کسی دوسری کتاب میں نہ پائینگے مصنف علامہ نے انسان کے تمام تعلقات کو قرآن سے بیکر انسانی فرائض کو الگ الگ کرکے دکھایا ہے ہر ایک فرض کا عنوان بڑے موٹے حرفوں میں لکھا ہوا عنوان کے نیچے قرآن مجید کی آیت جلی اور نہایت خوشنما عربی خط میں لکھی ہوئی آیت کے مقابلہ میں ترجمہ ہے اور فٹ نوٹ میں اسکا فائدہ یا شان نزول۔ پھر ایک موٹی جدول میں آیت کے متعلق حدیث ہے جسکی ضرورت کبھی کبھی اور جہاں آیت نہیں وہاں نری حدیث ہے۔ آیۃ اور حدیث کے ذیل میں عنوان کے متعلق بہت سے جزوی مسائل کا بیان ہے اور ان سب کے بعد مصنف علام نے اپنی طرف سے توضیح کے طور پر نہایت دلچسپ اور شگفتہ پیرایہ میں ایسی عمدہ اور جامع تقریر کی ہے جس سے تمام مطالب سابقہ ذہن نشین ہو جاتے ہیں ہم اس مطلب کو سمجھانے کے لئے خود مصنف دام فیضہم کی زبان سے چند فقرے بیان کرنے مناسب سمجھتے ہیں آپ دیباچہ میں فرماتے ہیں کہ

"ہم نے انسان کی حالت کو غور سے دیکھا تو اسکو ایک قسم کا مخلوق پایا کثیر العلائق۔ تعلق سے ایک طرف پیدا ہوتے ہیں حقوق دوسری طرف فرائض پھر ہمنے انسان کے تعلقات کی ایک فہرست بنائی نی زمانا جامع۔ فہرست کا منشا تھا کہ حقوق اور فرائض الگ الگ کھل پڑے۔ پھر ہمنے ایک ایک فرض کی سند تلاش کی اول قرآن مجید سے اور قرآن مجید میں نہ ملی تو حدیث سے پھر جہاں ضرورت دیکھی ہر ایک فرض کے ذیل میں من الرحم کو تمام کیفیت فرمادی کتاب تکمیل والحمد للہ علی ذلک"

اس کتاب کے دو حصہ ہیں پہلے حصے میں خدا کے حقوق کا بیان ہے اور دوسرے میں خدا کے علاوہ دوسروں کے حقوق کا پہلا حصہ چھپ گیا ہے اور دوسرا زیر ترتیب۔ غرضکہ یہ کتاب زندگی کا دستور العمل ہے جامع کیسے جیسے معاملات آدمی کو دنیا میں پیش آتے ہیں سب کے بارے میں حکم و ہدایت اس دستور العمل میں موجود ہے اور اس جامعیت کے ساتھ موجود ہے کہ کوئی چھوٹے سے چھوٹا اور جزوی مسئلہ بھی ایسا نہیں جو اسمیں نہو اسکی جامعیت کی ادنیٰ مثال یہ ہے کہ مثلاً حقوق اللہ میں خدا کا ایک حق نماز ہے مصنف نے عنوان نماز قائم کیا اور چونکہ طہارت وضو اور تیمم و غسل وغیرہ شرائط نماز ہے تو مصنف نے اول ان سبکو نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے پھر مطلق طہارت نہیں بلکہ اسکے تمام اقسام اور متعلقات اس خوبی سے بیان کئے ہیں کہ آدمی کو جو مطلب دیکھنا ہو دیکھ سکتا ہے اور اسے دوسری کتاب کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ پھر نماز میں تمام اقسام نماز اور اسکے شرائط واجبات مستحبات مکروہات اسی بسط و توضیح کے ساتھ بیان کئے ہیں جیسا کہ ہم طہارت میں ذکر کر آئے ہیں باقی پر قیاس کر لو روزے اور حج و زکوٰۃ وغیرہ کو پہلے حصے یعنی حقوق اللہ کی چار قسمیں ہیں اعمال قلبی اعمال لسانی اعمال بدنی۔ اعمال مالی ان میں سے ہر قسم گویا ایک جداگانہ حصہ ہے اور ہر ہر حصے میں کئی کئی فصلیں ہیں مثلاً اعمال قلبی میں اس قدر فصلیں ہیں۔ ایمان باللہ۔ توحید۔ مخالفت شرک۔ رجا۔ خشیۃ اللہ۔ اطاعت۔ الفا۔ عہد۔ انابت و رجوع تسلیم و رضا۔ توکل۔ استقامت۔ اعمال لسانی میں۔ حمد و ثنا۔ تسبیح و تقدیس۔ خدا کی عظمت۔ ذکر اللہ۔ ذکر نعمت۔ شکر۔ دعا۔ توبہ و استغفار۔ استعاذہ۔ استعانت۔ خضوع و خشوع۔ تضرع۔ و عجز۔ افترا علی اللہ۔ استہزا عن آیات اللہ۔ اعمال بدنی میں۔ نماز۔ روزہ۔ حج وغیرہ۔ اور اعمال مالی میں۔ زکوٰۃ۔ صدقات۔ قربانی وغیرہ۔ یہ پہلے حصہ کی نہایت مختصر اور مجمل فہرست ہے رہا دوسرا حصہ اسکی فہرست کی سمائی کہاں تھی جزو درکار ہیں الغرض الحقوق والفرائض بالکل نئے ڈھنگ اور نئے طرز کا نہایت مفید اور کارآمد دستور العمل کا ایک نسخہ اس سب کے پاس ہو اور ہر مسلمان کے پاس نہو تو گنا گنہ ہر مسلمان خاندان میں تو ضرور ہو ورنہ پھر نہ کہنا کہ ہمکو کسی نے سنایا سمجھایا نہیں اور ہوگے تو سنیگا کون۔ وما علینا الا البلاغ المبین ۔

المشتہر

میرزا محمد عبدالغفار بیگ مالک افضل الاخبار دہلی پنج دہلی واقع حویلی اعظم خان۔